قطب الاقطاب حضرت مولانا
شہباز محمد رحمۃ اللہ علیہ
(شخصیت اور دعوت)
مصنف
اسلام احمد شاہی بھاگلپوری
ملنے کا پتہ
نیو کتاب منزل، تاتارپور، بھاگلپور (بہار)
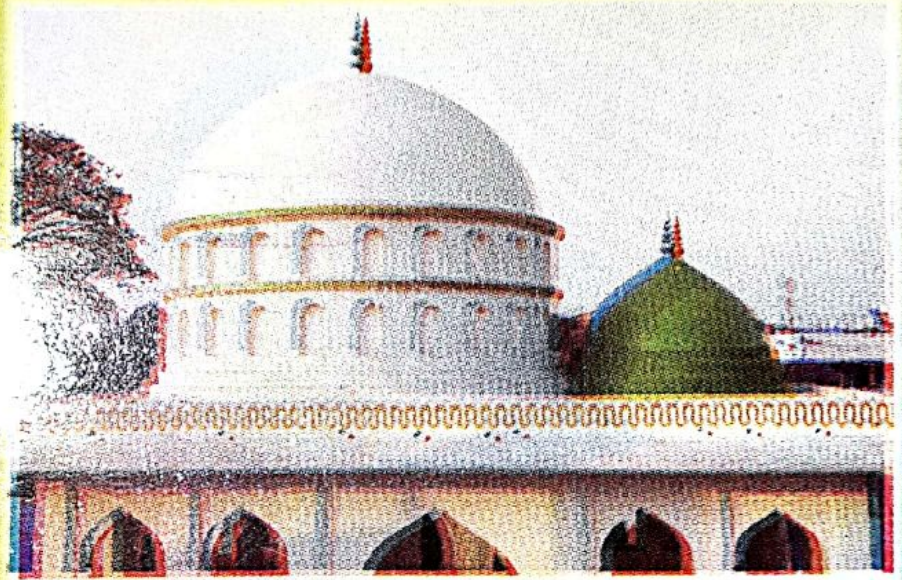
حضرت مولانا

شہباز محمدؒ

(شخصیت اور دعوت)

مصنف

اسلام احمد شاہی بھاگلپوری

ملنے کا پتہ

نیو کتاب منزل، تاتارپور، بھاگلپور (بہار)

نام کتاب	حضرت مولانا شہباز محمدؒ (شخصیت اور دعوت)
مصنف	اسلام احمد شاہی بھاگلپوری
کتابت	محمد اسلم بانکوی
کمپیوٹر کمپوزنگ	محمد شاداب بھاگلپوری
پروف ریڈنگ	وقار احمد صدیقی
سن طباعت	۲۰۱۲ء مطابق ۱۴۳۳ھ
صفحات	۲۲۴
قیمت	Rs.: 120.00
مطبع	تاج آفسٹ پریس، دریاپور، پٹنہ۔۴
تعداد کتاب	(۵۰۰) پانچ سو
ملنے کے پتے	• نیو کتاب منزل، تاتارپور، • وقار احمد صدیقی انگلش چچروان، اکبر نگر، بھاگ

آستانۂ شہباز محمد
واقفیت جو کہ ہے چاہے تاریخ حسنینؑ سے
وہ پڑھے آکر یہاں محفوظ عرفانی کتاب
(شاہی)
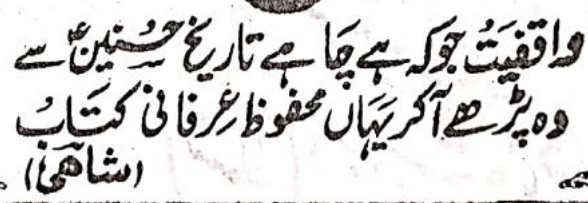
انتساب

میں اپنی اس روحانی تالیف کو

★ حضرت میر سید شاہ محمد یٰسین السامانی الدھلوی ثم البہاری قدس سرہ پیر و مرشد حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ

اور

★ حضرت سید شاہ کمال الدین کرمانی قدس سرہٗ جن سے حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ العزیز کا نسب نامہ سترہویں پشت میں جا کر ملتا ہے۔

کے نام

معنون کرنیکی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

اولیا را ہست قدرت از اِلٰہ
تیر جستہ را بگردانند ز راہ

کمترین

اِسلام احمد شاہی بھاگلپوری

فہرست مضامین

جنت الفردوس سے آتی ہے لاثانی ہوا

رقص کرتی گنبد اقدس پہ روحانی ہوا
چل رہی ہے روضۂ انور میں عرفانی ہوا

حضرت شہبازؒ سے کیسی ہے الفت دیکھئے
آرہی بغداد سے ہر روز جیلانی ہوا

ہے کمال الدین کرمانیؒ سے نسبت آپ کو
اس لئے کرمان سے آتی ہے کرمانی ہوا

اٹھ رہی ہے آستانہ میں مہک یٰسینؒ کی
ناچتی ہے روضۂ اقدس میں سامانی ہوا

دیکھئے شہبازؒ کو کیا مرتبہ حق نے دیا
جنت الفردوس سے آتی ہے لاثانی ہوا

آستانہ ہے اُجاگر کربلا کے نور سے
چل رہی ہے روز شاہی خوب فرمانی ہوا

دیباچہ

عشق سے طبیعت نے زلیست کا مزہ پایا
درد کی دوا پائی، درد لا دوا پایا

ھند و پاکستان میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں بزرگان دین کا بہت بڑا حصہ ہے۔ آج ہم جب ان دونوں ملکوں اور بنگلہ دیش کی مسلم آبادی پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت روشن ہو جاتی ہے کہ بیشک ان تینوں ملکوں میں جو کبھی ایک ہی ملک تھا، اسلام کی اشاعت بزرگان دین ہی کے ذریعہ ہوئی۔

شہر بھاگلپور جہاں مسلمانوں کی آبادی ۴۰ فیصد سے کم نہیں ہے۔ اور حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے قرب و جوار میں مسلمانوں کی خالص آبادی ہے۔ آپ کا مرقد پاک ملاچک میں زیارت گاہ عوام و خواص ہے۔ اور آپ سے متصل تاتارپور، غنی چک، صدرالدین چک اور شاہ جنگی وغیرہ مسلمانوں کی آبادی کے محلے ہیں جہاں رمضان المبارک میں افطار و سحری کے وقت ایک نہایت خوشنما روحانی منظر ہوتا ہے۔ ہر طرف سے آذان

کی آوازیں اور سڑکوں پر ہر سمت ٹوپی والے نظر آتے ہیں۔ سبحان اللہ!
یہ سب حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ، حضرت پیرن شاہ
بندگی رحؒ، حضرت پیر بابا دمڑیا شاہ اور حضرت بابا نیک نام شاہ ہی
کی کوششوں اور دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ بھاگلپور میں بزرگان دین کی
بے شمار قبریں مسلم آبادی میں موجود ہیں۔ اور ملاچک کے قرب وجوار
تو بزرگوں کی قبروں سے بھرے ہوئے ہیں۔ زیارت کرنے والوں
کو ایک خاص لطف محسوس ہوتا ہے۔ کسی بزرگ نے کہا تھا کہ
میرے پاس تو بہت لوگ آتے ہیں لیکن سبھوں کی دنیاوی
ضرورتیں ہوتی ہیں۔ ایسے شخص بہت کم آتے ہیں جنکو خدا تک
پہونچنے کا شوق ہو! آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بزرگوں کی قبروں
پر مریضوں، ضرورتمندوں اور طالب علموں کی زیادہ آمد ورفت
ہوتی ہے۔ اور ایسے لوگ شاید ہی آتے ہوں جنکو تکلیفوں میں
رہتے ہوئے بھی خدا تک پہونچنے کا شوق ہے۔

ملاچک کی سرزمین کو یہ فخر حاصل ہیکہ یہاں حضرت
مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کا مرقد پاک ہے۔ کئی بادشاہ اور
اولیاء بھی آپ کی قبر مبارک پر آئے اور اپنے مراتب کو پہونچے
اصل میں خلوص شرط ہے۔ حضرتؒ صرف ولی، مخدوم، قطب
یا غوث ہی نہیں تھے بلکہ بہت بڑے عالم دین اور ایک باکمال

فرشتہ صفت انسان تھے ۔ راقم نے نہایت غور، فکر اور تلاش کے بعد آپ رح کی حیات مقدس کا ایک اجمالی خاکہ پیش کرنیکی کوشش کی ہے۔ میں کوئی عالم نہیں اور نہ میرے پاس بڑی ڈگری ہے ۔ یہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کا کرم ہے کہ مجھے جنبش ہوئی اور میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ شیخ سعدی رح نے اپنے ذیل کے شعر میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ شیخ سعدی کی قبر کی مٹی سے عشق الٰہی کی خوشبو آئیگی ۔ اے لوگو اگر تم اُن کے وصال کے ہزار سال بعد بھی انکی قبر کی مٹی کو سونگھو گے ! آج بھی کچھ ایسا ہی مجھے محسوس ہوتا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے آستانۂ عالیہ کے اندر داخل ہونے کے بعد عشق الٰہی کی خوشبو فضا میں ملتی ہے ؎

آنکھ والے تیری قدرت کا تماشہ دیکھیں

اور راقم نے شیخ سعدی شیرازی رح کے جس شعر کا مفہوم پیش کیا ہے وہ یہ ہے ؎

زخاک سعدئ شیراز بوئے عشق آید
ہزار سال پس از مرگ اوگرش بوئی

ہم بھاگلپور والوں ہی کی نہیں بلکہ باشندگان ہندوستان ، پاکستان اور بنگلہ دیش کی خوش نصیبی ہیکہ اس علاقہ میں حضرت

مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ آرام فرما ہیں ۔ اور انکی شخصیت ہی کا ثمرہ ہیکہ شہر بھاگلپور ہمیشہ آفات و مصائب سے بچتا رہا ہے ۔ اور اس سرزمین نے اسلام کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں ۔ تازہ تاریخ کے مطابق تقریبًا بارہ سو اہل ایمان نے بابری مسجد کی جگہ پر شیلانیاش کو روکنے کیلئے جام شہادت نوش کیا ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ان بے قصور شہداء کے خون پاک کے صدقے میں بابری مسجد دوبارہ وجود میں آجائے ۔ مسجد اللہ کا گھر ہے اور اسکی حفاظت ہمارے ایمان کی حفاظت ہے ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک تم اپنے اہل و عیال سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہ رکھو گے اس وقت تک تم پکے مسلمان نہیں ہو سکتے ۔ حضور اکرم ﷺ سے جب ہم محبت رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں تو مسجدوں کی حفاظت بھی ہمارا فرض ہے ۔ اور اسکی حفاظت کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہیکہ ہم اپنی مسجدوں کو آباد رکھیں ۔ اولیاء اللہ یہی مشن لیکر آئے تھے ۔ وہ جہاں جہاں گئے وہاں پھوس کی مسجدیں اور مدرسے بنوائے ۔ اور آذان، نماز اور علم دین کی تعلیم کا نظم کیا ۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے بھی بھاگلپور تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے مسجد اور مدرسہ کا انتظام فرمایا تھا ۔ مدرسہ شہبازیہ ملاچک اپنے زمانہ میں پورے

ملک ہندوستان میں شہرت کا حامل تھا۔ اور بادشاہ اورنگ زیب نے جب فتاویٰ عالمگیری مرتب کرانیکا ارادہ ظاہر کیا تو بھاگلپور قصبہ پورینی کے قاضی رضی الدین کو بھی گیارہ مرتبین میں سے رکھا۔

مادیّت اور روحانیت دو جداگانہ راستے ہیں۔ آج دنیا اتنی ترقی کر گئی ہے کہ گھر بیٹھے ہم ٹیلی ویژن پر کسی کو دیکھ لیتے ہیں اور ٹیلی فون پر کسی سے بات بھی کر لیتے ہیں۔ اور بات کرنے والے کے لب و لہجے و آواز سے یہ پہنچان لیتے ہیں کہ واقعی یہ وہی شخص ہے جس سے ہم بات کرنا چاہتے تھے لیکن جب ٹیلی فون کا وجود نہیں تھا تو اولیاء اللہ و صحابہ کرام نے اپنی روحانی طاقت سے دور دراز میں رہنے والے اشخاص سے باتیں کی تھیں۔ یہ بات مشہور ہےکہ بزرگان دین اپنے مراتب کے مطابق ہوا میں بھی اُڑ کر سفر کرتے تھے۔ خواجہ اجمیری رح اور جے پال جوگی کے سلسلے میں یہ بات مشہور ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسجد میں خطبہ دے رہے تھے تو خطبہ کے درمیان آپ نے کہا اے ساریہ دیکھو پہاڑ کے پیچھے دشمن ہے اور پھر اپنے خطبہ میں لگ گئے۔ اس واقعہ سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ والوں کے دل پر کوئی بات القاء

دظاہر) ہوجاتی ہے۔ کوئی ولی یا قطب، غوث یا ابدال اپنی روحانی طاقتوں اور قربانیوں نیز محنت و جانفشانی سے ہی درجۂ کمال اور قطبیت و غوثیت پر پہونچتے ہیں۔ اچھے عمل کے بغیر اچھا مقام نہیں مل سکتا۔ جو ولی یا قطب جتنے بلند مقام پر ہوتے ہیں انکے مریدان بھی اسی کے مطابق کسی مقام پر پہونچتے ہیں مثلاً حضرت خواجہ غریب نوازرح کا کوئی مرید ہو اس کا مقام یقیناً عام اولیاء اللہ کے مریدوں کے مقام سے بلند و بالا ہوگا۔ بزرگی اور قطبیت کے بھی مراتب اور درجے ہوتے ہیں۔ عام انسانوں کیلئے محض نماز اور روزہ کے ذریعہ اس مقام پر پہونچنا آسان نہیں ہے جب تک کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے عشق میں فنا نہ کر دیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق زندگی گذاریں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے دور میں غوثیت اور قطبیت بہت مشکل ہے۔

شہر بھاگلپور میں اولیاء اللہ کی قبروں کی کمی نہیں ہے۔ ہر علاقے میں کوئی نہ کوئی بزرگ آرام فرما ہیں۔ حضرت مولانا شہباز محمدرح اور آپ کے مریدوں نے بھی اسلام اور روحانیت کی اشاعت اور تبلیغ میں کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ ڈھاکہ، چٹگام، سلہٹ، مدنی پور، بنگال اور

آسام کے بیشتر حصوں اور علاقوں میں آپکے خلفاء اور مریدان نے اسلام کی اشاعت کی اور یہ چمنستان روحانیت ابھی تک سرسبز و شاداب ہے ان بزرگوں نے اپنی تعلیمات میں اپنے مریدوں سے فرمایا اور مرید بنانے کیلئے پہلی شرط یہ رکھا کہ اکل حلال (حلال روزی) کمانا چاہیئے۔ قرآن کریم اور سنت کی پیروی کی جائے اور کسی کا دل نہیں دُکھایا جائے۔ لیکن اس دور میں یہ چیزیں بے قیمت ہوکر رہ گئی ہیں۔ اور اس معیار پر بہت مشکل سے لوگ اتر سکتے ہیں۔ اسی لئے اب لوگوں میں لباس اور وضع قطع سے تو لوگ بزرگ نظر آتے ہیں لیکن حقیقت یہ ھیکہ اب بزرگ ملنا بہت مشکل ھے۔ اور اگر کوئی ہیں بھی تو وہ اپنے کو پوشیدہ رکھے ہوئے ہیں کیونکہ ظاہر ہونے کے بعد اُن کا بچنا مشکل ہے لیکن وہ ایک دور تھا جب بزرگی ظاہر ہوا کرتی تھی اور کوئی بھی آدمی کسی بزرگ سے جاکر اپنی پریشانیاں دور کرنے کے بارے میں سوچتا تھا۔ لیکن اب تو کسی بزرگ ہی کا پتہ نہیں ھے! اس لیئے عوام و خواص بزرگوں کے مزاروں پر ہی جاکر دعا کرتے ہیں اور کراتے ہیں اور اسطرح لوگوں کو کامیابی ہو رہی ہے کیونکہ بزرگان دین تو پردہ کرتے ہیں وہ مرتے نہیں جن صاحب کو میری بات میں جھوٹ یا مبالغہ معلوم ہو وہ خود کسی صاحب ولایت بزرگ کی قبر پر شرعی طور سے جانا شروع کریں انشاءاللہ انکے مشکلات کو اللہ تعالیٰ اس بزرگ کی دعاؤں کے طفیل میں قبول فرمائے گا۔ آمین۔

راقم نے اس کتاب کو ۱۹۹۵ء میں ہی قلمبند کیا تھا۔ لیکن کچھ مشکلات کی وجہ سے اس کتاب کو طباعتی پیراہن نہ پہنا سکا لہٰذا آج کچھ نادر وجدید تحقیق کے ساتھ اس کتاب کو زیور طباعت سے آراستہ کر رہا ہوں۔

راقم ان حضرات کا شکر گذار ہے جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں میری مدد اور حوصلہ افزائی کی۔ میں خورشید حسن شہبازی کا بھی بہت ممنون ہوں جنکی لائبریری سے میں نے بہت سارے مواد جمع کئے اور محترم جناب اشتیاق عالم شہبازی مرحوم سجادہ خانقاہ ملاچک کا بھی بیحد ممنون ہوں جنکے مشورے اور دعاؤں نے میرے اندر توانائی پیدا کی۔ میں اپنے محسن جناب صفی اللہ انصاری کا شکر گذار ہوں جنکی معاونت سے یہ کتاب چھپ کر تیار ہوئے۔ توقع رکھتا ہوں کہ پڑھنے والے صاحبان میری غلطیوں کی اصلاح کیلئے مشوروں سے نوازیں گے تاکہ دوسری اشاعت میں اسکی اصلاح ہوسکے۔

فقط والسلام

اسلام احمد شاہی

بھاگلپور

جولائی ۲۰۱۲ء

حضرت مولانا شہباز محمد رح
حالات و کرامات

حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کا مقام علم و فضل کی دنیا میں نہایت بلندی پر ہے۔ آپ روحانیت کے ایک روشن ستارہ تھے۔ جسکی روشنی سارے ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے لکھنے والوں نے آپکو مخدوم العالم کے لقب سے یاد کیا ہے۔ مولانا احسن اللہ خود رقم طراز ہیں کہ مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ ملائکہ کے شرف میں ہیں علم و نظافت کے اعتبار سے یکسوئی اور عبادت کے اعتبار سے اور بزرگی میں افضل ہیں۔ سلسلہ شطاریہ میں مکھن ہیں۔ اور طریقہ طیفوریہ کے نچوڑ ہیں۔ بلکہ آپ تصوّف کے آسمانوں کے چمکدار ستارہ ہیں جنکو روشنی چاند نے جلا بخشی ہے اور آپ اُن میں سے ہیں جو بہت مشکل سے وجود میں آتے ہیں[1]۔ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ اس بیان کے مطابق واقعی عظیم المرتبت اور مجمع الکمالات تھے۔ آپ نے

---

[1] شرح ستین شریف قلمی۔ جسکی کتابت سنہ ١٠٥٠-٥٥ھ کے درمیان ہوئی۔

اسلام کی اشاعت کا کام ملک کے گوشہ گوشہ میں کیا۔ بقول شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر آپ امام اعظم ابوحنیفہ دوراں ہیں۔ اور آپکا تقویٰ وطہارت زبان زدخاص وعام اور جناب مناظر حسن گیلانی کی تحقیق کے مطابق شہنشاہ نورالدین محمد جہانگیر بھی شریعت کے پیچیدہ مسائل میں آپکی طرف رجوع کرتا تھا[۱]۔ بادشاہ شاہجہاں تو آپکا خاص عقیدت مند تھا اور آپکی دعا سے سلطنت ہند کے تخت پر جلوہ افروز ہوا تھا۔

حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ اپنے وقت کے جلیل القدر صوفی اور بلند پایہ عالم دین تھے۔ بیشتر مورخین نے آپکو قطب، غوث، فقیر، ھادی، مسکیں، مخدوم، قلندر، ولی مولانا جیسے بلندو بالا القاب سے مخاطب کیا ہے۔ راقم کو کئی قدیم قلمی نسخے کتب خانہ سید خورشید حسن شہبازی میں ملے۔ جن میں ذیل کی عبارت بعنوان یازدہم نام حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ مرقوم ہے۔

یا قطب شاہباز محمدؒ	یاغوث شاہباز محمدؒ
یا فقیر شاہباز محمدؒ	یا ھادی شاہباز محمدؒ
یا مسکین شاہباز محمدؒ	یامخدوم شاہباز محمدؒ
یا رحیم شاہباز محمدؒ	یا کریم شاہباز محمدؒ

[۱] مضمون "بہار کی بہار"

یا غفور شاہباز محمدؒ یا معین شاہباز محمدؒ
یا ولی شاہباز محمدؒ یا مولانا شاہباز محمدؒ

حضرت مولانا شاہباز محمد قدس سرہٗ مندرجہ بالا القاب کے حامل تھے اور آپ کے اندر ان تمام القاب کی خوشبوئیں موجزن تھیں۔

حضرت سید شاہ راحق رحؒ نے سچ کہا ہے۔

شہباز قطب و غوث، فقیر است و ھادیم
مسکیں، معین، غفور، کریم است و دائم
مخدوم جملہ عالم و بے شک ولی، رحیم
مولانا الیست در صفِ مردان خالقم

حضرت مولانا شاہباز محمد قدس سرہٗ العزیز کی جلالت علمی اور رفعت شرعی کا یہ ثبوت ھیکہ بحالت روحانی سید السادات پیران پیر روشن ضمیر حضرت محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا ہے کہ

ہم اور شہباز ایک ہی ہیں[1]

حضرت مولانا شاہباز محمد قدس سرہٗ کے مقام و عظمت کا اندازہ اس واقعہ سے بھی لگایا جا سکتا ہے جو "آب کوثر" کے صفحہ ۲۲۸ پر مرقوم

[1] ہندو پاک کے اولیاء

ہے کہ ایک رات حضرت بابا فریدالدین گنج شکر قدس سرہٗ نے خواب دیکھا کہ اس نے جال لگایا ہے۔ اور اس میں زیادہ تر چڑیاں آئی ہیں لیکن ایک شاہباز بھی آکر پھنسا ہے۔ اس خواب کی روشنی میں شجرۂ خلافت پیران چشتیہ کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا اسم گرامی حضرت بابا فریدالدین گنجشکر قدس سرہٗ کے شجرۂ بیعت وخلافت میں گیارہویں زینے پر ہے۔ چونکہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کا مقام علم وعمل اور کشف تصوف میں نہایت بلندی پر ہے۔ اور آپ اولیائے کاملین کی صف میں بحیثیت شاہباز کے ہیں۔ خواب میں جس شاہباز کا اشارہ ملتا ہے وہ حضرت مولانا شاہباز محمد قدس سرہٗ ہیں۔ اس طرح حضرت مولانا شاہباز محمد کی بزرگی اور عالمگیر مقبولیت اس خواب سے ثابت ہوتی ہے۔ صوفیاء کی کتابوں میں سینکڑوں بزرگوں کے واقعات ملتے ہیں۔ راقم کا خیال ہیکہ کسی بزرگ کی بزرگی کے کمال کا پتہ اُن کے مزار پر حاضر ہونے سے چلتا ہے۔ جب دل اور روح عرفاں ومعرفت کو محسوس کرتے ہیں اور بندے کو خدا اپنی جانب کھینچتا ہے۔ اس کے دل سے میل کچیل باہر نکل جاتا ہے۔ اور اس بندے کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت اور مخلوق کی بھلائی کیطرف راغب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس شخص

کی نگاہوں میں دنیا کی کوئی قیمت نظر نہیں آتی ہے ۔ اور اب وہ جو کچھ کرتا ہے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے کرتا ہے۔ اُسکو اپنے نام و نمود اور عزت کی فکر نہیں ہوتی ہے ۔ اور وہ اپنی شہرت سے بھاگتا ہے ۔ وہ صرف اپنے خدا کو راضی کرنا چاہتا ہے اور اپنی زندگی کو دنیا کی تمام گندگیوں سے بچا کر گذارنا چاہتا ہے ۔ یہی معرفت کی تکمیل ہے ۔ وہ کسی سے نفرت نہیں کرتا اور نہ عداوت رکھتا ہے ۔ کیونکہ اسکو خدا مل جاتا ہے ۔ اور جب خدا مل گیا تو اس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے موت اس کے سامنے ہمیشہ رہتی ہے اور مزیدار کھانوں ، عمدہ لباس اور عمدہ رہائش سے اسکو کوئی رغبت نہیں ہوتی ہے ۔ اسی کا نام فقیری ہے ۔ اور اسی فقیری میں فقر ہے اور یہ مسلمانوں کیلئے فخر کی بات ہے ۔ بیشک حضرت مولانا شاہباز محمد قدس سرہ سے سچی محبت رکھنے والوں کو یہ مقام مل جاتا ہے۔ لیکن اس کو سخت امتحان کے منازل سے گذرنا ہوگا ۔ ہزاروں بزرگوں کو اسی دربار سے مقام ملا تھا ۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا ۔

حضرت مولانا شاہباز محمد رح کے آبا و اجداد کرام باشندۂ کرمان تھے ۔ آپ کا خاندانی سلسلہ امام حسین رضؓ سے جا ملتا ہے ۔ اور مورث اعلیٰ سید جلال الدین ہیں ۔ بیشتر مؤرخین کی تحقیق کے مطابق

صوبہ کرمان خلافت عباسیہ کے دورحکومت میں ایک روحانی مرکز تھا حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے اپنے مسافرت کے درمیان بغداد میں کرمان کے مشہور بزرگ حضرت شیخ اوحدالدین کرمانیؒ سے ملاقات کی تھی اورآپ دونوں بزرگ ایک دوسرے سے فیضیاب بھی ہوئے تھے حضرت خواجہ بزرگ اجمیری نے انکے ساتھ کرمان کا سفر کیا تھا اوراس سفر میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے بھی ان کی ملاقات ہوئی تھی۔ (آفتاب اجمیر حصہ دوم)

خلیفہ ہارون رشید ۱۹۴ھ تک صوبہ کرمان پر قابض رہے۔ وہاں سیسہ اور چاندی کی کانیں تھیں۔ صوبہ کرمان پر عباسی خلیفہ مامون رشید، معتصم باللہ اور واثق باللہ کا ۲۳۲ھ تک قبضہ رہا اس کے بعد تین سو سال تک خلافت عباسیہ عروج وزوال کی کشمکش میں مبتلا رہی اکثر اوقات ان کی حکومت بغداد (خلیفہ منصور نے اس شہر کو آباد کیا تھا) اوراس کے گرد ونواح تک محدود ہوجاتی تھی۔ (آفتاب اجمیر حصہ دوم)

واضح ہو کہ حضرت سید علیؒ بن حضرت امام جعفر صادقؒ جو حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے اجداد کرام میں سے تھے خلیفہ ہارون رشید کے دور خلافت میں کرمان میں تھے اور ان کے صاحب زادہ حضرت سید

احمد حسینیؒ خلیفہ مومون رشید (وفات ۲۱۸ھ) کے دور خلافت میں اوران کے صاحب زادہ حضرت سید کمال الدین کرمانیؒ خلیفہ معتصم باللہ (وفات ۲۲۶ھ کے عہد حکومت میں کرمان میں وصال کیا اور حضرت سید کمال الدین کرمانیؒ کے صاحب زادہ حضرت سید عبداللہؒ کی قبر مبارک مکہ معظمہ میں ہے اور انکے صاحب زادہ حضرت سید ملا ابراھیم جنت البقیع (مدینہ منورہ) میں مدفون ہیں حضرت سید ملا ابراھیمؒ کے صاحب زادہ حضرت سید یوسف کرمانیؒ ان کے پوتا حضرت سید جلال الدین کرمانیؒ اوران کے پرپوتا حضرت سید خدا بخش کرمانی کی قبریں کرمان میں موجود ہیں حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا نسب نامہ متذکرہ بالا اولیاء کرام سے ملحق اور بیسویں پشت میں حضرت امام جعفر صادقؓ سے جاملتا ہے ''بہارستان شعور'' میں بھی یہ نسب نامہ لکھا ہوا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ نسلاً کرمانی بزرگ ہیں حضرت سید خدا بخشؒ کے صاحب زادہ حضرت سید احمد کرمانیؒ ثم لاہوریؒ سب سے پہلے بزرگ ہیں جو ہندوستان آئے تھے اور لاھور میں ان کا مزار انور چشمۂ ہدایت ہے۔

حضرت مولانا احسن اللہؒ نے شرح ستین شریف فارسی قلمی کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی والدہ محترمہ کسی بخاری بزرگ کی صاحب زادی تھی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا نکاح اول بخاری بزرگ حضرت میر معیز الدین بخاریؒ کے خاندان میں ہوا تھا۔ اس لئے تذکرہ نویسوں نے حضرت مولانا شہباز محمدؒ کو بخاری بزرگ کہا ہے حالانکہ آپؒ کے اجداد کرام کرمانی بزرگ تھے۔ ایسا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ آپ کے آباءاجداد بخارا گئے اور پھر وہاں سے ہندوستان آئے۔

—— ترکستان کے مشہور قبیلہ غز کا ایک فرد سلجوق تھا اس نے بخارا پہنچ کر اسلام قبول کیا انکے پوتوں میں طغرل بیگ اور جعفر بیگ بخارا اور کاشغر کے حکمراں ہوئے۔ طغرل بیگ نے صوبہ کرمان، ہمدان، جرجان اور آذر بائیجان کو عباسی خلیفہ سے جنگ کر کے اپنی سلطنت میں ملا لیا۔ جعفر بیگ کا بیٹا الپ ارسلان تھا۔ جنکی وفات ۴۶۵ھ میں ہوئی۔ بعدہٗ ان کا بیٹا ملک شاہ سلجوقی تخت نشین ہوا جو بڑا بہادر تھا۔ انکے وزیر خواجہ نظام الملک طوسی تھے جو بڑے عالم اور کئی مدارس کے بانی تھے۔ انہوں نے ۴۵۷ھ میں بغداد میں مدرسہ

بنوایا۔ جو مدرسہ نظامیہ کہلاتا ہے۔ بغداد میں اسی مدرسہ نظامیہ سے حضرت غوث اعظم سیدنا عبد القادر جیلانیؒ اور دیگر نامور بزرگان دین فارغ التحصیل ہوئے۔ خواجہ نظام الملک طوسی ۴۸۱ھ تک ملک شاہ سلجوقی کی حکومت میں منصب وزارت پر فائز رہے۔ ان کی فارسی کتاب ''سیر الملوک'' معروف بہ سیاست نامہ یادگار ہے۔

ملک شاہ سلجوقی نے اپنی لڑکی کا نکاح عباسی خلیفہ مقتدی کے ساتھ کر دیا۔ اس زمانہ میں سلجوقیوں کی تین الگ الگ سلطنتیں بن گئی تھیں۔ صوبہ کرمان میں ملک شاہ سلجوقی کے چچا کی حکومت قائم تھی۔ (آفتاب اجمیر حصہ دوم) بعدہٗ ملک شاہ سلجوقی کا انتقال ہوا اور انکے چار لڑکے برقیارق سلجوقی، محمد سلجوقی، سنجر سلجوقی اور محمود سلجوقی ہوئے۔ برقیارق سلجوقی نے جنگ کر کے خورستان، فارس، دیار بکر اور رے کے حکمراں بن گئے۔ برقیارق کی موت ۴۹۸ھ میں ہوئی۔ انکے مرنے کے بعد ان کے بیٹے لڑتے رہے۔ اس وقت برقیارق کے چھوٹے بھائی محمود سلجوقی نے زور پکڑا مگر ان کو انکے بھائی سنجر سلجوقی نے جنگ میں شکست دی اور تمام ملک پر خود قبضہ کر لیا۔ سنجر سلجوقی سجستان، خراساں اور ایران کے ممالک مشرقی پر اپنی

سلطنت قائم کی اور نیشا پور کو اپنا پائیہ تخت بنایا۔ واضح ہو کہ صوبہ کرمان آج بھی ایران میں موجود ہے۔

چھٹی صدی ہجری کے اوائل میں جب شاہان سلجوقی آپس میں برسرپیکار تھے اور ہر طرف قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا، حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے آباء اجداد میں سے ایک بزرگ حضرت سید احمد کرمانیؒ (ان کے والد حضرت سید خدا بخش کی قبر کرمان میں ہے) علاقہ کرمان سے ترک وطن کر کے ہندوستان آئے کوہستانی اور جنگلاتی سلسلوں کے دشوار گزار راہوں کو طے کیا اور دریاؤں کو عبور کرتے ہوئے اس پریشانی کے عالم میں پنجاب کے شہر لاہور پہنچے جہاں انہوں سے اشاعت اسلام کا کام کیا اور حضرت سید احمد لاہوری کے نام سے مشہور ہوئے۔ واضح ہو کہ لاہور میں ۱۰۲۴ء کے قبل ہی سے محمود غزنوی کی حکومت قائم ہو چکی تھی اور ان کے خاندان والوں کا ۱۱۸۶ء تک پنجاب اور لاہور پر تسلط تھا۔[۱]

بعدہٗ محمد غوری نے ۱۱۸۷ء میں سندھ اور لاہور کو تسخیر کر لیا۔ حضرت سید احمد کرمانی ثم لاہوری اس عہد غزنوی میں اپنے فرزند حضرت سید مسعودؒ اور اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ لاہور آئے اور اسلام کی اشاعت

[۱] "تاریخ ہندوستان" مرتبہ پروفیسر ایشوری پرساد الہ آباد یونیورسیٹی ۱۹۲۶ء

میں مصروف ہو گئے قیاس ہے کہ حضرت سید احمد لاہوری کے فرزند حضرت سید مسعود کا وصال لاہور میں ہی ہوا اور آپ وہیں مدفون ہوئے۔آپ کی آمد سے قبل بھی لاہور میں کئی ناموراولیاء کرام کی آمد ہو چکی تھی۔ حضرت ابوالحسن علی داتا گنج بخش لاہور میں موجود تھے۔جنکی قبر مبارک پر حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ نے بھی ہندوستان آنے کے بعد حاضری دی۔ بعدہٗ سامانہ کے راستہ اجمیر پہونچے اور پرتھوی راج کی سلطنت معزالدین محمد بن سام معروف بہ محمد غوری کے ہاتھوں آپ کی دعاؤں سے ختم ہوئی بعدہٗ دہلی اور اجمیر سلطنت غوری میں ۱۱۹۲ء میں شامل ہو گیا۔

تذکرہ اسلاف شہبازی

مخدوم شہباز محمدؒ کا جدی نسب نامہ پچیسویں پشت میں حضرت امام حسین شہید اعظم سے جا ملتا ہے۔اس کتاب میں مخدوم شہباز محمدؒ سے امام حسینؓ تک ان سارے بزرگان کے حالات زندگانی پر فرداً فرداً عنوان سے روشنی ڈالی گئی ہے اور چند بزرگان کی قبروں کی نشاندہی بھی پیش کی ہے مذکورہ کتاب تاریخی شواہد کے ساتھ قلمبند ہے اور کتابت کے مراحل سے گزر کر عنقریب منظر عام پر آنے والی ہے جو آپ کی معلومات میں اضافہ کا باعث ہوگی۔

(مئولف اسلام احمد شاہی)

آپ کا شجرۂ نسب ذیل میں رقم کیا جاتا ہے۔
حضرت مولانا شاہباز محمدؒ بن سید خطاب بن سید حاجی خیرالدین بن سید علی اصغر بن سید علی اکبر بن سید اسماعیل بن سید اسحاق بن سید سعدی بن سید یعقوب بن سید محمود بن سید مسعود بن سید احمد لاہوری بن سید خدا بخش بن سید جلال بن سید یوسف بن سید ابراھیم بن سید عبداللہ بن سید کمال الدین کرمانی بن سید احمد بن سید علی بن سید امام جعفر صادق بن سید امام باقر بن سید امام علی زین العابدین بن سید حسین شہید دست کربلا۔ واضح ہو کہ راقم کو ایک قلمی کتاب، کتب خانہ شہبانیہ اشرفیہ ملاچک بھاگلپور میں ملی جسمیں تحریر ہے کہ سید احمد لاہوری کا مزار شریف لاہور میں، سید عبداللہ کا مزار شریف جبل القیش مکہ معظمہ میں، سید ملا ابراہیم کا جنت البقیع مدینہ منورہ میں، سید مولوی یوسف کا مزار شریف کرمان متصل مدینہ منورہ میں، مزار شریف سید محمد جلال و سید خدا بخش کا کرمان متصل مدینہ میں، سید کمال الدین کا مزار شریف کرمان میں، حاجی خیرالدین کا مزار شریف مکہ معظمہ میں اور آپ کے والد محترم سید خطابؒ کا مزار شریف ملاچک بھاگلپور میں نزد قصاب ٹولہ نیم کے درخت کے سایہ میں موجود ہے۔

"انساب جلالی"، قلمی مرتبہ سید صفی الدین محمد شاہ بخاری کے

حوالہ سے پروفیسر رافق الزماں صاحب نے اپنی کتاب "شاہباز عرش پرواز"، میں تحریر کیا ہے کہ حضرت مولانا شاہباز محمد قدس سرہٗ کے اجداد کرام میں سے ایک حضرت سید علی المویّد قدس سرہٗ اشاعت اسلام اور فروغ دین و مذہب کے لئے پہاڑوں، ریگستانوں اور جنگلوں کو عبور کرتے ہوئے خدا بندہ کے عہد سلطنت میں بخارا پہنچے اور مذہب اسلام کی شاخوں کو بلند و بالا کیا۔ آپ کی خدمت میں حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہٗ نے حاضر ہو کر علم و فضل حاصل کیا تھا۔ آپ حضرت امام نقی علیہ السلام کی درگاہ کے بلند پایہ حافظ و قاری تھے۔ آپ بخارا کے "جامعہ علویہ" کے بانی تھے، جہاں ہزاروں صوفیائے کرام اور تشنگان اہل علم نے اپنی پیاس بجھائی ہے۔ اور علم و اخلاق کے زیور سے آراستہ ہوئے ہیں۔ آپ کے صاحبزادے حضرت سید جلال الدین حسین سرخ بخاری رح جنکی ولادت بحوالہ "خزینۃ الاصفیا جلد ۲ صفحہ ۳۵ ۵۹۵ھ میں بخارا شریف میں ہوئی تھی۔ آپ والد محترم حضرت سید علی المویّد قدس سرہٗ کی وفات کے بعد "جامعہ علویہ" سے منسلک رہے۔ بعدہٗ سلطان خدا بندہ کے عہد کے بعد حج بیت اللہ کو گئے۔ آپ جب مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں آپ کو سید تسلیم نہیں کیا گیا۔ آپ روضۂ رسول ﷺ پر حاضر ہوئے اور السلام علیکم یا والدی کہا۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جواب ملا۔ وعلیکم السلام یا ولدی وقرأت عینی وسراج کل امتی انت من اھل بیتی۔ تب لوگوں نے آپ کی بہت عزت کی۔

حضرت جلال الدین حسین سرخ بخاری قدس سرہٗ مدینہ منورہ سے واپس بخارا تشریف لائے۔ بخارا میں کچھ دن قیام کے بعد بخارا کو خیر باد کہا اور مشہد کو اپنے قدم مبارک سے رونق بخشی اس وقت مشہد میں بھی کئی صوفیائے کرام موجود تھے۔ جن سے آپ کا تعلق رہا۔ لیکن آپ کی طبیعت مشہد میں نہ لگی۔ چونکہ سرزمین ہندوستان آپ کے قدم مبارک کو چومنے کیلئے بیتاب تھی۔ آپ سلطان شمس الدین التمش کے دورِ حکومت میں ہندوستان آئے۔ آپ ملتان پہنچے اور اپنے والد بزرگوار حضرت سید علی ابوالمویدؒ کے شاگرد خاص حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہٗ کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے اور شرف ملاقات حاصل کیا۔ بعدہٗ آپ بھکر تشریف آئے اور پھر وہاں سے اُوچ شریف کیلئے روانہ ہوئے جہاں آپ قیام پذیر رہے۔ اور آپ کا وصال اُوچ شریف ریاست بہاولپور میں ہوا۔ آپ کا مزار شریف وہاں آج بھی مرجع خلائق ہے۔ واضح ہو کہ آپ شہر ملتان میں حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہٗ کی خدمت میں ۶۳۵ھ میں حاضر ہوئے تھے۔

حضرت جلال الدین سرخ بخاری کے صاحبزادے

حضرت سید احمد کبیر قدس سرہٗ کا مقام روحانیت میں بلند تھا آپ اسلام کی اشاعت کا کام تاحیات کرتے رہے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت اور سید صدر الدین عرف راجو قتال تھے، واضح ہو کہ حضرت سید صدر الدین رح نے اپنے نفس کو قتل کر کے قتال کا خطاب حاصل کیا تھا۔ حضرت جلال الدین ثانی المعروف بہ جہانیاں جہانگشت کی اولاد میں سے ایک سید نظام الدین رح ۸۰۲ھ میں دہلی میں رونق افروز ہوئے۔ اور پھر وہاں سے سامانہ میں آکر آباد ہو گئے۔

مختصر شجرۂ نسب سید جلال الدین سرخ بخاری رح وطن بخارا اور سکونت ملتان

سید احمد کبیر — سید بہار الدین — سید صدر الدین عرف محمد غوث

سید جلال الدین بخاری المعروف مخدوم جہانیاں جہاں گشت

حضرت سید احمد کبیر رح حضرت جلال الدین سرخ بخاری رح کے بڑے صاحبزادہ تھے اور انہی (سید احمد کبیر رح) کے ایک بیٹا حضرت سید جلال الدین بخاری رح تھے جن کا لقب مخدوم جہانیاں جہاں گشت ہے[1]۔ آپکے دادا محترم کے نام پر آپکا نام رکھا گیا۔ فرق صرف یہ ھیکہ داداجان محترم کے نام میں سرخ بخاری لگا ہوا ہے۔

۱؎ خمخانۂ تصوف مولفہ پروفیسر ظہور الحسن شارب رودولوی ص ۱۴۲

تذکرہ صادقہ مؤلفہ مولانا عبدالرحیم صادقپوری نیز شیخ اکرام حسین دلوروی (برادر مؤلف) کے حوالے سے حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا نسب نامہ درج ہے جسمیں آٹھواں نام سید کمال الدین کرمانیؒ کا ہے۔ اور انکے بیٹا سید عبداللہ بن سید ملا ابراہیمؒ بن سید یوسفؒ بن سید جلال (کرمانی) بن سید خدا بخش بن سید احمد لاہوری ہے۔ مولانا محترم بن منتظم بن مولانا غلام امام بن مولانا عاجل بن مولانا عاقل (جنکے سینہ پر قدم رسول نصب ہے) نے اپنی کتاب "تذکرہ حالات خاندان شہبازی" فارسی قلمی از طرف من فقیر حضرت مولانا محمد عابد اول بن مولانا عاصمؒ میں لکھی تھی۔ اس کتاب کا ترجمہ سید غفور شاہ حسامی الوارثیؒ نے شائع کرایا تھا جو تذکرہ صادقہ سے مطابقت رکھتا ہے۔

تذکرہ صادقہ اور مولانا محترمؒ کی متذکرہ بالا کتاب میں درج شدہ نسب نامہ حضرت مولانا شہبازؒ میں مطابقت ہے اور راقم کی رائے میں یہ دونوں صحیح ہے لیکن کسی اہل قلم نے اپنی کتاب میں سید جلال کرمانیؒ کو سید جلال الدین سرخ بخاریؒ لکھ دیا ہے جو غلط ہے کیونکہ حضرت سید جلال کرمانیؒ کا مزار شریف بقول مولانا محترم کرمان میں ہے۔ اور حضرت سید جلال الدین سرخ بخاریؒ کا مرقد انور اوچہ (ملتان) میں واقع ہے۔ اس لئے دونوں شخصیتیں علیحدہ ہیں اور حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا نسب نامہ سید جلال کرمانیؒ سے جا ملتا ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے والد محترم

حضرت محمد خطاب رح اور دادا جان حاجی سید خیر الدین تھے اور پردادا سید علی اصغر رح اور چھپر دادا حضرت سید علی اکبر رح تھے۔ واضح ہو کہ سید جلال کرمانی رح اور سید جلال الدین سرخ بخاری دو جداگانہ شخصیتیں تھیں۔

حضرت میر یٰسین سامانی المولد و بہاری المرقد جو حضرت مولانا شہباز محمد رح کے پیر مرشد تھے ممکن ہے آپ کا نسب سید جلال الدین سرخ بخاری سے ہو کیونکہ حضرت میر یٰسین سامانہ میں تھے اور پرانا قصبہ سامانہ سید جلال الدین سرخ بخاری کے خانوادوں کا مسکن رہا ہے جو شہر پٹیالہ سے ۱۸ میل کی دوری پر واقع ہے۔ واضح ہو کہ جلال بخاری کو چودہ خانقاہیں عطیتاً ملی تھی۔

سید حاجی خیر الدین رح اپنے فرزند حضرت سید عمر الخطاب کے ہمراہ ہندوستان کے بیشتر شہروں اور قصبوں کو طے کرتے ہوئے ریاست بہار پہنچے اور یہاں کے پہاڑوں، دریاؤں اور جنگلوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے گیا ضلع کے تھسیل ارول کے دیورا علاقہ میں میر معیز الدین بخاری کی قیام گاہ پر پہنچے۔ اور وہاں اقامت پذیر ہو گئے۔ حضرت مولانا شہباز محمد رح کی والدہ ماجدہ بھی اس قافلہ کے ساتھ تھیں۔ اس وقت حضرت مولانا شہباز محمد رح شکم مادر میں تھے۔ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہ کی ولادت دیورا میں اسی میر معیز الدین کے مکان کے حصوں میں حضرت سید شاہ محمد دیلوی کی احاطے میں ہوئی تھی۔ حضرت مولانا شہباز محمد رح کی ابتدائی تعلیم حضرت سید شاہ محمد دیلوی کے زیر سایہ ہوئی بعدہٗ حضرت مولانا شہباز رح کا نکاح اول بھی اسی استاد محترم حضرت

سید شاہ محمد دیوری کی پوتی بی بی سلیمہ خاتون سے ہوا۔
قصہ مشہور ہیکہ جس وقت آپ شکم مادر میں تھے اس وقت دیورا میں
ایک کالی آندھی آئی تھی جسکی وجہ سے ہر طرف تاریکی پھیل گئی لیکن
آپکی والدہ ماجدہ کا بیان ہیکہ انکے جسم مبارک سے اس تاریکی میں روشنی
کی شعاعیں پھوٹیں جسکے سہارے انہیں اور دیگر عورتوں کو جو انکی رہبری میں
تھیں جائے پناہ تک پہنچنے میں مدد ملی۔ اس سے آپ کے پیدائشی ولی ہونیکا
پتہ چلتا ہے۔ بلکہ عوام میں یہ روایت بھی مشہور ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ
نیک خاتون تھیں۔ آپ کی ولادت کے بعد آپکا چہرہ
چمکتا رہتا تھا۔ جسکی وجہ سے لڑکپن کے زمانہ میں آپکو دیکھ کر بڑے
بڑے عالم دین کتراتے تھے۔ غرض کہ آپ علم کے ایک چشمہ تھے۔ آپ
میں خاکساری بیحد تھی اور آپ خدا کے بندہ تھے۔ اپنے کو گنہ گار کہا ہے۔
آپ ولی تھے اس میں کوئی شک نہیں۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی ولادت
دیورہ ضلع گیا میں بادشاہ سلیم شاہ سوری کے عہد میں ۹۵۶ھ کو ہوئی۔
کہا جاتا ہیکہ آپ پیدائشی ولی تھے۔ آپکے تولد ہونیکی پیش گوئی دو سو
سال قبل حضرت بو علی شاہ قلندر پانی پتی نے اپنے مریدوں اور خلفاء
سے کردی تھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ بہت سارے مؤرخین "شہباز قلندر"
کے نام سے آپ کے حالات زندگی مرتب کئے ہیں۔ مفتی شوکت علی فہمی
نے ہندوستان اور پاکستان کے اولیاء میں تحریر فرمایا ہے کہ بھاگلپور کی

ولایت کے سلسلے میں حضرت علاء الحق پنڈوی اور مخدوم الملک شرف الدین بہاری کے درمیان بحث و مباحثہ کے بعد عالم مراقبہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں بزرگوں کو یہ بشارت دی کہ بھاگلپور کی ولادیت شہباز محمدؒ کے نام سے لکھدی گئی ہے۔ لہذا مولانا شہباز محمدؒ حکم باطن سے بھاگلپور تشریف لائے۔

حضرت مولانا شہباز محمد کا بچپن دیورہ میں گذرا اور ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم حضرت عمر الخطاب و شاہ محمد دیوری سے پائی۔ بعدہٗ دیورہ کے مدرسہ میں داخل ہوئے۔ واقعہ مشہور ہیکہ آپ آفتاب سے آنکھ لڑایا کرتے تھے۔ یہ شکایت مدرسہ کے دوسرے طلباء نے مدرس سے کردی۔ جب مدرسہ کے معلم نے آپ سے یہ دریافت کیا کہ آپ آفتاب سے کیوں آنکھیں لڑایا کرتے ہیں تو آپ نے مدرس سے کہا کہ میرا سبق آفتاب پر لکھا ہوا ہے اور میں اُسے ہی دیکھ کر سبق یاد کرتا ہوں۔ معلم نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی تو واقعی دیکھا کہ مولانا شہباز محمد کا سبق آفتاب پر لکھا ہوا تھا۔

آپ علوم ظاہری کی تکمیل کیلئے ہندوستان کے نامور مدرسوں سے منسلک ہوئے اور علوم ظاہری کی تکمیل کی۔ مفتی شوکت علی فہمی نے لکھا ہیکہ آپ نے قنوج کے ایک مدرسہ میں بھی طلب علم کیلئے داخلہ لیا تھا مگر روشنی کا نظم نہ رہنے کی وجہ سے ایک بقال کی دوکان کی روشنی میں کتابوں

کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ بقال نے آپ سے خوش ہو کر آپکو دوکان کی روشنی عنایت کردی جسکے عوض آپ اسکی دوکان کی رکھوالی رات میں کیا کرتے تھے آپکے فیوض سے وہ بقال بہت امیر ہو گیا۔ ایک دن آپ سے کہنے لگا کہ میری دعوت آپ قبول فرمائیں حضرت نے دعوت قبول کرلی۔ اور دعوت کے دن اسکے گھر کا کئی من گھی کھا گئے۔ بقال حیران ہو گیا۔ آپنے فرمایا جاؤ اپنے گھر کے تمام خالی برتنوں کو ڈھک دو۔ بقال نے ایسا ہی کیا جب تمام برتنوں کے ڈھکن کو کھولا گیا تو برتن گھی سے لبریز تھا

حضرت مولانا شہباز محمد رح علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد علم روحانی کسب کے لئے متعدد بزرگوں کی خدمت میں رہے لیکن حضرت مولانا شہباز محمد رح نے سلوک کی راہ کو حضرت سید شاہ لیسین سوانیہ رح کی صحبت میں طے کیا۔

قصہ مشہور ہیکہ مولانا سید لیسین سامانی ثم بہاری رح طواف خانہ کعبہ و حج کے بعد مدینہ منورہ میں بارہ برس تک اپنی ریش مبارک سے جاروب کشی کرتے رہے تھے اسی درمیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں حکم ہوا کہ شہباز نام کا ایک شخص مونگیر میں مقیم ہیں جاؤ چاہیے تم اسے بیعت کرلو یا وہ تمہیں بیعت کرا اس حکم کے ارشاد کے بعد حضرت شاہ لیسین رح مونگیر تشریف لائے اور حضرت مولانا شہباز محمد رح سے بیعت کی درخواست کی لیکن حضرت شہباز محمد رح نے خود سید شاہ لیسین رح سے بیعت ہونیکی خواہش ظاہر کی اسی بحث و مباحثہ میں کئی دن گذر گئے۔ آخر حکم باطن ہوا کہ جو عمر میں زیادہ ہو وہ بیعت کرلے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ

حضرت سید شاہ یٰسین سامانی ثم سیوانیہؒ عمر کے لحاظ سے بڑے تھے اس لئے سید شاہ یٰسینؒ حضرت شہباز محمدؒ کو شرف بیعت سے مشرف کیا اور حضرت سید شاہ یٰسینؒ کے اہل خاندان حضرت شہباز محمدؒ سے بیعت ہوئے حتی کہ سید نظام الدینؒ (بھتیجہ حضرت سید شاہ یٰسینؒ) آپ سے بیعت ہوئے آپ نظام الدین کو بہت چاہتے تھے اور حیدرؒ کے لقب سرفراز کیا تھا۔ اس لئے آپ سید نظام الدین حیدر کہکر پکارتے تھے سید نظام الدین حیدر رحمۃ اللہ علیہ شہباز بہ اور آپکی صحبت میں رہ کر علوم ظاہری و باطنی سے اپنے سینہ کو لبریز کیا۔ اور ممکن ہے حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے آپکو خلافت سے بھی سرفراز کر کے کہیں کی ولایت دی ہو۔ واضح ہو کہ حضرت میر یٰسین سامانی ثم سیوانیہ کا آبائی وطن سامانہ تھا جو پٹیالہ کی ۸ میل کی دوری پر واقع ہے۔ جہاں حضرت جلال الدین سرخ بخاری کی نسل کے لوگ اوچ سے آکر آباد ہو گئے تھے۔ ممکن ہے آپ اسی نسل کے لوگ سے تعلق رکھتے ہوں۔ آپ وہاں کی رہائش کو ترک کر کے ضلع سیوان ریاست بہار میں آکر اقامت پذیر تھے۔ مولانا شہباز محمدؒ بھاگلپور کے قیام سے قبل محمد پور مونگیر میں نو سال تک رہے تھے۔

حضرت شہباز محمدؒ نے علوم حدیث کا درس اور متصلاً سند حدیث وقت کے نامور محقق، محدث اور علم فقہ کے سمندر شیخ ابن الحجر المکیؒ سے لیا۔ حضرت ابن الحجر المکی کی ولادت ۹۰۹ھ میں ہیثم محلہ میں ہوئی تھی اور

وصال ۹۷۴ھ میں مکہ مکرمہ میں ہوا تھا۔ اس لئے مولانا شہباز محمدؒ حضرت ابن الحجر المکی سے ۹۷۴ھ کے قبل تقریباً ۱۸ سال کی عمر میں ہی استفادہ کیا ہوگا۔ آپ علوم ظاہری اور باطنی سے مالامال ہوئے تھے۔ حضرت ابن الحجر المکی ۹۳۷ھ سے مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر تھے۔ اور تصنیف و تالیف کا کام بھی کرتے تھے۔ حضرت ابن الحجر المکی کی تصنیف کردہ کتاب الجواہر المنظم فی زیارۃ المقبر المکرم اور تحفۃ الاخبار فی مولد المختار کتب خانہ شہبازیہ ملاچک میں ہے جس کا حوالہ مولانا اشرف عالم گیارہویں سجادہ نشین خانقاہ عالیہ شہبازیہ ملاچک نے اپنی کتاب نجاۃ الآخرۃ میں پیش کیا ہے، واضح ہو کہ حضرت ابن الحجر المکی کا وصال اس وقت ہوا جبکہ حضرت مولانا شاہباز محمدؒ کی عمر ۱۸ برس تھی۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ اور ابن الحجر المکی کی خدمت بابرکت میں علوم ظاہری اور باطنی کی تکمیل کے بعد ہندوستان واپس ہوئے اس وقت لوگ پیدل یا اونٹ کے ذریعہ ہی حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کی مسافت طے کرتے تھے۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے بھی یہ سفر پیدل ہی طے کیا تھا اور راستہ میں متعدد بزرگان دین کی صحبت سے استفادہ اور اہم بزرگان دین کے مزارات پر حاضری دی تھی۔ مولانا شہباز محمدؒ کے والد بزرگوار حضرت مولانا عمر الخطاب حج بیت اللہ سے فیضیاب ہونے کے بعد بمقام دیورہ ضلع گیا میں حضرت سید شاہ محمدؒ کے دولت کدہ پر اقامت پذیر ہو گئے تھے۔

اور حضرت شہباز محمدؒ کی ولادت دیورہ میں ہی ہوئی تھی۔ آپ کا نکاح اول دیورہ میں حضرت عبدالعلی بن حاجی شاہ محمد دیوری کی دختر مسماۃ سلیمہ خاتون سے ہوا۔ حضرت شہباز محمدؒ ۳۰ برس کی عمر میں دیورہ سے بھاگلپور تشریف لائے۔ بی بی سلیمہ خاتون کے بطن سے ایک لڑکا شاہ عبدالحمید دیوری اور ایک لڑکی بی بی رابعہ خاتون تھیں۔ عبدالحمید کی شادی اسی نانہالی خاندان میں ہوئی۔ شاہ عبدالحمید بن حضرت شہباز محمدؒ (محل اول) کے فرزند مولانا حضرت مولانا شاہ نصراللہؒ (انکی شادی خلیفہ شہباز محمدؒ حضرت مہر علی قادریؒ کے خاندان میں ہوئی تھی) خانقاہ شہبازیہ حمیدیہ دیورا کے اول صاحب سجادہ ہوئے۔ انکے صاحبزادہ شاہ مولانا تاج الدین اور انکے صاحبزادہ شاہ امام الدینؒ تھے انکے صاحبزادہ شاہ غلام اشرف اور ان کے صاحبزادہ شاہ غلام مجتبیٰ دیوریؒ ہوئے۔ شاہ مجتبیٰ دیوری کو کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اس لئے مسماۃ نصرت مرحومہ گدی نشیں ہوئیں۔ جنکے وصال کے بعد دیورہ میں گدی شہبازیہ حمیدیہ ختم ہو گئی۔ واضح ہو کہ شاہ مجتبیٰ کے وارثان نصرت مرحومہ کے ذیل صاحب سجادہ ہوتے رہے۔

حضرت شہباز محمدؒ کو محل اول سے ایک بیٹی مسماۃ رابعہ خاتون تھیں۔ جنکا نکاح حضرت ابوالعلیٰ دیلوی کے پوتے حضرت مولانا ابوالبرکات محمد فائضؒ سے ہوا۔ جنکی قبر شریف جامع مسجد نمونہیہ پٹنہ میں ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نے مسماۃ سلیمہ خاتون کے بعد کئی عقد فرمایا۔ جنکی تعداد نو تک بھی لکھی گئی ہے۔ ان کے بطن سے ملا محمد عبدالسلام،

ملا عبد اللطیف، ملا تقی اور ملا صفی ہوئے لیکن یہ پتہ نہ چل سکا کہ آپ کی دیگر ازدواج کس کس خاندان سے تعلق رکھتی تھیں اور نام نامی کیا تھا۔

آپ کی ایک دختر بی بی انیقہ قاضی ابدؒ کے نکاح میں تھی جنکے بطن سے مولانا احسن اللہ، مولانا احمد اللہ اور مولانا ہدایت اللہ تولد ہوئے تھے۔ حضرت شہباز محمدؒ نے حکم باطن سے مع اہل وعیال و والد محترم کے دیورہ کو خیرباد کیا اور بھاگلپور کی مسافت کی زحمت گوارہ کی آپ مونگیر ہوتے ہوئے اسلام پور پورینی میں ایک بزرگ (مفتی اسماعیل دانشمند) کے دولت کدہ پر اقامت پذیر ہوئے۔ راقم کو ایک کرم خوردہ نسخہ ملا جسمیں تحریر تھی کہ حضرت مولانا سید محمودؒ مدرس دانشمند کے اسلاف پورینی میں مقیم تھے۔ جنکے دولت کدہ پر حضرت مولانا شہباز محمدؒ بھاگلپور میں وارد ہونے کے قبل قیام کیا تھا۔

واضح ہو کہ مولانا محمد محمود مدرس دانشمند مدرسہ شہبازیہ ملاچک کے صدر مدرس تھے اور سات سو انچاس بیگھہ زمین کا ایک دستاویز سنہ ۱۸۱۸ء پرگنہ بھاگلپور اور کہلگاؤں میں انکے نام سے تھا حضرت شہباز محمدؒ نے مفتی اسماعیل دانشمند کے یہاں کچھ روز قیام کرنے کے بعد شہر بھاگلپور روانہ ہوئے اور بمقام ملاچک بھاگلپور میں سکونت پذیر ہوئے۔ واضح ہو کہ حضرت شہباز محمدؒ کے چھوٹے بھائی مولانا سید شہاب الدینؒ نے ترمذی شریف کا ایک قلمی نسخہ اسی اسلام پور میں نقل کیا تھا اور جسے حضرت حضرت شہباز محمدؒ کو پیش کیا تھا۔ یہ کتاب حضرت بابا پیر دمڑیا خلیفہ باغ

کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ اسمیں اسلام پور کا ذکر ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے قیام ملاچک سے قبل یہ علاقہ جنگلات سے پُر تھا۔ آج جس جگہ حضرت شہباز محمدؒ کا آستانہ منورہ ہے۔ اس جگہ املی کا بہت بڑا درخت تھا۔ جس کے سایہ میں نرمل ناتھ جوگی رہا کرتا تھا۔ آج بھی ایک املی کا بڑا درخت شاہی مسجد ملاچک کی پشت پر موجود ہے۔

حضرت شہباز محمدؒ جب بھاگلپور تشریف لائے تو نرمل ناتھ جوگی آپ سے مقابلہ کیلئے اٹھ کھڑا ہوا حضرت مولانا شہباز محمد کو اقامت پذیر ہونے سے روکنا چاہا تھا۔ نرمل ناتھ جوگی مع چیلوں کے اس املی کے درخت کے سایہ میں رہتا تھا جو آستانہ مبارک کے اندر پچھم اُتر کونہ پر موجود تھا حضرت حضرت شہباز محمدؒ نے اپنی جلالی نگاہ جیوں ہی اس املی کے درخت پر ڈالی درخت میں آگ لگ گئی۔ نرمل ناتھ جوگی مع چیلوں کے بھاگنے پر مجبور ہوا یہاں تک کہ درخت خاکستر ہو گیا۔ آج آپ کا آستانہ مبارک اسی جگہ پر موجود ہے۔ موسم سرما میں آج بھی آستانہ کے اندر اتر پچھم کونہ والی گنبد کے نزدیک کی زمین میں کچھ حرارت محسوس کی جاتی ہے۔ راقم نے جاڑے کے موسم میں آستانہ کے اندر حضرت کے جلال سے جلے ہوئے اس درخت کی جگہ پر کچھ گرمی کا احساس کیا ہے۔ درخت خاکستر ہونے کے بعد نرمل ناتھ وہاں سے فرار ہو گیا۔ حضرتؒ نے اس علاقہ پر اپنا تسلط قائم کیا اور بود و باش اختیار کی۔

حضرت مولانا شہباز رحؒ نے سب سے پہلے پھوس کی رہائش گاہ، پھوس
کی ایک مسجد اور پھوس کا مدرسہ بنوایا۔ حضرت بھاگلپور ۹۸۶ھ میں تشریف
لائے تھے اور مدرسہ، رہائش گاہ اور مسجد کی بنیاد اسی زمانے میں ڈالی تھی۔
ملا چک میں آپ نے جس مدرسہ کی بنیاد ڈالی وہ جامعہ شہبازیہ یا مدرسہ
شہبازیہ کے نام سے سارے ہندوستان میں شہرت یافتہ تھی۔ ملک اور
بیرون ملک کے طلبا اس مدرسے سے استفادہ کرتے تھے۔ اس مدرسہ میں انسانوں
کے علاوہ جنات بھی پڑھتے تھے۔ واقعہ مشہور ہے کہ ایک دن حضرت شہباز
محمد قدس سرہٗ نے مدرسہ کے ایک طالب علم کو وضو کیلئے پانی لانے کو کہا۔ وہ طالبعلم
رسی اور پانی بھرنیکا ظرف لیکر کنوئیں پر گیا لیکن رسی چھوٹی ہو گئی جسکی وجہ سے
پانی نہ بھر سکے۔ طالب علم واپس آکر حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی خدمت میں
حاضر ہونا چاہتا تھا کہ مدرسہ کے دوسرے طالب علم نے پوچھا کہ آپ پانی بھر کر
نہیں لائے؟ پہلے طالب علم نے جواب دیا رسّی چھوٹی ہو گئی جسکی وجہ سے پانی
لانے سے معذور رہا۔ دوسرا طالب علم فوراً ظرف لیکر گیا اور بغیر رسّی کے پانی
کنواں سے بھر کر حضرتؒ (استاذ محترم) کی خدمت میں وضو کیلئے لایا۔ اس
واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مدرسہ میں بہت سارے جنات طالب علم بھی تھے جو آپ
کے مدرسہ میں طلب علم کیلئے حاضر رہتے تھے۔ اسی طرح کئی واقعات جناتوں
کے اور بھی ہیں جو آپ سے منسلک ہیں۔ جس جگہ آپ نے اپنی رہائش گاہ
بنایا تھا وہ جگہ آج بھی بڑا محل کے نام سے مشہور ہے۔ اسی جگہ آپ نے

مدرسہ بھی بنوایا اور اسی کے قریب مسجد کی بھی بنیاد ڈالی تھی۔ اس لئے پرانی گدی وہیں پر ہے۔ بعدہٗ آپ نے رہائش گاہ اور مدرسہ کو پختہ بنوایا۔ جسکے کھنڈرات موجود ہیں اسی بڑا محل سے قریب آپ کا حجرہ تھا جہاں آپ عبادت و ریاضت کیا کرتے تھے۔ اسی حجرہ میں آپنے ملا عبدالسلام کو اپنے ساتھ رکھکر چالیس دنوں میں ولی بنایا تھا۔ یہ حجرہ غوث رضؓ (تبرکات خانہ) کے نام سے مشہور ہے۔ بڑے پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضؓ کا موئے مبارک اسی حجرہ (تبرکات خانہ) میں محفوظ ہے۔ وہ علاقہ آج بھی آپ کی نسبت سے بڑا محل کے نام سے عوام میں مشہور ہے۔

ملا عبدالسلام بن شہباز محمدؒ خانقاہ شہبازیہ کے اول سجادہ نشین تھے اور مولانا اشرف عالم گیارہویں سجادہ نشین تھے۔ عبدالسلام سے لیکر اشرف عالم تک سبھی صاحب سجادہ اسی پرانی گدی پر جلوہ افروز رہے۔

واقعہ مشہور ہیکہ ایک دن آپ بیت الخلاء میں تھے۔ اور قریب میں ایک پاسی تاڑ کے درخت پر تاڑی اتارنے کیلئے چڑھ گیا۔ آپنے جب نگاہ اوپر اٹھائی تو آپ کو جلال آگیا اور سارے برتن جو درخت پر تاڑی چلانے کیلئے لگائے گئے تھے خون سے بھر گئے۔ آج بھی اس علاقہ میں تاڑ کے درخت سے تاڑی نہیں چلائے جاتے کیونکہ برتن (لبنی) خون سے بھر جاتے ہیں۔ مولانا شہباز ۷۴ برس تک بھاگلپور میں بقید حیات رہے اور اسلام کی اشاعت کرتے رہے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظہور میں آئیں۔ بلکہ آپ کرامات

کے مرکز تھے۔

آپ کا ایک مرید جنگل سے سفر کر رہا تھا۔ راستہ میں ایک شیر کو آتے دیکھا۔ مرید خوف زدہ ہو گیا۔ مدد کیلئے آپ کو یاد کیا۔ آپ اس وقت ملا چک میں وضو فرما رہے تھے۔ اٹھے اور جلال میں ایک پانی کا بھرا گھڑا اٹھا کر زمین پر ٹپک دیا۔ وہ پانی کا بھرا گھڑا ادھر جنگل میں شیر کے سر پر جا گرا اور شیر چیختا ہوا بھاگ گیا۔ آپکے مرید باحفاظت اپنے منزل پر پہونچے۔

حضرت مولانا شاہ عالم برادر عزیز حضرت مولانا اشرف عالم گیارہویں سجادہ نشیں خانقاہ شہبازیہ ملا چک نے تحریر فرمایا ہیکہ ایک مرتبہ حضرت شہباز محمدؒ نے ایک لکیر زمین پر کھینچ دی تھی اور مدرسہ کے تمام طلباء اور مریدوں کو اس لکیر کو پار کر جانیکا حکم دیا تھا۔ جو اس لکیر کو پار کر گئے ان کا سینہ علم سے لبریز ہو گیا اور اولیاء کاملین بن گئے۔

حضرت شہباز محمد علم و فضل میں ایک سمندر تھے۔ مفتی شوکت علی فہمی نے ہندو پاکستان کے اولیاء میں لکھا ہیکہ حضرت شہباز محمد رحمۃ نے پانچ سو کتابیں اپنے دست مبارک سے نقل فرمایا تھا۔ ایک دفعہ ایک طالب علم کو کتاب الشفاء اور اشارات کا درس دے رہے تھے لیکن ایک مقام پر طالب علم کو حضرت شہباز محمدؒ کے بتائے ہوئے مطلب پر شبہ ہو رہا تھا اسی وقت ایک شخص مولانا شہباز محمدؒ کے پاس آئے۔ مولانا شہباز نے اس طالب علم سے کہا کہ ان سے معلوم کر لو۔ اس شخص نے بھی وہی

مطلب بتائے جو مولانا شہباز محمدؒ نے بتایا تھا۔ پھر نام پوچھنے پر نو وارد نے اپنا نام بو علی سینا بتایا اور غائب ہو گئے اس واقعہ سے حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے علم و فضل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کس قدر علم و فضل میں بلند و بالا مقام رکھتے تھے۔

حضرت مولانا شہباز محمد نے جب نرمل ناتھ جوگی کو شکست دیا اور وہ بھاگنے پر مجبور ہو گیا آپ اپنی پھوس کی رہائش گاہ بنوا کر ملا چک میں مقیم ہو گئے۔ اس وقت بھاگلپور میں حضرت پیرن شاہ بندگی حیات میں تھے۔ جنہوں نے اسانند جوگی پر فتح پائی اور اسانند پور بھاگلپور میں اقامت پذیر ہوئے۔ حضرت پیرن شاہ بندگیؒ نے اپنے مرید خادم کو ایک کٹورہ پانی دیکر مولانا شہباز محمد کی خدمت میں بھیجا تھا۔ جب وہ مرید خادم حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی خدمت میں پہونچا تو آپ نے اس پانی سے بھرے کٹورا میں ایک پھول ڈالکر اس خادم کو حضرت پیرن شاہ بندگی کی خدمت میں واپس کیا تھا۔ حضرت پیرن شاہ بندگی مسکرائے اور کہا کہ حضرت شہباز محمدؒ واقعی پھول ہیں۔ مطلب یہ تھا کہ پانی سے بھرا کٹورہ بھاگلپور کو روحانیت سے بھرا اشارہ کر رہا تھا اسمیں اور پانی کی گنجائش نہیں تھی لیکن مولانا شہباز محمد کا یہ جواب تھا کہ بھاگلپور روحانیت سے پُر ہے لیکن ایک پھول اسکی خوبصورتی کو دوچند کرتا ہے۔ اس واقعہ سے مولانا شہباز محمدؒ بھاگلپوری کی عظمت کا پتہ چلتا ہے حضرت پیرن شاہ بندگی کے وہ خادم آج بھی حضرت ہت کٹورہ پیر کے نام

سے بھاگلپور میں مشہور ہیں اور انکی قبر ناتھ نگر سلک انسٹی چیوٹ کے پہلو میں ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ ایک بلند پایہ بزرگ اور روحانی پیشوا تھے۔ آپکی تعلیم قرآن اور حدیث کی ہوتی تھی۔ سنت کی پیروی کرتے ہوئے آپ کبھی چارپائی پر نہ سوئے اور صراحی کا لفظ اپنی زبان پر لایا کیونکہ صراحی شراب کیلئے مستعمل ہوتی ہے۔ اکثر آپ طلباء اور مریدین کو بھی سنت پر سختی سے کاربند ہونیکی تاکید فرماتے تھے یہی وجہ ہیکہ آپ نے اپنی کتاب ستین شریف میں ساٹھ احادیث کو قلمبند کیا تھا۔ جو راقم شہبازی کی کتابت میں موجود ہے اور جسکی شرح آپکے نواسہ حضرت مولانا احسن اللہ نے آپکے وصال کے پانچ سال (۱۰۵۰ تا ۱۰۵۵ھ) کے اندر لکھی ہے۔ آپکے خلیفہ حضرت مولانا خواجہ علی کا بیان ہیکہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے ان احادیث (ستین شریف) کو عالم مراقبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق کی تھی جسکی شہادت شرح ستین شریف قلمی کے دیباچہ سے ملتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پتھر مارنے والوں کیلئے دعائیں فرماتے تھے۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ بھی اپنے دشمنوں کو رنجیدہ نہیں کرتے بلکہ محبت رکھتے تھے۔ اور ان کے حق میں دعائیں فرماتے تھے۔ اس لئے آپکو محی السنۃ ماحی البدعۃ کہا جاتا ہے۔ قصہ مشہور ہے کہ آپ کا ایک دشمن گدا کافی عرصہ سے آپ کے لئے دعائے سیفی میں مصروف تھا۔ ناگہاں آپ حقہ نوش فرما رہے تھے یکایک حقہ میں شگاف پیدا ہوگیا۔ یہ دیکھ آپ کے

خلفاء نے اسکی وجہ پوچھی۔ آپ نے جواب دیا کہ مدت سے ایک گڈا میرے لئے دعائے سیفی پڑھ رہا تھا۔ میں نے یہ بہتر نہیں سمجھا کہ انکی محنت ضائع ہو۔ اس لئے اسکے اثر کو حقہ کی لے پر لے لیا تاکہ اسکی محنت کارآمد رہے اور وہ رنجیدہ خاطر بھی نہ ہو۔

آپ سے حضرت مجدد الف ثانی پندرہ سال کے چھوٹے تھے۔ انہوں نے آپکے بارے میں مکتوبات شریف صفحہ ۳۷، دفتر دوم مکتوب ۲۴۳ میں لکھا ہے۔

"اب کوئی شہباز ہونا چاہیئے جو سنت کی امداد کرے اور بدعت کو شکست دے"

اس بیان کی روشنی میں یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ کا کوئی کام سنت کے خلاف نہیں ہوتا تھا اور آپ تاعمر سنت پر عمل کرتے رہے اور یہی تعلیم آپ اپنے مدرسہ میں طلباء اور مریدین کو دیتے تھے۔ آپ نے اشاعت اسلام کا کام اپنے خلفاء کو ہندوستان کے طول و عرض میں بھیج کر کی خصوصاً بہار و بنگال کو آپ نے اسلام کی روشنی سے منور اور مالا مال کیا۔ آپ نے اپنے چھوٹے فرزند حضرت مولانا صفی کو سیالکوٹ کی ولایت، حضرت ابو البرکات محمد فائض کو نمنوہیہ کی ولایت، حضرت شاہ ارزانی کو پٹنہ کی ولایت، حضرت خواجہ علی کو تیگھڑہ کی ولایت، حضرت مہر علی (خانوادۂ غوث پاک) کو بردوان کی ولایت، حضرت قطب شاہ کو پنڈوہ شریف کی ولایت، حضرت مُنا محی الدین

کو پورینی کی ولایت اور حضرت دیوان سید راجہ کو میدنی پور بنگال کی ولایت دیگر اشاعت اسلام اور فروغ فرض وسنت کیلئے بھیجا۔ آپکی خدمات کو بھلایا نہیں جا سکتا ہے۔ آپ نے مریدوں، خاندان کے افراد اور خلفاء کا ایک جال اس ملک میں بچھا دیا تھا۔ جنکے ذمہ فروغ اسلام کا کام تھا۔ آج بھی ملک کے گوشہ گوشہ میں حضرت مولانا کے مریدین اور خلفاء کے مزارات مرکز روحانیت بنے ہوئے ہیں۔

مولانا شہباز کسی کو مرید کرنے کے قبل اسکے کردار کا اندازہ لگا لیتے تھے۔ جو مرید ہونے کے قابل ہوتا تھا اسے مرید کرتے تھے۔ ورنہ اسے کہتے تھے کہ اپنے کو شریعت میں پہلے ڈھال لو تب مرید ہونا۔ اس لئے مرید ہونے والے شریعت کے ارکان پر کاربند ہو کر آتے تھے آپکو اپنے پیر و مرشد سے چودہ سلسلوں میں مرید کرنے کی اجازت حاصل تھی۔ اور جس سلسلہ میں چاہتا تھا اسی سلسلہ میں آپ سے مرید ہوتا تھا۔ وہ مشہور سلسلے جنہیں آپ لوگوں کو شرف بیعت سے سرفراز کرتے رہے ہیں۔ قادریہ، چشتیہ، اویسیہ، فردنیہ، شطاریہ، طیفوریہ، سہروردیہ، فردوسیہ، مداریہ، اور نقشبندیہ وغیرہ

آپکے خلیفہ حضرت باب اللہ چشتی نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت شہباز محمدؒ نے ۱۲ گھنٹہ کے مراقبہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تفتیش کر کے مشکوٰۃ المصابیح کی تصحیح فرمائی تھی۔ چونکہ مشکوٰۃ المصابیح کے

کئی نسخوں میں مختلف عبارت لکھی ہوئی تھی کسی نسخہ میں التقوی من الایمان اور کسی نسخہ میں التقوی الحیا ر لکھا تھا جسکے تحت بحث ومباحثہ ہوتا رہا تھا لیکن حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے مراقبہ کر کے پوری کتاب مشکوٰۃ المصابیح کو درست فرما دیا۔ اور اسی مراقبہ میں شہباز محمدؒ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری شریعت عطا فرمائی تھی۔

حضرت مولانا شاہ عالم بن حضرت مولانا عابد ثانی عرف شاہ نوری کے ذیل کے شعر سے اسکی تصدیق ہوتی ہے

شریعت کی انگوٹھی دی نبیؐ نے ایسے سلطاں کو پتہ کہ جسکے ملک ہے زیر نگیں رشد و ہدایت کا

اس سے آپکی جلالت علمی اور رفعت روحانی کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت شیخ احمد اللہ پنجابیؒ نے اپنی فارسی قلمی کتاب (جو تصوف پر مشتمل ہے) میں آپکو مندرجہ ذیل القاب سے مخاطب کیا ہے۔

"افصح المفسرین واکمل المحدثین قائم مقام حجت اللہ نائب جناب رسول اللہ قطب الاقطاب غوث الاسلام ہادی سبیل طریقت معین صراط معرفت حضرت مولانا شہباز محمد دیوری قدس اللہ سرہ العزیز"

مندرجہ بالا القاب سے آپکی سیرت و شخصیت پر روشنی پڑتی ہے واضح ہو کہ یہ قلمی نسخہ حضرت مولانا شاہ نجیب اللہ شہبازیؒ کے حکم پر انکے مرید خاص حضرت مولانا احمد اللہ پنجابی نے ۱۲۵۳ھ میں لکھا تھا۔ اصل فارسی قلمی نسخہ سید خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں اور عکس راقم کے پاس ہے۔

حضرت مولانا شہاب الدین احمد کے بیان کے مطابق آپ متاخرین میں افضل، علم منطق و علم حدیث کے جامع، علم فقہ و علم فلسفہ پر حاوی، انبیاء کے وارث، علامہ اور ناصح المسلمین تھے۔ اس روشنی میں آپکی سیرت و شخصیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آپ اپنے وقت کے بلند عالم اور مبلغ تھے۔ آپ میں روحانیت کی مقناطیسی کشش تھی۔ آپکے قریب جو رہتا تھا آپ کا اثر قبول کر لیتا تھا اور اسکے لئے عرفان اور معرفت کے دروازے کھل جاتے تھے۔ یہ بات مشاہدہ میں آچکی ہے کہ آپکے روضہ پر کچھ دیر خلوص کیساتھ درود شریف پڑھنے سے آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے۔

حضرت شہباز محمدؒ منفرد شخصیت کے مالک تھے۔ آپ بلند پایہ صوفی، عالم باعمل، محدث، محقق، فقیہہ، منطقی، فلسفی اور خطاط بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو ایک دردمند دل عطا کیا تھا۔ ایک واقعہ ہیکہ کسی شخص کو ایک دن ایک سرکاری پیادہ سر پہ گٹھڑ رکھ کر پیٹتا ہوا لے جا رہا تھا۔ حضرت شہباز محمدؒ اس وقت طلبہ کو مدرسہ میں درس دے رہے تھے۔ آپ نے اپنے خلیفہ سے فرمایا کہ یہ شخص جسکو مار لگ رہی ہے اپنے وقت کا قطب ہے۔ اگر وہ چاہے تو بحکم خدا زمین و آسمان کو ہلا ڈالے لیکن اسکے صبر و تحمل کا یہ حال ہیکہ اُف تک نہیں کر رہا ہے آپ نے اس وقت فرمایا کہ قطب کا مرتبہ بغیر صبر و تحمل کے نصیب نہیں ہوتا۔

آپ بہت نرم دل بھی تھے لیکن جب آپ میں جلال آجاتا تھا تو

حیرت انگیز واقعات رونما ہوتے تھے۔ اسی طرح ایک واقعہ ہیکہ مولانا شہباز محمدؒ نے اپنے خادم کو کتابیں لانے کیلئے محلہ شیخ پورہ (کجریلی) بھیجا تھا۔ اس محلہ میں بہت سارے عالم اقامت پذیر تھے۔ لیکن آپکے خادم کو وہاں کے عالموں نے کتاب دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ شہباز اس کتاب کو کیا سمجھ سکتے ہیں؟ خادم نے واپس آکر آپ سے سارا حال بتایا تھا۔ آپ اس وقت بیگن کے پودے کی نکونی کر رہے تھے۔ یہ سن کر آپ کا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا اور جلال کے عالم میں بیگن کے پودے کو نوچ کر پھینکنا شروع کیا۔ خادم نے کہا یا حضرت یہ کیا کر رہے ہیں؟ شہباز محمدؒ نے فرمایا کہ شیخپورہ کی جڑ اکھاڑ رہا ہوں۔ پھر ایسا ہوا کہ محلہ شیخ پورہ اجڑ گیا اور ہنوز اجڑا ہوا ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی پرواز عرش تک تھی۔ اور لکھنے والوں نے آپ کو "شہباز عرش پرواز" جیسے بلند و بالا القاب سے تعبیر کیا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

شہباز ے است کہ تا عرش کند پروازے

(ہند و پاکستان کے اولیاء)

اور بوعلی شاہ قلندر پانی پتی نے عالم وجد میں فرمایا تھا:-

"ہماں شہباز است کہ بر کنگرۂ عرش پرواز می کند"

(سعید الکلام)

مولانا فائق شہبازی کا مصرعہ بھی ملاحظہ ہو:

وہ یہاں لیٹا ہے جسکی عرش تک پرواز ہے"

مولانا اشتیاق عالم دلی عہد خانقاہ عالیہ شہبازیہ ملاچک نے بیان فرمایا کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی پرواز عرش تک ہوتی تھی۔ حکایت ہیکہ ایک روز حضرت شہباز محمدؒ کے صاحبزادہ ملا عبدالسلام بضد ہو گئے کہ میں بھی ساتھ جاؤں گا۔ مولانا شہباز محمدؒ اپنے فرزند ملّا عبدالسلام کو ایک مراقبہ میں اپنے ساتھ حجرہ میں رکھا ایک بہت بڑا انار ملا عبدالسّلام اپنے ساتھ لیکر حجرہ سے باہر آئے۔ اس انار کو یہاں کھایا گیا اس واقعہ سے حضرت شہباز محمدؒ کے مقام کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو کس قدر روحانی طاقت سے نوازا تھا۔

آپ کا دربار غریبوں، امیروں اور بادشاہوں کیلئے یکساں تھا ہر کسی کو آپکی خدمت میں آنیکی اجازت تھی۔ شہزادہ خرم بن جہانگیر بادشاہ نے آپکی خدمت میں حاضری دی تھی اور مولانا شہباز محمدؒ سے بادشاہ بننے کیلئے دعا کی درخواست کی تھی لیکن مولانا محمدؒ نے شہزادہ خرم کو بیٹھنے کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ تمہارا دامن حد شرعی سے باہر ہے۔ اس لئے جب تک کہ بڑھے ہوئے دامن کو چاک نہ کرو گے میرے قریب نہ رہنا۔ شہزادہ خرم نے اسی وقت اپنے بڑھے ہوئے دامن کو چاک کرڈالا۔ مولانا شہباز محمدؒ نے اس چاک کئے ہوئے دامن سے مدرسہ کے طلبہ کو ٹوپی بنوانیکا حکم دیا۔ یہ اشارہ شہزادہ خرم کیلئے کافی تھا کہ مولانا شہباز محمدؒ نے ہندوستان کی بادشاہت کا تاج شہزادہ خرم کو پہنا دیا اور یہ سچ

ہے کہ بعدہٗ شہزادہ خرم اپنے بھائی شہزادہ شہریار پر غالب آیا اور ہندوستان کا شہنشاہ بن گیا۔ بادشاہ شاہجہاں کو مولانا شہباز محمدؒ سے کافی عقیدت رہی اور اس سلسلے میں بادشاہ شاہجہاں نے کچھ جاگیر کی سند مولانا شہباز محمدؒ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ لیکن مولانا شہباز محمدؒ نے اسے قبول نہیں کیا اور اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ آگ جلاؤ اور مولانا شہباز محمد نے شاہجہاں کے بھیجے ہوئے جاگیر کے پروانہ کو آگ میں ڈال دیا پھر تمام مجمع سے کہا کہ شاہجہاں کو کہہ دینا کہ اللہ والے کو جاگیر کی کیا ضرورت اور واقعہ مشہور ہے کہ مولانا شہبازؒ نے کلوخ کے ایک مٹی کے ڈھیلے سے پوری دیوار سونے کی بنا دیا تھا۔ آپ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجھ میں اور میرے اہل خاندان میں ایسی لازوال روحانی طاقت دے جسے کوئی بجور جیسی نہ کر سکے۔ "تذکرہ صادقہ" میں لکھا ہے کہ مولانا شہباز محمدؒ نے وصال سے پہلے النسخہ "مشکوٰۃ المصابیح" کا درس دیا تھا۔ واضح ہو کہ یہ نسخہ کتب خانہ شہبازیہ ملاچک میں موجود ہے۔ حضرت مولانا شہباز محمد کا وصال ملاچک میں بروز جمعہ ۱۲ صفر ۱۰۵۰ھ میں آپکی رہائش گاہ بڑا محل میں ہوا اور آپ اسی مقام پر مدفون ہوئے جہاں درخت کے نیچے نرمل ناتھ مع چیلوں کے رہتا تھا اور حضرت کی جلالی نگاہ سے وہ درخت خاکستر ہو گیا تھا۔

اکثر آپ کے دربار میں جوگیوں کی آمد ہوتی رہتی تھی اور جوگی

آپکی جلالت روحانی اور اثرات اخلاقی سے متاثر ہوکر اسلام قبول کر لیتے تھے۔ آج بھی بھاگلپور شہر میں محلہ "جوگسر" موجود ہے جو اس زمانہ میں "جوگی شہر" کہلاتا تھا۔ اور جوگیوں کی آبادی پر مشتمل تھا۔

ایک جوگی کے تالاب میں تحلیل ہوجانیکا واقعہ آج بھی مشہور ہے جس پر آپ غالب ہوئے تھے اور جوگی آپ کے دست پاک پر ایمان لے آیا تھا۔ دوسرے جوگی کا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز املی کی شاخ کو جھکا کر آپ اسکی پتیاں اپنی بکریوں کو کھلا رہے تھے۔ کہ جوگی آیا اور آپ سے استفسار کے بعد اس جھکی ہوئی شاخ کو پکڑا اور بلندی تک چلا گیا۔ جب وہ نیچے آیا تو آپ کے قدموں پر گر پڑا اور مشرف بہ اسلام ہوا۔

ایک جوگی آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور قوت پرواز کا دعویٰ کیا اور اس دعویٰ کے ثبوت میں اس نے ایک سیب حضرت شہباز محمدؒ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ مسکرائے اور اس جوگی سے فرمایا کہ اس سیب کا جوڑا پیش کرو۔ جوگی نے پرواز کی لیکن تہی دست حاضر ہوا اور معذرت چاہی۔ جہاں سے اس نے یہ سیب لاکر آپکو پیش کیا تھا وہاں کی تمام کھڑکیاں بند ہوگئیں تھیں۔ اس لئے کہ جوگی کی پرواز سے قبل ہی حضرت شہباز محمدؒ نے کھلی ہوئی ان تمام کھڑکیوں کو بند کردیا جس سے سیب کی

ڈالیاں باہر لٹکی ہوئی تھیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جوگی کو نامراد واپس ہونا پڑا۔ آپ نے جوگی سے فرمایا پھر جاؤ جب جوگی نے پرواز کی تو دیکھا کہ وہاں شہباز محمدؒ اس بند کھڑکیوں کو کھول رہے ہیں۔ جوگی فوراً واپس آیا اور قدموں پر گر پڑا اور آپکے ہاتھوں پر ایمان لے آیا۔ الغرض بہت سارے جوگیوں نے آپکے دست پاک پر ایمان لایا تھا۔ آج بھی جوگی شہر المعروف بہ "جوگسر" میں ایک مسجد اور مختصر مسلمانوں کی آبادی اس بات کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔

مورخین نے لکھا ہیکہ حضرت شہباز محمدؒ جاڑوں کے موسم اور ضعیفی کے عالم میں بھی صرف ایک ہی لباس پر اکتفا کرتے تھے۔ چونکہ ذکر الٰہی کی حرارت اتنی ہوتی تھی کہ جاڑوں کا احساس تک نہیں ہوتا تھا۔ اور ایک ہی لباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا نمونہ ہے۔ جسپر آپؒ تاحیات عامل رہے۔ آپ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بڑے بڑے صوفیائے کرام کے نقش قدم پر گامزن رہے۔ آپ ہفتہ میں صرف ایک بار کھانا تناول فرماتے تھے اور کبھی کبھی کسی کے اصرار پر ہفتہ میں دو بار طعام فرماتے باقی دنوں میں آپ روزے رکھتے تھے۔ ساتھ ساتھ درس تدریس اور عبادات و ریاضت میں بھی مصروف رہتے تھے۔ آپنے اشاعت اسلام کا بہت بڑا کام انجام دیا اور آپکے خلفاء و مریدین نے اس مشن کو بہت فروغ دیا۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے مقبرہ کو چار برجوں اور دالان کے ساتھ مرزا محمد مقیم منصب دار بادشاہی نے تعمیر کرایا تھا۔ جیسا کہ مرأۃ الکونین اور ایک فارسی تحریر (کتب خانہ خلیفہ باغ) میں موجود ہے۔ باہر کے دالان اور حوض کو بہار کے صوبہ دار مرزا ابراہیم حسین خاں نے سجادہ نشین کی نشست گاہ اور تدریس کیلئے بنوایا تھا۔ واضح ہو کہ مرزا محمد مقیم، حضرت شہباز محمدؒ کی دعا سے پیدا ہوا تھا۔ مرزا محمد مقیم اس تاجر کا بیٹا تھا جس کا جہاز حضرت شہباز محمدؒ کی دعاء سے غرق ہونے سے بچ گیا تھا۔ ضعیفی میں اس تاجر کو حضرت شہباز محمدؒ نے دو بیگن عنایت کئے اور تاجر اور تاجر کی اہلیہ کو کھانے کا حکم دیا تھا اور کہا تھا کہ جو لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام مقیم رکھنا۔ میں مسافر ہوں اس واقعہ کے چھ ماہ بعد ہی حضرت شہباز محمدؒ کا وصال ہوگیا۔ اسی مقیم نے آپکے آستانہ مبارک کو پختہ تعمیر کرا دیا تھا۔

حضرت شہباز محمدؒ کے وصال کو آج ۳۷۳ سال گذر رہے ہیں۔ لیکن آپکے آستانہ پر حاجت مندوں کی حاضری ہوتی رہتی ہے اور دلی مراد سے دامن بھرتے ہیں۔ فرخ سیر بادشاہ، شہزادہ عظیم الشان، رستم قندھاری، صوبہ دار بہار، شاہ شجاع اور کئی نوابان ملک اس آستانہ پر حاضر ہوئے اور اپنے دل کی مراد سے مالا مال ہوئے۔ واضح ہو کہ فرخ سیر کے نام پر "فرخ آباد"، شہزادہ عظیم الشان کے نام پر "عظیم آباد"

اور شاہ شجاع کے نام پر "شجاع گنج"، "شجاع پور" ہندوستان میں شہر اور علاقے مشہور ہیں۔ راقم بھی آپکے مزار شریف پر اکثر حاضر ہوتا ہے اور آپکی دعا کا خواستگار ہے۔

نوابان ڈھاکہ (جہانگیر آباد) کو بھی آپ سے والہانہ عقیدت اور محبت تھی اور بوقت عرس پاک آستانۂ عالیہ شہبازیہ پر وہ لوگ حاضری دیتے تھے۔ نوابان ڈھاکہ (جہانگیر آباد) کے خطوط بنام اشرف عالم گیارہویں سجادہ نشین آستانۂ عالیہ شہبازیہ مُلاچک کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہیکہ جناب احسن اللہ، جناب عتیق اللہ، جناب رحمت اللہ جناب وزیر علی، جناب خواجہ نجم الدین، جناب خواجہ نظام الدین، جناب خواجہ رحیم اللہ، جناب خواجہ مجید بخت، اور جناب خواجہ ناظم الدین، (جنگ آزادی کے سیاسی رہنما) وغیرہ نے حضرت مولانا شہباز محمد رح کے آستانۂ مبارک پر حاضری دی تھی۔ اور خانوادۂ شہباز محمد رح کے انتہائی عقیدت مندوں میں تھے۔ ان میں سے بعض مرید بھی تھے۔

واضح ہو کہ جمہوری ہندوستان کے نامور سیاست داں اور ریاست بہار کے گورنر جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نے بھی آپ کے مزار شریف پر ۱۹۶۲ء میں حاضری دی تھی۔ یہ بات صحیح ہیکہ جناب ڈاکٹر ذاکر حسین کو اہل علم اور بزرگوں سے بیحد عقیدت تھی۔ آپ جمہوری ہندوستان کے نائب صدر اور پھر بعد میں صدر ہوئے۔ جناب ڈاکٹر

ذاکرحسین دو مرتبہ اس آستانہ مبارک پر حاضر ہوئے۔ موجودہ دور میں ریاست بہار کے گورنر جناب اخلاق الرحمٰن قدوائی بھی آپکے مزار شریف پر حاضر ہوئے ہیں۔ الغرض جمہوری ہندوستان کے بیشتر سیاسی رہنماؤں نے آپکے آستانہ مبارک پر حاضری دی ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

یہ حقیقت ہیکہ حضرت مخدوم مولانا شہباز محمدؒ نے تصوف اور طریقت کی جس نہر کو اپنی حیات میں بھاگلپور سے جاری کیا۔ اسکی تلاطم خیز فیوض و برکات کی لہریں آپکی وفات کے بعد آج بھی موجزن ہیں۔ اس نہر کے پانی کو وقت کی تند ہواؤں اور آندھیوں نے بھی متغیر نہ کیا۔ مولانا موصوف کے اس چشمہ کے فیوض و برکات کے پانی سے متواتر اہل ملک سیراب ہوتے رہے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ اس نہر کی شاخیں ڈھاکہ سے سیالکوٹ تک پھیلی ہوئی تھیں اور آج بھی پھیلی ہوئی ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس نہر کا ایک جال اس ملک میں بچھا ہوا ہے۔ جسکی مختلف شاخیں مختلف شعبوں میں منقسم ہیں۔ ملک کے مختلف علاقوں، خطوں، قصبوں، شہروں، اور ریاستوں کے عوام و خواص نے اس نہر کی شاخوں اور شعبوں کے فیوض و برکات کے پانی سے اپنی تشنگی کو فرو کیا اور فرو کر رہے ہیں۔

واقعی حضرت مولانا شہباز محمدؒ روحانیت کے کوہ نور ہیرا ہیں۔

جسکی ہیت بدل جانے (آپکے وصال) کے بعد بھی اسکی چمک اور تابناکی میں کمی نہیں آئی ہے۔ بلکہ آج بھی آپکے مزار شریف پر جو حاضر ہوتے ہیں۔ روشن اور کامیاب بنکر لوٹتے ہیں۔ یہ تین ثبوت ہیکہ ہر شب و روز آپکے مرقد انور پر زائرین کا تانتا بنا رہتا ہے اور فیوض و برکات حاصل کرنے والوں کا ایک میلہ لگا ہوتا ہے۔

حضرتؒ کی خوشنودی اور حضوری کا طریقہ

راقم کو سید خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں ایک قدیم فارسی قلمی نسخہ ملا۔ جسکی محمد باقر بن محمد تقیؒ نے تالیف کی ہے[1] اسکے اختتام پر مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہوئی ہے۔

"اگر خواہد کہ برای زیارت حضرت مولانا شہباز محمدؒ برود خواہد کہ حضوری حاصل گردد، چشم بند کردہ ایستادہ خود اول الحمد بعدہ یٰسین بعدہ چہار قل بعد آیۃ الکرسی بعدہ درود بخواند این نقل از مولانا محمد عابد شہبازی است"

[1] الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و آلہ الطاہرین اما بعد چنیں گوید احقر العباد الی اللہ الغنی محمد باقر بن محمد تقی عفی اللہ عنہ ایں رسالہ الیست در بیان آنچہ از احادیث معتبرہ اہل رسالت صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین"

یہ عبارت دیباچہ سے نقل کیا گیا۔

مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی خوشنودی اور حضوری چاہے تو آپکے مزار شریف پر اس طرح فاتحہ خوانی کرے۔ یہ بیان حضرت مولانا محمد عابد شہبازی رحؒ (ساتویں سجادہ نشین ملاچک) کی جانب سے نقل ہوا ہے۔ واضح ہو کہ اس قلمی نسخہ میں مذہب امامیہ کے بارے میں لکھا ہے اور اماموں کے اذکار ہیں۔ نسخہ جابجا کرم خوردہ اور کاغذ بدبوسی ہے۔

فاتحہ سہ منی کا بیان

حضرت مخدومنا و مولانا شہباز محمدؒ کے وصال کے بعد خانقاہ شہبازیہ ملاچک میں "فاتحہ سہ منی" کا اہتمام کیا جاتا تھا اور آج بھی کیا جاتا ہے۔ حضرت مولانا محترم دین مولانا منتظم بن مولانا غلام امام بن عاجل بن مولانا عاقل بن مولانا عاصم سیالکوٹی بن مولانا شہباز محمدؒ نے "قلمی" "رسالہ تذکرہ حالات خاندان شہبازی" میں فاتحہ سہ منی کا ذکر کیا ہے۔ یہ قلمی نسخہ سید خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں موجود ہے اور راقم کی نظر سے گذرا ہے۔ یہ فاتحہ حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی رحؒ حضرت شرف الدین مخدوم الملک بن یحیٰی منیریؒ اور حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے نام ہوتا ہے۔ اس فاتحہ کا طریقہ حضرت مولانا محمد نصیرؒ نے بھی قلمی نسخہ "حقیقت مقابر مشائخ بہار" میں اس طرح لکھا ہے جسے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے (پروفیسر زماں صاحب نے کتاب شہباز عرش پرواز کے ضمیمہ میں لکھا ہے)

"طریقہ فاتحہ سہ منی بنام حضرت شاہ شرف الدین بوعلی قلندر بعدہٗ بنام
حضرت شاہ شرف الدین یحییٰ منیری ...... بعد فراغ فاتحہ مذکور بنام شہباز
محمدؒ بترتیب مذکور فاتحہ خوانند سہ منی قبول افتد"
واضح ہو کہ فاتحہ سہ منی ہر سال خاندان شہبازیہ میں ہوتا ہے۔ سید اشتیاق عالم
شہبازی کے بیان کے مطابق اس سہ منی فاتحہ کی شیرنی ہم وزن گوشت میدہ
اور گھی سے تیار کی جاتی ہے۔ اور بعدہٗ فاتحہ لوگ بڑے احترام سے اس
تبرک کو نوش فرماتے ہیں۔ واضح ہو کہ تذکرہ نویس کے حوالے سے پروفیسر زماں
نے کتاب "شہباز عرش پرواز" میں لکھا ہے کہ "کاسۂ شہباز پر شد از دو شرف
یکے شرف بہاری قدس سرہٗ و دیگر شرف پانی پتی قدس سرہٗ"
یعنی حضرت مولانا و مخدومنا شہباز محمدؒ کا پیالہ دو شرف سے لبریز ہے
ایک شرف مخدوم الملک سیدنا شرف الدین احمد بہاریؒ اور دوسرے حضرت
سیدنا شاہ شرف بوعلی قلندر پانی پتیؒ۔ اس لئے حضرت مولانا شہباز محمدؒ
کے اسم گرامی اور متذکرہ بالا دونوں بزرگان کے اسم گرامی کے ساتھ "فاتحہ سہ منی"
کا آغاز خاندان شہبازی میں بدستور آج بھی جاری ہے۔
اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نے
اپنی حیات میں متذکرہ بالا ان دونوں بزرگان دین (مخدوم الملک شرف الدین
بہاری و حضرت بوعلی قلندر پانی پتی) کی قبروں پر حاضری دی ہوگی اور ان
دونوں بزرگان کے روحانی فیض سے فیضیاب ہوئے ہونگے۔ ممکن ہے آپ

حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ کو جاتے یا واپسی کے وقت مختلف بزرگان دین کی قبروں پر حاضری دیتے ہوئے متذکرہ بالا بزرگان دین کی قبروں پر بھی حاضر ہوئے ہوں گے۔ اور اپنے کاسہ کو دو شرف سے لبریز کرنے کے بعد بھاگلپور رونق افروز ہوئے ہونگے

راقم کو ایک فارسی قلمی کتاب کے کچھ بکھرے ہوئے اوراق سید خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں دستیاب ہوئے جسمیں طریقہ فاتحہ حضرت مخدوم شاہ شرف بوعلی قلندر پانی پتی رح اس طرح تحریر ہے۔ جسے راقم ذیل میں رقم کر رہا ھے۔

"طریقۂ فاتحہ حضرت شرف بوعلی قلندر پانی پتی رح۔

درود ده مرتبہ بخواند، الحمد سہ مرتبہ، قل ھو اللہ ده مرتبہ، الم نشرح لک سہ مرتبہ و آیتہ الکرسی یک مرتبہ، قل اعوذ برب الفلق سہ مرتبہ و قل اعوذ برب الناس سہ مرتبہ، قل یا ایھا الکافرون سہ مرتبہ، درود ده مرتبہ خواند برائے ثواب و برائے روح پاک حضرت مخدوم شاہ شرف بوعلی قلندر پانی پتی قدس سرہٗ و برائے ثواب پاک مخدوم مولانا سراج الدین رکعی رح و خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی رح و مخدوم شیخ شرف الدین بن یحیی منیری رح فاتحہ تمام کند۔"

حضرت کے عرس پاک

حضرت شہباز محمد رح کا عرس پاک ہر سال صفر المظفر کے ۱۵، ۱۶ اور ۱۷ تاریخ کو ہوتا ہے۔ اس

موقع پر آستانہ مبارک کے ہر گوشہ کو سجایا جاتا ہے۔ جھاڑ، فانوس، قندیلیں شمعدان اور دیوار گیر سے آستانۂ مبارک کو زینت دی جاتی تھی لیکن موجودہ دور میں بجلی کے قمقموں، ٹیوب لائٹوں، جھالروں اور برقی آرائشوں سے آستانۂ مبارک کو مزین کیا جاتا ہے۔ حضرت مولانا فائق شہبازی نے مندرجہ بالا منظر کو دیکھ کر ذیل کے اشعار قلمبند کیئے تھے۔

واہ کیا پر نور دیکھو روضۂ شہباز ہے ۔ یاں کا ہر ذرہ کہیں خورشید سے ممتاز ہے
نور کی بارش کا اس جا کچھ عجب انداز ہے ۔ دیکھ لے آکر وہ جس کا دیدۂ دل باز ہے

۱۵ رصفر المظفر کو بعد نماز عشاء آستانۂ مبارک کے اندر قرآن خوانی و فاتحہ خوانی ہوتی ہے۔ ۱۶ رصفر المظفر کو علی الصباح مدرسہ شہبازیہ میں قرآن خوانی کی مجلس ہوتی ہے اور بعد فاتحہ خوانی شیرنی تقسیم کی جاتی ہے۔ نماز عصر کے بعد پھول کی چادر و مسہری شاہی مسجد میں تیار کی جاتی ہے۔ جسے مغرب کی نماز یا عشاء کی نماز کے بعد چادر پوشی کی جاتی ہے۔ قرآن خوانی کا سلسلہ بھی چلتا رہتا ہے بعدہ شاہی مسجد کے صحن میں میلادالنبی ؐ کا آغاز ہوتا ہے۔ نعت خوانی اور منقبت خوانی کا دور بھی چلتا ہے بعدہ شیرنی تقسیم کی جاتی ہے۔ ۱۷ رصفر المظفر کو عشاء کی نماز کے بعد فاتحہ خوانی کر کے الوداعی سلام نیز شیرنی تقسیم کر کے عرس پاک کا اختتام ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ آپکا اصل عرس ۱۶ رصفر کو ہر سال ہوتا ہے کیونکہ آپ اسی تاریخ میں واصل بحق ہوئے تھے۔

آپ کی غذا. آپ اکثر روزہ رکھا کرتے اور ہفتہ میں صرف ایک دن کھانا تناول فرماتے تھے۔ لیکن اخیر عمر میں اہل خانہ اور اپنے خلفاء کے بے حد اصرار پر ہفتہ میں دو دن کھانا تناول فرمانے لگے تھے حضرت مولانا خواجہ علیؒ (خلیفہ شہباز محمدؒ) کا بیان ہے کہ آپ کے دستر خوان کا بچا ہوا کھانا اہل خاندان مخصوص مریدان علماء اور مشائخ کے درمیان بطور تبرک تقسیم کردیا جاتا تھا۔ جسے ''الش'' کہتے تھے واضح ہو کہ سبھی حضرات اس بچے ہوئے کھانے کو بطور تبرک کھا کر آسودہ ہو جاتے تھے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے کئی واقعات کے اشارے سے ایسا پتہ چلتا ہے کہ آپ کی غذا میں بیگن بھی ہوا کرتا تھا جسے آپ بہت پسند فرماتے تھے۔ قصّہ مشہور ہے کہ جب ''کجریلی'' میں کسی عالم نے آپ کے مرید کو آپ کی طلب پر کتاب دینے سے انکار کردیا تو یہ خبر سن کر آپ نے بیگن میں جو نکونی دے رہے تھے جلال میں آکر اس پودے کو اکھاڑ کر پھینکنا شروع کردیا۔ اور کہا تھا کہ کجریلی سے علم کی جڑ اکھاڑ کر پھیک رہا ہوں ۔واضح ہو کہ اس محلّہ میں علم والے نہیں رہے اسی طرح حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا دوسرا واقعہ یوں مشہور ہے کہ آپ نے راج محل میں دریائے گنگا میں جس تاجر کے ڈوبتے ہوئے جہاز (بڑی کشتی) کو غرق ہونے

سے بچایا۔ اور انکی آرزو اور منت پر جو بے اولاد تھے انہیں آپ (حضرت مولانا شہباز محمدؒ) نے دو بیگن عنایت فرمایا تھا تا کہ دونوں میاں بیوی اس بیگن کو کھا کر صاحب اولاد ہو جائیں اور تولد ہونے والے لڑکے کا نام مقیم رکھیں۔ کہا جاتا ہے کہ تاجر صاحب اولاد ہوا اور اسی مقیم نے آپ کا آستانہ تعمیر کرایا۔

ان دونوں واقعات میں بیگن کا ذکر ملتا ہے۔ واضح ہو کہ آپ اپنی اقامت گاہ کے قریب کی زمین میں بیگن کے پودے بویا کرتے تھے اور اکثر و بیشتر اپنی غذا میں بیگن کو کھانے کی مختلف شکل میں شامل رکھتے تھے۔

آپ کا لباس اور بستر۔ موسم سرما ہو یا گرما آپ کا لباس میں (۱) پیراہن (۲) تہ بند (۳) عمامہ (۴) جبہ اور (۵) پنج گوشی ٹوپی ہوتا تھا ۔لیکن آپ مدرسہ میں درس وتدریس اور مسجد میں امامت کے وقت جبہ اور پگڑی کا استعمال اپنے لباس کے ساتھ کرتے تھے آپ باقی وقت میں صرف پیراہن ،تہ بند اور ٹوپی پر اکتفا کرتے ۔ واضح ہو کہ راقم نے آپ کے لباس، پیراہن، تہ بند، ٹوپی، جبہ اور پگڑی کو سید خورشید حسن شہبازی کے تبرکات خانہ میں دیکھا ہے اور اسکی زیارت کی ہے جسکے متعلق

تفصیل سے بیان اس کتاب میں دوسری جگہ مرقوم ہے۔
آپ جاڑا ہو یا گرمی زمین پر استراحت فرماتے اور اکثر سنّت کی پیروی کرتے ہوئے کھجور کی چٹائی پر سویا کرتے تھے البتہ آپ جب عبادت وریاضت میں مصروف رہتے تو حجرۂ خاص میں آرام فرماتے تھے۔

آپ کی ازواج اور اولادیں۔ آپ کا نکاح اوّل دیورا میں میر معیز الدین بخاری فاتح دیورا کے معزز خاندان گرامی میں بی بی سلیمہ خاتون سے آپکی اکیس سال کی عمر میں تقریباً ۹۷۷ ہجری میں ہوا تھا۔ بعدہٗ آپ نو سال محمد پور قصبہ کھڑکپور سرکار مونگیر میں قیام فرما کر اسلام کی اشاعت میں مصروف رہے۔ آپ نے ۹۸۶ ہجری میں شہر بھاگلپور (۳۰ سال کی عمر میں) ورود ہو کر اسلام کی تبلیغ کی مشن کو آگے بڑھایا اور اس ضمن میں یہاں ایک دینی و اسلامی مدرسہ کی بنیاد ڈالی تھی جو مدرسہ شہبازیہ کے نام سے پورے ہندوستان میں مشہور ومعروف ہوا۔ آپ کی محل اوّل بی بی سلیمہ خاتون آپ کے ہمراہ بھاگلپور بمقام ملاّ چک آئیں اور وہ جس جگہ ملاّ چک میں اقامت پزیر رہیں وہ جگہ آج بھی عوام میں "بڑا محل" کے نام سے مشہور ہے آپ نے سلیمہ خاتون کے وصال

کے بعد سنّت کی پیروی کرتے ہوئے کئی نکاح ثانی کیا تھا۔ جیسا کہ ایک فارسی قلمی نسخہ ''رسالہ حالات خاندان شہبازی'' کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے جو حضرت مولانا سید باقر حسن آروی کی تصنیف کردہ کتاب ہے اور مولوی سید خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ راقم نے اس قلمی نسخہ کو پڑھا ہے۔ اب ذیل میں اس قلمی نسخہ کی اصل فارسی عبارت پیش کی جاتی ہے ملاحظہ ہو؛

''آنحضرت راھمشناں شہوت شد کہ غسل جنابت می کردند وپیش از خشک شدن جامہ بازاحتیاج می شد چنانچہ چہار زن منکوحہ مقام کردند ہمچنیں نہ (۹) زن رابہ نکاح خود آوردہ بودند و پنجاہ فرزند تولد شد بودند''

واضح ہو کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا نسب نامہ حضرت امام حسین شہید اعظم سے منسلک ہو کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفہ اور چچا زاد بھائی حضرت مولا علی کرمَ اللہ وجہٗ سے ملتا ہے۔ تاریخ اسلام کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہٗ نے نو نکاح کئے تھے۔ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا کی اولادوں کے علاوہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو دیگر ازدواج سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت حنیف رضی

اللہ عنہ وغیرھم کئی اولادیں ہوئی تھیں۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے ورود بھاگل پور سے قبل بھاگل پور میں سیدوں کے کئی محلے آباد تھے۔ محلّہ اسلام پور پورینی، محلّہ شاہ جنگی، محلّہ قاضی درہ نزد پورینی، محلّہ قاضی پورہ نزد کہلگاؤں، غازی پور، لکھن پور براری اور محلّہ قاسم پور پربتی میں سیدوں کی آبادی تھی۔ جہاں آپ کے خاندان والوں کی شادیاں ظہور میں آئی ہیں۔ اس طرح قیاس کیا جاتا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا نکاح ثانی انہی محلوں میں معزز سیدوں کی صاحبزادیوں سے ہوا ہوگا۔ لیکن ملا چک میں آپ کی کسی اہلیہ محترمہ کی قبروں کی شناخت عوام میں نہیں ہے یہ بات عبارت بالا سے ظاہر ہوتی ہے کہ چار اہلیہ محترمہ آپ کی نکاح میں رہیں۔ اور ایک کے وصال پانے کے بعد دوسری قائم مقام ہوتی رہیں اسطرح آپکی اہلیہ محترمہ کی یہ تعداد نو تک تھی اور آپ کو ان بیبیوں سے پچاس اولادیں ہوئی تھی۔

حضرت مولانا اشتیاق عالم ضیاء شہبازی حال جانشین خانقاہ شہبازیہ نے اپنی کتاب میں ایک قلمی مخطوط کے حوالہ سے حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی چار ازواج کے نام بتائے ہیں[۱] (۱) بی بی سلیمہ

---

[۱] آیات الٰہی کے نگہبان

خاتون (۲) بی بی صبیہ (۳) بی بی رئیسہ اور (۴) بی بی حبیبہ یہ چاروں بیبیاں حضرت مولاناؒ کی شریک حیات تھیں اور اس ضمن میں انہوں نے مزید فرمایا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی ساری ازواج مطہرات کے نام کا شجرہ قلمی مخطوطہ میں جو محفوظ تھا نذر دیمک ہوگیا۔ واضح ہو کہ آپ کی تمام ازواج ومطہرات اولادوالی ہوئیں اور آپکی بہت ساری اولاد صغر سنی میں ہی ملاچک میں فوت کر گئیں تھیں۔ آج آپ کی ان ساری اولادوں میں سے چند اولادوں کی قبروں کے نشانات کو چھوڑ کر باقی اولادوں کی قبروں کے نشانات نہیں ملتے ہیں۔ آپ کے صاحب زادہ محل دوم سے حضرت ملا عبد السلامؒ، ملا عبد اللطیفؒ، ملا تقیؒ کی قبر مبارک ملا چک میں آستانہ منورہ کے اندر ہے۔ اور ملا صفی محل دوم کی قبر مبارک سیالکوٹ (پاکستان) میں ہے۔ آپ کی صاحب زادی انیقہ زوجہ حضرت مولانا قاضی ابد کی قبر مبارک ملّا چک میں ''ملّا جی کی درگاہ'' کے احاطے کے اندر ہے اور انکی اولادوں کی بھی قبریں اسی احاطہ میں موجود ہیں۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کو محل اوّل (سلیمہ خاتون) سے حضرت مولانا عبدالحمید اور بی بی رابعہ خاتون تھیں۔ حضرت مولانا عبدالحمید کی قبر مبارک دیورا قصبہ اردل سابق ضلع گیا میں نانہال میں ہے اور آپ کی صاحب زادی بی بی رابعہ خاتون زوجہ حضرت مولانا ابولبرکات محمد فائض کی قبر مبارک بمقام نمو ہہ پٹنہ میں واقع تھی لیکن اب

اس جگہ پر ایک شاندار مسجد بنا دی گئی ہے بی بی رابعہ کی قبر مبارک جس جگہ تھی وہ جگہ مسجد کا آنگن بن گئی ہے۔

راقم کو ایک فارسی قلمی کتاب مولوی سید خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں ملی۔ جس کے دیباچہ میں ذیل کی عبارت درج ہے

''حضرت مولوی سید صدرالدین اولاد شہبازی''

مندرجہ بالا عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مولوی سید صدرالدین، حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی اولاد ہے یا دراولاد میں سے ہے جو اس قلمی کتاب میں اپنے آپ کو اولاد شہبازی تحریر فرمایا ہے۔

اوپر کے بیان کے مطابق حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی ان پچاس اولادوں کی قبریں ملا چک یا اندرون شہر بھاگلپور میں یا ملک ہندوستان کے کس خطوں میں ہیں، پتہ نہیں چل سکا۔ لیکن راقم ان اولادوں کے ناموں اور انکی قبروں کی تلاش میں مصروف ہے۔ اگر تحقیق میں ان اولادوں کے ناموں اور انکی قبروں کی شناخت مل گئی تو راقم اپنی دوسری کتاب میں اسکا تذکرہ ضرور کرے گا تا کہ عوام کو ان اولادوں کے ناموں اور انکی قبروں کی نشاندہی ہو سکے۔

آپ کے والدین . حضرت سید حاجی خیرالدین آپ کے دادا جان تھے حضرت سید علی اصغر قدس سرہ آپکے پر دادا اور حضرت سید علی اکبر قدس سرہ چھپر دادا تھے ۔ واضح ہو کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے دادا جان کا وصال مکہ معظمہ میں ہوا تھا اور آپ وہیں مدفون ہوئے حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے والد بزرگوار کا نام نامی حضرت مولانا سید عمر الخطاب قدس سرہٗ تھا جن کا وصال ملا چک شہر بھاگلپور میں ۱۰۱۵ھ ہجری میں ہوا جیسا کہ حضرت مولانا اشتیاق عالم شہبازی نے ایک کرم خوردہ قلمی مخطوط کے حوالہ سے اسے اپنی کتاب (آیات الٰہی کے نگہبان) میں بتایا ہے۔

جنابہ سیدہ ماجدہ علیہا الرحمۃ معروف بہ رابعہ ثانیہ و ام الورع حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی والدہ محترمہ تھیں جن کی وفات حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے والد بزرگوار حضرت سید عمر الخطاب قدس سرہ کے وفات ۱۰۱۵ھ ہجری کے تین ماہ بعد ملا چک میں ہوئی تھی واضح ہو کہ حضرت عمر الخطاب کی قبر مبارک ملاّ چک قصاب ٹولہ میں ایک چھوٹے سے مٹی کے ٹیلہ پر ملا چک میں چھوٹی مسجد کے قریب میں ہے ۔ اور اسی مزار شریف کے قریب پورب طرف پانی ٹنکی کے پچھّم اور اتر گوشہ میں محترمہ رابعہ ثانیہ (والدۂ شہباز محمدؒ) کی قبر

مبارک کی شناخت ملتی ہے واضح ہو کہ محترمہ رابعہ ثانیہ کی قبر مبارک کے متصل اُنکے چھوٹے صاحبزادہ (حضرت شہباز محمدؒ کے چھوٹے بھائی) حضرت مولانا سید شہاب الدین قدس سرہٗ اور سید شہاب الدین کے صاحبزادہ حضرت مولانا محی الدین کی قبر مبارک بھی خستہ حالت میں موجود ہے۔ واضح ہو کہ محترمہ رابعہ ثانیہ کے نام پر ایک موضع ''رابعہ چک'' اکبر نگر موضع کے متصل اُتّر پچھّم طرف سلطان گنج بلوک کے اندر واقع ہے جو حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی والدہ محترمہ کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی دادی جان (والدۂ عمر الخطاب) کا اسم گرامی بی بی جمال معروف بہ بی بی جمالو تھا۔ جنکی رحلت مکہ معظّمہ میں ہوئی تھی اور آپ وہیں بمقام جبل بوقبیس کے دامن میں مدفون ہوئیں اب وہاں آپ کی قبر مبارک کے نشان نہیں ملتے ہیں۔
واضح ہو کہ آپ کے دادا جان حاجی خیر الدینؒ کے نام پر ایک گلی ملاّ چک میں ''خیر الدین لین'' مشہور ہے جہاں راقم کی نانہال اور اپنے مکان موجود ہیں۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ ۹۵ پچانوے سال اس دار فانی

میں باحیات رہے۔آپ ۲۰ سال تک طلب علم کیلئے دیورا، جون پور، قنوج، اور مکہ معظّمہ کا سفر کیا بعدہٗ اکیس سال میں آپ کا نکاح دیورا میں بی بی سلیمہ خاتون سے ہوا بعدہٗ آپ نو ۹ سال تگ بمقام محمد پور قصبہ کھڑ گپور سرکار مونگیر میں قیام فرما کر اسلام کی تبلیغ کا کام کیا تھا۔آپ نے تقریباً ۳۰ سال کی عمر میں ۹۸۶ھ ہجری میں بھاگلپور تشریف لائے اور ملاّ چک شہر بھاگلپور میں ۶۴ سال تک اسلام کے فروغ اور ترقّی کا کام بحُسن خوبی انجام دیتے رہے۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا وصال ملاّ چک شہر بھاگل پور میں بروز جمعرات بعد نماز عصر بتاریخ ۱۶ رصفر المظفر ۱۰۵۰ھ ہجری میں مدرسہ شہبازیہ میں درس مشکٰوۃ المصابیح دینے کے بعد ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر جمعرات کے روز آپ کے آستانہ مبارک پر زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔ اور آسیب زدہ لوگوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا طریقۂ بیعت

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے مرید ہندوستان کے کونہ کونہ میں مدفون ہیں۔ ڈھاکہ سے لیکر سیالکوٹ کی سرزمین اسکی گواہ ہے۔ آج بھی پٹنہ، مونگیر، پورنیہ، الہ آباد، جونپور، دیناجپور، میدنی پور، بردوان، ہنڈوہ، سلہٹ، جیسور اور لاہور وغیرہ شہروں اور مضافات میں آپکے مریدان کی قبریں موجود ہیں۔ حضرت پیران پیر روشن ضمیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے خانوادوں میں ایک حضرت سید مہر علی قادریؒ، حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے مرید اور خلیفہ تھے جنکی چمک بردوان میں دیکھی جا سکتی ہے۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ سید یٰسین سامانیہؒ سے مرید تھے کیونکہ سید میر یٰسین سامانیہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ سے عمر میں بڑے تھے۔ اس لئے مولانا شہباز محمدؒ سید میر یٰسین سامانیہؒ کے دست پر مرید ہوئے۔ اور میر سید یٰسین سامانیہ کے اہل و عیال حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے مرید تھے۔ حضرت میر سید یٰسین سامانیہ کے بھتیجے جناب نظام الدین حیدرؒ کو شرف بیعت حضرت شہباز محمدؒ سے تھا جنکی مہر

۱؎ زبان و ادب پٹنہ جولائی اکتوبر صفحہ ۱۹، مضمون ''ایرانی تصوف'' ایک جائزہ، مرتبہ پروفیسر محمد مطیع الرحمٰن

اور دستخط کی نقل شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خاں بہادر مہابت جنگ کے دستاویز مرقومہ تاریخ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۶ جلوس کی نقل پر موجود ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت شہباز محمدؒ سے سید میر لیسین سامانیہ کے اہل خاندان مرید ہوئے اور ان لوگوں نے مدرسہ شہبازیہ اور آپکی صحبت سے استفادہ کیا تھا۔ اس دستاویز کی نقل کتب خانہ شہبازیہ میں (امین العالم کی ملکیت میں) موجود ہے۔

حضرت شہباز محمدؒ اپنے ہر مرید کو شریعت محمدیؐ پر سختی سے عمل کرنیکی تلقین کرتے تھے جس کا ثبوت آپ حضرات کی نظروں کے سامنے ہے کہ نہ صرف بہار و بنگال بلکہ سارے ہندوستان میں آپنے اسلام کی روشنی پھیلائی ہے آپکے مریدان جہاں جہاں گئے دین اسلام کی شمع کو روشن کیا۔ اسی لیے آپکو محی السنہ اور ماحی بدعتہ کہا جاتا ہے۔ راقم نے جس قلمی کتاب سے ان شجروں کو نقل کیا ہے۔ اسی قلمی کتاب سے ذیل کی فارسی عبارت بھی نقل کر رہا ہے تاکہ عوام و خواص طریقہ بیعت سے بخوبی واقف ہوں کہ کس طرح شیخ المشائخ صوفی الفقیر الی اللہ الغنی وجیہہ الدین نصر اللہ العلوی (پیر و مرشد سید میر لیسین سامانیہؒ) عوام و خواص کو مرید کرتے تھے۔ اور یہی طریقہ ممکن ہے۔ حضرت شہباز محمدؒ (مرید لیسین سامانیہؒ) کا بھی رہا ہوگا۔

دو برادرم دینی شیخ المشائخ صوفی الفقیر الی اللہ الغنی وجیہہ الدین نصر اللہ العلوی در وقت مرید کردن اول سہ بار استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ بخواند بعدہ بگو باند بیزار شدم از کفر کافری و در آمدم در دین

مسلمانی گفتنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فی حال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ بلا باب ولا عذاب بعدہٗ سہ بار اتہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ فوق ایدیھم بگو باند بعدہٗ نام خود را قبول کناند بعدہٗ از انجا کہ خلافت رسید باسد آنرا قبول کناند بعدہٗ در خانوادہ کہ مرید شدہ باشد نام آنرا قبول کناند بعدہٗ حضرت علی را قول کناند بعدہٗ حضرت رسالہ را قبول کناند بعد بگو باند حلال را حلال بداند و حرام را حرام بداند درجہ دوم در ذکر خلافت کہ از امام العارفین شیخ عبداللہ علوی گجراتی بفقیر صوفی رسیدہ ۱۰۱

حضرت مولانا شہباز محمدؒ عوام و خواص کو اکثر سلسلۂ قادریہ میں مرید کرتے تھے۔ ویسے سارے سلسلے آپ کی نگاہ میں افضل تھے۔ حضرت غوث پاکؒ نے ارشاد فرمایا ھیکہ میں قیامت تک اپنے مریدوں اور اصحاب کا لغزش کے وقت ہاتھ پکڑوں گا۔ "گنجینۂ رسیدی" میں مولوی شاہ محمد سید حسن صاحب رضوی سرھدوی البہاری عظیم آبادی (آل حسین رضؓ) نے لکھا ھیکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا ھیکہ مجھ کو خدا کی طرف سے ایک کاغذ عطا ہوا جس پر سارے نام میرے اصحابوں اور مریدوں کا (جو قیامت تک میرے سلسلہ میں ہوں گے اور نسبت رکھتے ہونگے) ان سب کو ہمارے لئے بخشا جائیگا آپ نے فرمایا ھیکہ خدا کی عزت اور جلال کی قسم کھاتا ہوں جب تک اپنے مریدوں اور متوسلوں کو بہشت میں نہ لے جاؤں گا قدم نہیں اٹھاؤں گا۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ سے بیشتر حضرات سلسلۂ قادریہ میں مرید ہوئے۔ حضر

شاہ ارزانی پٹنوی ؒ حضرت شہباز محمد ؒ سے اسی سلسلہ قادریہ میں مرید ہوئے تھے ۔ اور حضرت مولانا مہر علی قادری نے بھی بیعت حضرت شہباز محمد ؒ سے اسی سلسلہ قادریہ میں لیا تھا ۔

راقم حروف کو کسی قلمی نسخے سے نقل کی ہوئی عبارت سید خورشید حسن شہبازی کے اجداد کرام کی ڈائری میں ملی جو حسب ذیل ہے ۔

مُرید کرنے کا طریقہ

" استغفر اللہ ربی من کل ذنب اذنبتہ عمداً او خطاءً سراً او علانیۃً واتوب الیہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفیٰ بما عٰھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجراً عظیماً من قال لا الٰہ الا اللہ فدخل الجنت بلا عذاب بلا حساب ولا عقاب " (ترجمہ) ہم مغفرت چاہتے ہیں اللہ سے وہ میرا رب ہے ۔ ہر گناہ سے میں نے توبہ کیا قصداً یا غلطی سے پوشیدہ طور سے یا ظاہر طریقہ سے اور میں پناہ مانگتا ہوں ۔ تحقیق وہ لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے سوائے اسکے نہیں کہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے ۔ ہاتھ اللہ کا ہے اوپر ہاتھ انکے ۔ پس جس نے عہد توڑا پس سوائے اسکے نہیں کہ عہد توڑا اوپر جان اپنی کے اور جس نے وفا کی ساتھ اس چیز کے عہد کیا ہے اوپر اسکے اللہ سے پس شتاب دیگا اسکو ثواب بڑا ۔ جس نے ایک دفعہ لا الٰہ الا اللہ کہا پس وہ جنت میں داخل ہوا بغیر عذاب بغیر حساب بغیر سختی کے ۔ بعدہ مرید ہونے والے شخص سے فرماتے ہیں ۔

آج دن سے حرام کو حرام جانو حلال کو حلال جانو پھر گناہ کیطرف رجوع نہیں کرنا۔ آج سے گناہ مٹ گیا۔

پھر مرید ہونے والے شخص سے سوال کیا جاتا کہ کس خانوادہ میں بیعت ہونا چاہتے ہو۔ جو جس سلسلے اور خانوادہ کا خواہشمند ہوتا، اس سلسلے کے تمام بزرگانِ دین کو فاتحہ پڑھ کر بخشا جاتا اور مرید کو اسی سلسلے کے بزرگانِ دین کا شجرہ عنایت کیا جاتا۔ تاکہ وہ روزانہ پڑھیں۔ واضح ہو کہ مندرجہ بالا عربی عبارت اور اس کا اردو ترجمہ راقم نے پیش کر دیا۔ جو کسی قلمی نسخے سے نقل کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ اور آپکے سجادہ نشینوں نے اسی طریقۂ بیعت کو عمل میں لایا ہوگا۔

سید خورشید حسن شہبازی کے اجداد کرام میں سے کسی نے اپنی ڈائری میں عبارت بالا کو نقل کیا تھا۔ بعدہٗ بہت سارے دیمک زدہ اوراق کو آستانہ نجیب اللہ کے صحن میں خورشید حسن شہبازی کے والد محترم نے دفن کر دیا۔ سجادہ نشین خانقاہ شہباز محمدؒ ملاچک اسی طریقۂ بیعت کے مطابق عوام و خواص کو بیعت و مرید کرتے ہونگے۔

قارئین اگر بیعت کے اصولوں، مریدین کے آداب اور مرشد کے احکام کے متعلق معلومات کے شائق ہوں تو حضرت شیخ شرف الدین یحیٰی منیریؒ کی تصنیفات "شرح آداب المریدین، مونس المریدین اور فوائد المریدین" کا مطالعہ کریں۔ واضح ہو کہ حضرت شرف الدین یحیٰی منیری رح کی تصنیف کردہ

کتابیں "راحت القلوب" اور "مکتوبات صدی" کتب خانہ شہبازیہ اشرفیہ میں موجود ہیں۔ جس کا حوالہ مولانا اشرف عالم گیارہویں سجادہ نشین آستانہ عالیہ شہبازیہ نے اپنی تصنیفات میں دیا ہے۔ راقم نے ایک مطبوعہ نسخہ بنام "ارشاد مرشد" بھی سید خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں دیکھا ہے۔ جو حضرات پیر و مرشد کے احکام کے بارے میں جاننا چاہیں وہ حضرات اشرف عالم لین ملاچک میں کتب خانہ شہبازیہ اشرفیہ میں جاکر اس مطبوعہ نسخہ کو دیکھ اور پڑھ سکتے ہیں۔

آداب و شرائط مرشد اور آداب و شرائط مرید کے بارے میں اہل بصیرت نے لکھا ہے کہ پیر و مرشد کو علم معنوی اور قوت و تصرف کامل ہونا چاہیئے تاکہ ہمیشہ مریدوں کی خبر لے سکے اور ظاہری و باطنی حالت پر نگراں رہے۔ جب کسی کو مرید کرے تو انکے انفاس و حرکات پر نظر رکھے اور شریعت پر چلنے کی تاکید کرے۔ نیز اسکی حالت کو چشم باطنی سے دیکھا کرے اور ان کے ظرف کے مطابق تعلیم دے۔ ہمیشہ نصیحت آموز باتیں گوش گذار کرتا رہے اور برائی کی عیب پوشی کرے بلکہ تنہائی میں برائیوں سے درگذر ہونیکی تلقین و تاکید کرے اور انکے لئے دعا کرے۔

مرید کیلئے خوش عقیدگی پہلی شرط ہے۔ مرید کو یہ اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ انہیں سب کچھ پیر و مرشد ہی کی رہنمائی سے ملیگا۔ بلکہ ہر زاویہ نگاہ سے پیر و مرشد کا مطیع ہو اور دل و جان سے انکی خدمت کرنی چاہیئے اس لئے کہ

بغیر پیر مرشد کی محبت کے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ محبت کی ترازو وہی ہے کہ ارشاد پیر و مرشد پر عمل کو فرض سمجھے۔ پیر و مرشد جو حکم دے اسکو انجام دینے میں پس و پیش نہ کرے۔ پیر و مرشد طبیب قلبی ہوتا ہے جو مرید کی برائی کی اصلاح کرتا ہے اور مرید کو جو کچھ ملتا ہے۔ پیر و مرشد کی رہنمائی سے ملتا ہے۔ غرض کہ مرید زندگی کے ہر ایک موڑ پر پیر و مرشد کو رہبر جانے۔ ہر مرید اپنے پیر و مرشد کے حقوق کو والدین اور استاد ولکے حقوق سے بلند و بالاتر سمجھے۔ کیونکہ والدین جسم کی پرورش کرتے ہیں اور استاد علم ظاہری سے دل و دماغ کو لبریز کرتے ہیں۔ پیر و مرشد روح کی پرورش کرتے ہیں اور قلب و جگر کو علم باطنی اور معرفت کے نور سے روشن کرتے ہیں۔

واضح ہو کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ متذکرہ بالا اصولوں کے قائل تھے اور ان کے مریدان کا طور طریقہ بھی متذکرہ بالا اصولوں کے موافق تھا۔ آپ کے بتائے اور لکھے ہوئے اصولوں پر آپکے سجادہ نشینوں اور خانوادۂ کرام کا عمل رہا۔

راقم نے پیران طریقت کی قبروں پر جاکر استفادہ کیا ہے اور بیشتر اہل دل سے ان اصولوں کے بارے میں تحقیق کیا ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے مختلف شجرے

بیشتر مصنفین نے تحریر کیا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کو چودہ سلسلوں میں عوام و خواص کو بیعت کرنیکی اجازت اپنے پیر و مرشد سید میر یٰسین سامانیہ سے ملی تھی۔ ان تمام سلسلوں کے شجرے کی تلاش میں راقم مصروف تھا۔ حضرت مولانا اشتیاق عالم ولیعہد خانقاہ شہبازیہ ملاچک سے بھی اس سلسلے میں گفت و شنید کی تھی۔ انہوں نے حضرت شہباز محمدؒ کی مدح میں ذیل کے اشعار قلمبند کئے ہیں ؎

قادریوں کی امانت چشتیوں کی یادگار
گلشن شطّاریہ کی خندہ رو فصل بہار
باغ فردوسی کی خوشبو طلعت سیّد مدار
بحر میں پنہاں ترے چودہ (۱۴) سلاسل کی لہر

اچانک سید خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں بالکل کرم خوردہ مختلف سلسلوں کے شجروں کا ایک قلمی نسخہ ملا، جسکی پشت پر کپڑا چپاں ہے۔ (عکس راقم کے پاس موجود ہے) اس نسخہ کے کرم خوردہ ہونیکی وجہ سے

سنہ کتابت اور کاتب کے نام کا پتہ نہ چل سکا۔ واضح ہو کہ یہ قدیم قلمی نسخہ ایک بڑے صفحہ پر ہے۔ علاوہ ازیں راقم کو ایک قلمی کتاب بھی تقریباً چھ سو صفحات پر مشتمل الٰہی کے کتب خانہ میں ملی جسکے اواخر حصہ میں بیعت کے مختلف سلسلوں کے شجرے درج ملے جسمیں حضرت سید میر محمد یٰسین سیوانیہ کے پیر و مرشد حضرت شیخ وجیہہ الحق والدین نصر اللہ العلوی قدس سرہٗ عوام و خواص کو مرید کرتے تھے مگر ان شجروں میں سید وجیہہ الدین نصر اللہ العلوی کے اسم مبارک کے بعد حضرت شاہ عبد اللہ گجراتی کا اسم مبارک درج ہے۔ اور شاہ عبد اللہ گجراتی کے اسم مبارک کے بعد شیخ صوفی شریف جھنجھانوی رح کا اسم مبارک مرقوم ہے جو اس کتاب کے مؤلف ہیں۔ ان شجروں کے مطالعہ سے واضح ہوا کہ سید وجیہہ الحق والدین نصر اللہ العلوی کے خلیفہ شاہ عبد اللہ گجراتی اور سید میر یٰسین سامانیہ بھی شاہ عبد اللہ گجراتی کے خلیفہ شیخ صوفی شریف جھنجھانوی ہوئے اور سید میر یٰسین سامانیہ کے خلیفہ حضرت شہباز محمد رح ہیں۔ راقم نے قلمی شجروں (جو ایک بڑے صفحہ پر محیط ہے) میں سید وجیہہ الدین نصر اللہ العلوی کے نام کے بعد سید میر یٰسین سیوانیہ کے نام بعدہٗ حضرت شہباز محمد رح کے اسم مبارک کو پڑھا ہے۔ دونوں قلمی نسخوں کی مدد سے راقم نے ان تمام سلسلوں کو رقم کیا ہے جسے عوام و خواص کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ تاکہ عوام و خواص ان شجروں کے بزرگان کے اسمائے گرامی سے واقف ہوں اور اندازہ لگائیں کہ حضرت شہباز محمد رح کا مقام روحانیت کی دنیا میں کسقدر عروج پر ہے۔ حضرت شہباز محمد ان سلسلوں میں ایک بیش بہا موتی کیطرح

اور ایک چمکدار ستارہ کی مانند ہیں ۔ واضح ہو کہ راقم نے جس قلمی کتاب کا اوپر ذکر کیا ہے وہ حضرت صوفی شریف جھنجھانوی کی تالیف ہے ۔

اب راقم ذیل میں یکے بعد دیگرے ان تمام سلسلوں کے شجروں کو نقل کرتا ہے شجرہ خلافت شطاریہ اور شجرۂ خلافت طیفوریہ بھی شامل ہے ۔

شجرۂ خلافت پیرانِ قادریہ قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت خرقہ خلافت حضرت امیر المومنین شاہ مردان علی کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت حضرت امام حسین شہید دشت کربلا رضی اللہ عنہ ،
زین العابدین رضؓ ، امام موسیٰ رضؓ ، امام علی موسیٰ رضا رضؓ ، خواجہ معروف کرخی رضؓ ، سری سقطی رحؒ ، جنید بغدادی رحؒ ، ابوبکر شبلی رحؒ
ابو القاسم احمد رحؒ ، شیخ احمد عبد العزیز یمنی رحؒ ، ابو الفرح یوسف ابن طرطوسی رحؒ ، ابو الحسن علی القریشی رحؒ ، ابو سعید مبارک ابو الخیر رحؒ ، شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحؒ ، شیخ عبد الرزاق رحؒ ، عبد اللہ حسینی رحؒ ، شیخ ابراہیم حسینی رحؒ ، جعفر احمد حسینی رحؒ ، شیخ علی حسینی رحؒ ، شیخ محمد قادری رحؒ ، عبد الغفار صدیقی ، محمود قادری ، شیخ عبد الرؤف قادری رحؒ ، عبد الوہاب قادری رحؒ ، قاضن رحؒ ، ابو الفتح ہدایت اللہ سرمست رحؒ ، ظہور حاجی حضور حاجی پوری ، حاجی حمید عرف شیخ محمد غوث رحؒ گوالیاری ،

شیخ المشائخ سراج الاسلام والمسلمین رح ما حضرت شیخ وجیہ الحق والدین الخاطب رح الخطاب سبحانی خاتم المحققین ولد حیدر علی رح گجراتی ما حاجی الحرمین سید میر لیین سیوانیہ رح ما سلطان العارفین برہان العاشقین ما قدوۃ المحققین مولانا شہباز محمد رح بھاگلپوری ما

شجرہ خلافت پیران سہروردیہ قدس سرہ

الٰہی بحرمت حضرت رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین شاہ مردان علی کرم اللہ وجہہ ما

خلافت خواجہ حسن بصری رح ما خواجہ حبیب عجمی رح ما خواجہ داؤد طائی رح ما خواجہ معروف کرخی رح ما خواجہ سری سقطی رح ما خواجہ سلطان الطایفین خواجہ جنیدی رح ما خواجہ ممشاد علی دینوری رح ما شیخ احمد اسود دینوری رح ما شیخ محمد المعروف عجویہ رح ما خواجہ وجیہ الدین ابو حفص رح ما شیخ صدر الدین ابوالفضل رح ضیاء الدین ابوالنجیب رح ما شہاب الدین سہروردی رح ما ابوالبرکات شیخ بہاء الدین ذکریا رح ما شیخ رکن الدین ابوالفتح ما مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری رح ما بالو تاج الدین بخاری رح ما رکن الدین جونپوری رح ما شیخ قاضی ما شیخ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست رح ما شیخ ظہور حاجی حضور حاجی پوری ما حاجی حمید عرف شیخ محمد غوث گوالیاری رح ما شیخ وجیہ الدین نصر اللہ العلوی گجراتی ما سید میر لیین ساماینہ رح ما حضرت مولانا شہباز محمد رح بھاگلپوری

شجرۂ خلافت پیران دھکر پوش الحی رح

الٰہی بحرمت حضرت رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین شاہ مردان علی رضی اللہ عنہ
شیخ حسن بصری رح، خواجہ حبیب عجمی رح، خواجہ داؤد طایی، خواجہ معروف کرخی رح، خواجہ سری سقطی رح، جنید بغدادی رح، ابوبکر عبداللہ شبلی رح، شیخ احمد اسود دینوری رح، شیخ محمد المعروف معمور رح، وجیہ الدین ابوحفص رح، ضیاء الدین ابوالنجیب رح، شیخ شہاب الدین سہروردی، شیخ احمد دمشقی رح، حسن زندہ دل رح، فخر الدین رح، رکن الدین رح جونپوری، یزدانی رح، عمر رح، مروان محمد حمداللہ رح، سلیمان دھکرپوش رح، شیخ محمد قاضی رح (آپکا نسب نامہ امام البودردا ابوصعب ٹم رسول ﷺ سے ملتا ہے) ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست، ظہور حاجی حضور رح، حاجی پوری، محمد غوث گوالیاری رح (عرس ۱۳ رمضان کو ہوتا ہے) شاہ وجیہ الدین نصر اللہ العلوی رح گجراتی، سید میر لسین ساما نیہ رح، حضرت مولانا شہباز محمد رح بھاگلپوری۔

شجرہ خلافت پیران چشت قدس سرہ

الٰہی بحرمت حضرت رسالت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین شاہ مردان علی کرم اللہ وجہہ
حضرت خواجہ حسن بصری رح، خرقہ خلافت عبدالواحد بن زید رح
حضرت خواجہ فضل عیاض رح، خرقہ خلافت حضرت ابراہیم ادھم رح

حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رح ما حضرت ہبیرہ نصیری رح ما ممشاد علی دینوری رح ما ابواسحاق چشتی رح ما احمد چشتی رح ما محمد چشتی رح ما مودود چشتی رح ما یوسف چشتی رح ما حاجی شریف چشتی زندانی رح ما عثمان ہارونی رح ما معین الدین حسن سنجری چشتی رح ما قطب الحق والدین بختیار اوسی رح ما بابا فرید گنجشکر رح ما شیخ نظام الدین اولیا رح ما شیخ نصیر الدین محمود اودھی چراغ دہلی رح ما شیخ صدرالدین ابن شہاب ناگوری رح ما فتح اللہ اودھی چشتی رح ما محمد عیسٰی جونپوری رح ما میراں سید زاہد سارجی رح ما شیخ ظہور حاجی حضور حاجی پوری رح ما حاجی حمید عرف شیخ محمد غوث رح ما شاہ وجہہ الدین ابن حیدر علی رح ما سید میر لٰسین ساماینہ رح ما شہباز محمد رح بھاگلپوری.

شجرۂ پیران اویسیہ قدس سرہا

الٰہی بحرمت حضرت رسالت مآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت خواجہ اویس قرنی رح ما شیخ عبداللہ مصری رح ما شیخ علی شیرازی رح ما ظہور حاجی حضور رح (مزار در موضع رتن سرائے محلہ پرگنہ بارہ سرکار سارن) حاجی حمید عرف شیخ محمد غوث گوالیاری رح ما شاہ وجہہ الدین گجراتی رح ما میر سید لٰسین ساماینہ رح حضرت مولانا شہباز محمد رح بھاگلپوری،

شجرہ پیران خلوتیہ قدس سرہا

الٰہی بحرمت حضرت رسالت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ما حضرت شاہ علی کرم اللہ وجہہ رض ما خواجہ حسن بصری رح ما خواجہ حبیب عجمی رح ما

حضرت داؤد طائی رحؒ ، معروف کرخی رحؒ ، خواجہ سری سقطی رحؒ ، جنید بغدادی رحؒ ،
علی رودباری رحؒ ، شیخ ابو علی کاتب رحؒ ، عثمان مغربی رحؒ ، ابو قاسم گرگانی رحؒ ،
شیخ منہاج رحؒ ، نجم الدین کبرا رحؒ ، عبد القادر سہروردی رحؒ ، شیخ محمد خلوتی رحؒ ،
شیخ نظام الدین رحؒ ، ابراہیم محمد خلوتی عشق آبادی رحؒ (افغانستان) ، مظفر
کنکانی رحؒ ، عبد اللہ شطاری رحؒ ، قاضن بن مینری رحؒ ، ابو الفتح ہدایت اللہ
سرمست رحؒ ، ظہور حاجی حضور رحؒ حاجی پوری ، شیخ محمد غوث رحؒ گوالیاری رحؒ ،
وجیہ الدین رحؒ گجراتی ، میر لیسین رحؒ سامانیہ ، مولانا شہباز محمد رحؒ بھاگلپوری ،

شجرہ خلافت پیران میر سید علی ہمدانی موحد ربانی رحؒ

الٰہی بحرمت حضرت رسالت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ،
شاہ مردان علی کرم اللہ وجہہ ، خواجہ حسن بصری رحؒ ، حبیب عجمی رحؒ ،
امام داؤد طائی رحؒ ، معروف کرخی رحؒ ، خواجہ سری سقطی رحؒ ، جنید بغدادی رحؒ ،
ممشاد علی دینوری رحؒ ، خواجہ محمد المعروف ممموئیہ ، خواجہ وجیہ زندنی ابو
حفض رحؒ ، شیخ ضیاء الدین ابو النجیب رحؒ ، شہاب الدین سہروردی رحؒ ، شیخ
علی مر علیتی رحؒ ، عبد الصمد مظہری رحؒ ، جلال الدین محمود اصفہانی رحؒ ، شیخ
عبد الرحمٰن رحؒ ، زین العابدین الوخوانی رحؒ ، سید علی ہمدانی موحد ربانی رحؒ ،
شیخ عبد اللہ شطاری رحؒ ، شیخ قاضن رحؒ ، ہدایت اللہ سرمست رحؒ ، شیخ
ظہور حاجی حضور سارنوی رحؒ ، شیخ محمد غوث گوالیاری رحؒ ، شاہ وجیہ الدین رحؒ
گجراتی ، سید لیسین سامانیہ رحؒ ، حضرت مولانا شہباز محمد رحؒ بھاگلپوری ،

شجرہ خلافت خانوادۂ چشتیہ

الہٰی بحرمت حضرت رسالت احمد مصطفےٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
الہٰی بحرمت حضرت شاہ مردان علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ
حضرت خواجہ حسن بصری رح (مزار بصرہ میں) عبدالواحد بن زید رح
(مزار شریف بغداد میں) خواجہ فضل عیاض رح (مزار شریف مکہ معظمہ میں)
حضرت ابراہیم ادھم رح (مزار شریف ملک میں) خواجہ حذیفہ مرعشی رح
(مزار شریف مرعش شام میں) حضرت ہبیرہ نصیری رح (مزار شریف
ہبیرہ بصرہ میں) ممشاد علی دینوری رح (مزار شریف بغداد میں) ابواسحاق
چشتی رح (مزار شریف عکہ شام میں) احمد چشتی رح محمد چشتی رح یوسف چشتی
مودود چشتی رح (مزار شریف زندان بخارا میں) حاجی شریف زندانی رح
(مزار شریف زندان بخارا میں) عثمان ہارونی رح (مزار شریف جنۃ البقیع)
معین الدین حسن سنجری چشتی رح (مزار شریف اجمیر میں) حضرت
قطب الدین بختیار کاکی رح (مزار شریف مہرولی دہلی میں) بابا
فرید گنجشکر رح (مزار شریف پاک پٹن میں) شیخ نظام الدین اولیاء رح
(مزار شریف دہلی میں) سراج الدین عثمان اودھی رح (مزار شریف سعد اللہ
پور مالدہ میں) علاء الحق اودھی رح (مزار شریف پنڈوہ میں) شیخ نور رح
قطب عالم رح (از طرف نظام الدین اولیاء) حسام الدین سلامتی مانکپوری رح
حضرت معین الاسلام رح حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی رح صدر الدین

بن شہاب رح، فتح اللہ اودھی چشتی رح، محمد عیسٰی جونپوری رح، میران سید زاہد سارنی رح، شیخ ظہور حاجی حضور سارنوی رح، حاجی حمید عرف شیخ محمد غوث گوالیاری رح، سید شاہ وجیہہ الدین العلوی گجراتی رح، سید میر یٰسین سلامانیہ رح، حضرت مولانا شہباز محمد بھاگلپوری رح۔

شجرۂ پیران نقشبندیہ

الٰہی بحرمت حضرت رسالت احمد مجتبٰی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بحرمت خرقہ خلافت حضرت ابوبکر رض، حضرت سلیمان فارسی رض، حضرت خواجہ قاسم خرقانی رض، حضرت امام جعفر صادق رض، حضرت سلطان بایزید بسطانی رض، خواجہ ابوالحسن خرقانی رح، خواجہ بوعلی رح، حضرت یوسف ہمدانی رح، خواجہ عبدالخالق غجدانی رح، خواجہ عارف ابوبکر رح، خواجہ محمود رح، خواجہ علی رامیتی رح، خواجہ بابا سماسی رح، حضرت امیر کلاں بخاری رح، خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رح، خواجہ یعقوب رح، حضرت عبداللہ احرار رح، حضرت شاہ وجیہہ الدین ابن نصر اللہ العلوی رح، سید شاہ یٰسین سلامانیہ رح، حضرت مخدوم شہباز محمد رح بھاگلپوری رح،

شجرۂ خلافت پیران فردوسیہ قدس سرہ

الٰہی بحرمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت امام حسین شہید دشت کربلا رض
حضرت امام زین العابدین رح، حضرت امام باقر رض، حضرت امام جعفر صادق،

حضرت امام موسیٰ کاظم رضؓ تا حضرت امام علی رضا رضؓ تا حضرت معروف کرخی رحؒ تا
حضرت خواجہ ابوالحسن سری سقطی رحؒ تا حضرت خواجہ جنید بغدادی رحؒ تا حضرت
ممشاد علی دینوری رحؒ تا حضرت احمد سیاہ دینوری رحؒ تا حضرت خواجہ محمد
بن عبداللہ عرف عمویہ رحؒ تا حضرت خواجہ وجیہہ الدین حفص رحؒ تا حضرت
ابوالنجیب سہروردی رحؒ تا حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ رحؒ تا حضرت خواجہ
سیف الدین باخرزی رحؒ تا حضرت خواجہ بدرالدین سمرقندی رحؒ تا حضرت
خواجہ رکن الدین فردوسی رحؒ تا حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی رحؒ تا حضرت
مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد بہاری رحؒ تا حضرت مخدوم مولانا مظفر شمس
بلخی رحؒ تا حضرت سید حسن نوشہ توحید بلخی رحؒ تا حضرت مخدوم شاہ احمد لنگر دریا
بن حسن بلخی رحؒ تا حضرت مخدوم شاہ ابراہیم بلخی رحؒ تا حضرت مخدوم شاہ بڈھنی
فردوسی منیری رحؒ تا حضرت ابایزید حجۃ الاسلام مخدوم شاہ دولت فردوسی
منیری رحؒ تا حضرت فریدالدین محمد ماہی و ابن مخدوم شاہ دولت رحؒ تا حضرت محمد
علی ابن مخدوم شاہ دولت رحؒ تا حضرت مبارک مصطفےٰ جلال منیری رحؒ حضرت
شیخ ہدایت اللہ رحؒ تا حضرت شیخ ظہور حاجی حضور رحؒ تا حضرت حمید عرف شیخ
محمد غوث گوالیاری رحؒ تا حضرت شیخ نصر اللہ العلوی گجراتی رحؒ تا حضرت
سید لٰسین سامانیہ رحؒ تا حضرت مخدوم سید شہباز محمد قدس سرہٗ
بھاگلپوری ۔

شجرۂ خلافت پیران طبقات قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت خواجہ اویس قرنی رضؓ، حضرت خواجہ عبداللہ مصری رحؒ، حضرت خواجہ شہ علی شیرازی رحؒ، حضرت شیخ ظہور حاجی حضور حاجی پوری رحؒ، حضرت شیخ غوث محمد رحؒ گوالیاری، حضرت شاہ وجیہہ الدین گجراتی رحؒ، حضرت سید لیسین سا مانیہ رحؒ، حضرت مولانا شہباز محمد بھاگلپوری رحؒ

شجرۂ خلافت پیران مداریہ قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضؓ، حضرت خواجہ حسن بصری رحؒ، حضرت خواجہ حبیب عجمی رحؒ، حضرت خواجہ عبدالاوّل رحؒ، حضرت خواجہ عبداللہ مکی رحؒ، حضرت شاہ بدیع الدین مدار رحؒ، حضرت قاضی رحؒ، حضرت ابوالفتح سرمستا رحؒ، حضرت شیخ ظہور حاجی حضور رحؒ حاجی پوری، حضرت شیخ محمد غوث رحؒ گوالیاری، حضرت شاہ وجیہہ الدین گجراتی رحؒ، حضرت میر لیسین سامانیہ رحؒ، حضرت مولانا شہباز محمد رحؒ بھاگلپوری۔

شجرۂ خلافت پیران کبرویہ قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت امام حسین شہید دست کربلا رضؓ، حضرت امام زین العابدین رضؓ، حضرت امام باقر رضؓ، حضرت امام جعفر صادق رضؓ، حضرت امام موسیٰ کاظم رضؓ، حضرت علی رضاؓ، حضرت معروف کرخی رحؒ،

حضرت سری سقطی رح تا حضرت جنید بغدادی رح تا حضرت شیخ علی رودباری رح تا
حضرت بوعلی رح تا حضرت ابو عثمان مغربی رح تا حضرت قاسم گرگانی رح
حضرت ابوبکر نساجی رح تا حضرت شیخ احمد بن غزالی تا حضرت شیخ بونجیب
سہروردی رح تا حضرت عمار یاسری رح تا حضرت شیخ نجم الدین کبری رح تا حضرت
سیف الدین رح تا حضرت بدالدین رح تا حضرت رکن الدین رح تا حضرت
نجیب الدین فردوسی رح تا حضرت مخدوم الملک شرف الدین منیری رح،
حضرت مظفر بلخی رح تا حضرت جمال الدین رح تا حضرت کریم الدین اودھی،
حضرت علی سید بدایونی رح تا حضرت شیخ قاضن رح تا حضرت بوالفتح سرمست تا
حضرت شیخ ظہور حاجی حضور حاجی پوری تا حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری
حضرت وجیہ الدین گجراتی رح تا حضرت سید یٰسین سامانیہ رح تا حضرت
مولانا شہباز محمد بھاگلپوری قدس سرہٗ ۔

شجرۂ سلسلہ شطاریہ اور طریقہ طیفوریہ

تذکروں سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ پیر و مرشد کی طرف
سے حضرت مولانا شہباز محمد رح کو چودہ سلسلوں میں بیعت کرنیکی
اجازت ملی تھی، ان تمام سلسلوں میں سلسلۂ شطاریہ اور طریقۂ
طیفوریہ آپ کو زیادہ پسند تھا۔ حضرت مولانا احسن اللہ (نواسۂ
حضرت مولانا شہباز محمد رح) نے شرح ستین شریف عربی قلمی نسخہ کے

دیباچہ میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ سلسلۂ شطاریہ میں مکھن یا طریقۂ طیفوریہ کے نچوڑ اور مذہب و مشرب کے اعتبار سے شطاری ہیں۔ اس قول کی روشنی میں اس بات کا انکشاف ہوتا ہے کہ آپ کا مرتبہ ان دونوں سلسلوں کے بزرگان میں مکھن اور نچوڑ کی طرح ہے۔ واضح ہو کہ شرح ستین شریف عربی قلمی نسخہ آپؒ کی وفات کے بعد اور ملّا عبدالسلام کے دور سجادگی میں (۱۰۵۰ھ تا ۱۰۵۵ھ کے درمیان) لکھی گئی ہے۔ راقم ان دونوں سلسلوں کے شجروں کو شامل کتاب کر رہا ہے تاکہ عوام و خواص ان دونوں شجروں کے بزرگان کے اسمائے گرامی سے باخبر ہوں۔ آپ کا مقام علم و فضل اور روحانیت کی دنیا میں بہت اونچا نظر آتا ہے۔ راقم نے یہ شجرہ ایک فارسی قلمی نسخہ سے حاصل کیا ہے جو خورشید حسن صاحب کی ملکیت میں ہے۔ یہ قلمی نسخہ قدیم ہے اور شروع کا حصہ کرم خوردہ ہے۔ اس لیے اس نسخہ کا سنہ کتابت کا پتہ نہ چل سکا۔ اس کتاب کے مؤلف صوفی شریف جھنجھانوی ہیں۔ قارئین ذیل کے شجروں کے مطالعہ اور مولانا احسن اللہ کے بیان کے مطابق خود فیصلہ کریں کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا مقام ان بزرگان دین میں مکھن اور نچوڑ کی مانند ہے یا نہیں؟ ذیل میں سلسلۂ شطاریہ لکھا جاتا ہے۔

سلسلۂ شطاریہ

الٰہی بحرمت حضرت رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خرقہ خلافت حضرت امیر المومنین شاہ مردان علی کرم اللہ وجہہ ؒ ، حضرت حسین شہید دشت کربلا رضؓ ، حضرت زین العابدین رضؓ حضرت باقر رضؓ ، حضرت جعفر صادق رضؓ ، سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامیؒ ، حضرت خواجہ محمد مغربی رسیدرحؒ ، حضرت اعرابی یزید عشقی رحؒ ، حضرت مولانا ترک منظفر طوسی رحؒ ، حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحؒ ، حضرت شیخ خدا قلی ماوراء النہری رحؒ ، حضرت محمد عاصف (دالہ حق) رحؒ ، حضرت عبداللہ شطاری رحؒ ، حضرت قاضن رحؒ ، حضرت عبدالفتح ہدایت اللہ سرمست رحؒ ، حضرت ظہور حاجی حضور حاجی پوری رحؒ ، حضرت حاجی حمید عرف شیخ محمد غوث گوالیاری رحؒ ، حضرت شیخ المشائخ سراج الاسلام المسلمین رحؒ بندگی شاہ وجیہہ الحق والدین المخاطب شطار سبحانی خاتم المحققین ولد حیدر علی العالی نور اللہ مرقدہا ، حضرت حاجی الحرمین میر لیسین سلمانیہ رحؒ ، حضرت سلطان العارفین برہان العاشقین قدوۃ المحققین مولانا شہباز محمد دیوریہ ثم بھاگلپوری قدس سرہا ۔

— اب سلسلۂ طیفوریہ کو دیکھا جائے کہ کیسے کیسے بزرگان دین سلسلۂ طیفوریہ میں مرید ہوئے تھے ____

الٰہی بحرمت حضرت رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خرقہ خلافت حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت شیخ عبداللہ علمدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت

یمین الدین شامی رہ، حضرت شیخ طیفور شامی رہ، حضرت بدیع الدین شاہ قطب المدار رح، حضرت حاجی الحرمین یٰسین ماٰبنیہ قدس سرہا، حضرت مولانا شہباز محمد دیوریہ ثم بھاگلپوری قدس سرہا۔

تذکروں میں لکھا ہے کہ آپ لوگوں کو چودہ سلسلوں میں سے کسی ایک سلسلے میں مرید کرتے تھے اور ہر سلسلے کو ایک ہی درجہ کا سمجھتے تھے۔ اصل میں آپ عمل کے قائل تھے۔

مؤلف "گنجینۂ سیدی"[1] نے لکھا ہے کہ "ہفت گروہ سے مراد۔ چار خلفائے راشدین، پنجم امام حسن ع، ششم امام حسین ع، ہفتم اویس قرنی رض اور چودہ خانوادے سے مراد۔ حبیبیہ، طیفوریہ، کرخیہ، سقطیہ، جنیدیہ، گاذریہ، طوسیہ، فردوسیہ، سہروردیہ، قادریہ کے تین اور پانچ خانوادۂ چشتیہ سے حضرت عبدالواحد بن زید سے نکلے ہیں"۔

واضح ہو کہ حضرت شہباز محمد رح کو پیر و مرشد کی طرف سے چودہ سلسلوں میں بیعت و مرید کرنے کی اجازت حاصل تھی۔ راقم نے حضرت مولانا شہباز محمد رح کے مختلف سلسلوں کو نقل کیا ہے۔ قارئین اوپر کے سطور کے مطالعہ سے حضرت رح کے مقام و روحانیت کا اندازہ لگائیں۔ اور یہ اندازہ وہی لگا سکتا ہے جو حضرت رح کے مزار پر کچھ دیر آنکھیں بند کر کے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرے!!

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید!

[1] گنجینۂ سیدی صفحہ ۳۱۲۔ از مولوی شاہ محمد سید حسن سر بھدوی بہاری عظیم آبادی

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے ارشادات

حضرت مولانا شہباز محمدؒ ایک عظیم المرتبت اور مجمع الکمالات بزرگ تھے۔ جن سے بادشاہ وقت بھی رجوع ہوئے طوالت عمر کی وجہ سے مولانا شہباز محمدؒ نے تخت دہلی کے کئی مغل بادشاہوں کے دور حکومت کو دیکھا تھا۔ آپ ۹۵ پچانوے سال اس دار فانی میں باحیات رہے۔ آپ نے اسلام کی تبلیغ وترقی کے لئے ملا چک میں حدیث شریف کا ایک مدرسہ قائم کیا تھا۔ جس میں علم فقہ، علم طب، اور دیگر مذہبی علوم وفنون کی کتابیں بزبان عربی و فارسی پڑھائی جاتی تھیں اور ملک بھر کے طلباء کا طلب علم کے لیئے آمدورفت ہوتا رہتا تھا۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے مریدان کی بھی تعداد کافی تھی آپ مدرسہ کے طلباء اور اپنے مریدان کو وعظ ونصیحت میں قرآن وحدیث کی باتیں انکے گوش گزار کرتے تھے۔

راقم ذیل میں وہی چند ارشادات جسے آپ نے مدرسہ کے طلباء اور اپنے

مریدان کو سنائے اور بتائے تھے اور جن پر عمل کرنے کی آپ نے طلباء اور مریدان کو تاکید فرمائی تھی لکھے جا رہے ہیں۔ تاکہ ہم سب ذیل کے اس چند ارشادات پر عمل کریں اور خود کی اصلاح کر کے دین و دنیاں سنوار لیں نیز خداوند تعالیٰ، حضور اکرم ﷺ اور حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی نگاہوں میں ایک صالح بندہ بنیں دعا ہے کہ حق تعالیٰ ہم سب کو جنت کی خوشبو سے ہم کنار کرے اور گناہوں کو معاف فرمائے اور اس سے بچائے۔

دین کے شریک بھائیوں! ہم سب قرآن و حدیث پر چلنے کا عہد کریں اور بزرگان دین کے ارشادات کی روشنی میں زندگی گزارنے کی کوشش کریں اور انکے بتائے ہوئے راستوں پر گامزن رہیں تاکہ دین و دنیاں میں فلاح پائیں اور کامیاب رہیں۔

اب راقم ذیل میں حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے عربی اور فارسی زبان میں قرآن و حدیث کے بتائے اور سنائے گئے چند ارشادات کا اردو ترجمہ قلم بند کر رہا ہے جسے راقم نے مختلف ذرائع سے جمع کئے ہیں ملاحظہ ہو:

آپ کے ارشادات

(۱) آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ گواہی پر رکھی گئی ہے (الف) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ۔(ب) نماز قائم کرنا ۔(ج) زکوٰۃ دینا۔(د) خانہ کعبہ کا حج کرنا۔(ہ) اور رمضان شریف کا روزہ رکھنا۔

(۲) آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے اندر یہ چار چیزیں ہیں۔ وہ شخص پکا منافق ہے (الف) جب اسے امانت سونپی جائے تو خیانت کرے۔(ب) جب بولے تو جھوٹ بولے۔(ج) جب وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے۔(د) اور جب جھگڑے تو فحش کلامی کرے۔

(۳) آپ نے ارشاد فرمایا کہ (الف) اللہ کی کتاب میں اضافہ کو قبول کرنے والا (ب) اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا (ج) اور ظلم و جور سے اقتدار حاصل کرنے والا، ان سبھوں پر اللہ تعالی، انبیاء کرام اور فرشتوں کی لعنت ہے۔

(۴) آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شطرنج کھیلتا ہے اور جو اسے دیکھتا ہے وہ خنزیر کا گوشت کھانے والے کی طرح ہے

(۵) آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو سنت کو ترک کرتا ہے وہ قابل ملامت ہے۔

(۶) آپ نے ارشاد فرمایا کہ دف بجانا، ناچنا اور گانا اور لہو لعب میں شرکت کرنا اور اس جگہ پر اکھٹا ہونا، گانا اور گانے والیوں کی خرید و فروخت اور ان کے معاوضے اور انکی پوشاک اور انکی کمائی یہ سب حرام ہیں۔

(۷) آپ نے ارشاد فرمایا کہ مومن ہونے کے لئے ہر قسم کی خواہش کو اپنے تابع کرنا چاہیئے۔

(۸) آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے رسول اکرم ﷺ پر جھوٹی بات گڑھی تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالینا چاہیئے۔

(۹) آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اسلام میں کسی بری سنت کو رواج دیا تو اسکا گناہ اس پر ہے اور اسکا بھی گناہ اس پر ہے جس نے اسکے بعد اس بری سنت پر عمل کیا۔

(۱۰) آپ نے ارشاد فرمایا کہ مصیبتوں کی وجہ سے کوئی موت کی تمنا نہیں کرے۔

(۱۱) آپ نے ارشاد فرمایا ہر شخص کی نجات یا ہلاکت کا انحصار اسکے روزانہ کے عمل پر ہے۔

(۱۲) آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے مال میں ناجائز طور پر خرد برد کرتے ہیں انکے لئے قیامت کے دن جہنم ہے۔

(۱۳) آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کا حق اپنی قوت وطاقت کی

بدولت ختم کردیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم واجب کردیتا ہے۔

(۱۴) آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تقدیر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے اپنے پڑوسی کو ایذا (تکلیف) نہیں پہچانا چاہئے۔

(۱۵) آپ نے ارشاد فرمایا کہ مہمان نوازی تین دن ہے اور جو اسکے بعد مہمان نوازی کرتا ہے تو وہ صدقہ ہے اور اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ میزبان کے یہاں رکے حتّٰی کہ میزبان اسے نکال دے۔

(۱۶) آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوں تو فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

(۱۷) آپ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان پر مسلمان کے چھ حقوق ہیں ۔(الف) جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کو جائے (ب) جب ملاقات ہو تو سلام کرے (د) جب پکارے تو جواب دے (ج) جب چھینک آئے تو جواب دے (ہ) جب مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے (ی) اور جو اپنے لئے پسند کرے وہی اس کے لئے پسند کرے۔

(۱۸) آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حضرت محمد ﷺ کو خواب میں دیکھا تو اس نے حضرت محمد ﷺ کو واقعتاً دیکھا۔ کیونکہ شیطان حضرت محمد ﷺ کی شکل نہیں بنا سکتا ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمد رح

کے فرمودات، حصول حاجات اور قبولیت دعا

حضرت مولانا شہباز محمد رح اپنی حیات میں قیام بھاگلپور کے درمیان اپنے مریدان، خلفاء اور مدرسہ شہبازیہ کے طلباء نیز عوام الناس کو دین اسلام کے مختلف مسائل، احادیث نبوی، اور اوراد و ظائف اور قبولیت دعا کے مختلف طریقوں کے بارے میں اپنی مجلسوں اور مدرسہ شہبازیہ میں شب و روز معلومات فراہم کرتے تھے۔ راقم حروف کو کتب خانہ شہبازیہ اشرفیہ ملاچک میں کچھ کرم خوردہ قلمی اوراق نیز سید خورشید حسن شہبازی کے اجداد کرام کی ڈائریوں میں حضرت مولانا شہباز محمد رح کے کچھ فرمودات ملے۔ راقم نے ان اوراق اور ڈائریوں کو دیکھا اور پڑھا ہے۔ عوام و خواص کے واسطے حضرت مولانا شہباز محمد رح کے ان فرمودات کو پیش کیا جاتا ہے تاکہ عوام و خواص ان مسائل، احادیث، وظائف اور قبولیت دعا کے طریقوں پر عمل کر کے دین و دنیا کو سنوارنے کی سعی کریں۔ اور خدائے بزرگ و برتر کی نگاہوں میں محبوب ترین بندے شمار کیے جائیں اور اپنی دعاؤں میں راقم حروف کو یاد رکھیں۔ اب ذیل میں

بمبر شمار کے ساتھ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے مختلف فرمودات نقل کئے جاتے ہیں۔ جنہیں حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے اپنی حیات میں مدرسہ شہبازیہ کے طلبار، فقرا، امرار، مریدان اور عوام وخواص کو فیضیاب کیا اور عمل کرنے کے لئے حکم فرمایا تھا۔

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَمْسِ مَعَارِفِ اِسْمَائِکَ وَمَظْھَرِ لَطَائِفِ اَسْرَارِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَعَلٰی اٰلِ شَمْسِ مَعَارِفِ اَسْمَائِکَ وَمَظْھَرِ لَطَائِفِ اَسْرَارِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرۃٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

مندرجہ بالا دعار حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے اپنے مریدین، طلبار اور عوام وخواص کیلئے قلمی کتابوں میں لکھوائے ہوں گے۔ تاکہ مریدان اور عوام وخواص روزانہ اور ہر نماز کے بعد اس دعار کا ورد کیا کریں۔ تاکہ خداوند تعالیٰ اس دعار کی برکت سے دعار پڑھنے والوں کے مشکلات اور مصیبتوں کو دور فرمائے۔ یہ دعار قلمی کتاب کے ورق کی صورت میں تھی۔ جو اکرام الحسن کی ڈائری میں نقل ہے اور مولوی خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں موجود ہے اس دعار کے نیچے ذیل کی عبارت ہے۔

"حضرت مولانا شہباز محمدؒ فرمودند"

اس عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کسی فارسی قلمی کتاب کے اوراق سے نقل ہیں۔ اس ورق کی کب کتابت ہوئی اور کس نے اسے لکھا۔ یہ پتہ نہ چل سکا۔ چونکہ فارسی کی یہ عبارت کہ "حضرت مولانا شہباز محمدؒ فرمودند" لکھی ہوئی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا موصوف کے بیان مبارک کو کسی کاتب نے نقل کیا ہے۔ دروغ برگردن راوی۔

مولوی سید خورشید حسن شہبازی نے راقم کو بتایا کہ کئی بورے قلمی کتابوں اور بکھرے ہوئے قلمی اوراق کو انہوں نے دیمک کی نذر ہونے پر آستانہ نجیب اللہ شہبازیؒ نزد کروری بازار کے احاطہ کے اندر دفن کردیا۔

(۲) حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ذیل کے بزرگان دین کی خوشنودی حاصل کرنا اور مقبولیت دعا کا یہ طریقہ ہے کہ ان بزرگان دین کی ارواح کو فاتحہ پڑھ کر بخشیں اور اپنے دلی مقصد کی حصولیابی کیلئے دعا مانگیں خداوند تعالیٰ اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور ان بزرگان دین کی دعا سے قبول فرمائیں گے۔

اسمائے گرامی بزرگانِ دین یہ ہیں :-

حضرت خواجہ اویس قرنیؒ، حضرت خواجہ حسن بصریؒ، حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ، حضرت خواجہ احمد سہاوندیؒ، حضرت خواجہ انصاریؒ[1]

[1] خواجہ عبداللہ انصاری

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح، اویسی، حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رح، حضرت خواجہ ابو اسحاق سہر یارکازرونی رح، حضرت خواجہ فریدالدین مسعود احمد اجودھنی رح اور حضرت خواجہ نظام الدین عباسی مورکی رح،

واضح ہو کہ راقم نے ان قلمی اوراق کو جنمیں مندرجہ بالا عبارت لکھی ہوئی ہے مولوی سید خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں پڑھا ہے۔ ممکن ہے یہ طریقۂ فاتحہ حضرت مولانا شہباز محمد رح نے مریدان اور عوام وخواص کی دلی مراد کو حاصل کرنے کیلئے فرمایا ہو تاکہ عوام وخواص اس طریقہ پر عمل کر کے مندرجہ بالا بزرگان دین کی خوشنودی حاصل کریں اور دلی مراد پائیں۔ بعدہٗ بزرگان شہبازی نے اس قلمی نسخہ والے ورق میں مندرجہ بالا بزرگان کے اسمائے گرامی کے بعد حضرت مولانا شہباز محمد رح کا نام بھی تحریر کیا ہے۔ جو اصل نسخہ کے کاتب کی تحریر سے نہیں ملتی ہے انکے قلمی اوراق میں اسمائے گرامی بزرگان دین کے نیچے ذیل کی عبارت درج ہے

"حضرت مولانا شہباز محمد رح فرمودند"

ممکن ہے جس قلمی کتاب کے یہ اوراق ہیں اس کتاب کو مصنف نے فارسی زبان میں تصنیف کیا ہو!

اس نیاز میں بارہ خرمے تبرکاً تقسیم کئے جاتے ہیں۔

(۳) حضرت مولانا شہباز محمد رح نے مریدان اور عوام وخواص سے

مدرسہ شہبازیہ نیز مجلس پند و نصیحت میں فرمایا تھا کہ ذیل کی نماز ہر حاجت کے واسطے مجرب ہے۔ اگر کوئی شخص اس طریقہ پر نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے دلی مقصد کا اظہار کرے، اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے حاجت مندوں کی حاجت کو بر لائیں گے۔ یہ نماز حصول مقصد کیلئے مجرب ہے۔ راقم ذیل میں طریقۂ نماز نقل کر رہا ہے۔

"طریقۂ نماز حاجت کے واسطے" (استخارہ)

نویت ان اصلی للہ تعالیٰ رکعتی صلوٰۃ قضا لحاجاتِ صلوٰۃ سید الطائفہ متوجہاً الی جہۃِ الکعبۃِ اللہ اکبر۔ رکعت اول سورہ فاتحہ مع بسم اللہ ۳ بار وانا اعطینا مع بسم اللہ ۷ بار۔ و در رکعت دوئم۔ سورہ فاتحہ مع بسم اللہ ۳ مرتبہ و سورہ والشمس مع بسم اللہ ۱۱ مرتبہ رکوع میں عظیم کے بعد ۳ بار یا قطب الاقطاب و یا قاضی الحاجات اغثنی اغثنی اغثنی سجدے میں تین بار یا حاضر یا ناظر یا شاہد المدد فی قضائے حاجتی کہے۔ بعد ازاں التحیات و درود پڑھے بعد سلام کے یا زدہم نام سات بار مولانا شہباز محمد رح کے پڑھے پھر دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور اپنے دلی مقصد کا دربار خداوندی میں اظہار کرے۔ واضح ہو کہ بعد کے صاحب سجادہ نشینوں نے سلام کے بعد سات بار نام دوازدہم حضرت مولانا شہباز محمد رح کا منسلک کر دیا ہے۔ اس طریقۂ نماز کے فارسی قلمی اوراق راقم کو سید خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں ملے ہیں۔

اور راقم نے ان اوراق کو پڑھا ہے لیکن یہ پتہ نہ چل سکا کہ کس قلمی کتاب کے ہیں اور کب کتابت کی گئی تھی۔ اور اسکے کاتب اور مصنف کون ہیں؟ ان اوراق کا عکس راقم کے پاس موجود ہے۔

واضح ہو کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے یازدہم نام یہ ہیں۔ یا قطب شہباز محمدؒ، یا غوث شہباز محمدؒ، یا فقیر شہباز محمدؒ، یا ھادی شہباز محمدؒ، یا مکین شہباز محمدؒ، یا مخدوم شہباز محمدؒ، یا رحیم شہباز محمدؒ، یا کریم شہباز محمدؒ، یا غفور شہباز محمدؒ، یا معین شہباز محمدؒ، یا ولی شہباز محمدؒ، یا مولانا شہباز محمدؒ اقض حاجتی یا قاضی الحاجات بعد یہ نیت کرے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نویت ان استجرت منک با نقبا یا نجبا یا ابدال یا اوتاد یا غوث یا قطب یا شہباز محمدؒ ان اجری فیھا وقضی احاجتی برحمتک یا ارحم الراحمین۔ قلمی اوراق کا عکس پیش ہے قارئین استفادہ کریں۔

اگر برای عمل خاص تمام روز پنجشنبه عشره ربیع ماه رفتن جانب شب تا نیمه زوال معنی حاجتها
و حاجتی یابد و حاجت یابد و حضور مطلب احوال کرده او این دعای افتتاح یکبار بخواند این است بسم الله الرحمن الرحیم

اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد بعدد کل ذرة الف الف مرةٍ وعلی آل سیدنا محمد بارک

وسلم نصر من الله وفتح قریب وبشر المؤمنین فالله خیر حافظا وهو ارحم الراحمین

بعده یکبار این هر کدام بخواند بسم الله الرحمن الرحیم یا الله المحمود فی کل فعاله یا الله یا قاهر

ذا البطش الشدید انت الذی لا یطاق انتقامه یا قاهر بعد از آن یکبار بعده این

دعا بخواند بسم الله الرحمن الرحیم اللهم فرج همی واکشف غمی و وسع رزقی برحمتک

المستغیث یا فارج الهم یا کاشف الغم اقض دینی واهلک عدوی برحمتک

یا ارحم الراحمین کن فیکون لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین

لا اله الا الله الملک الحق المبین لا اله الا الله محمد رسول الله یا خفی الالطاف

نجنی مما اخاف یا بدیع العجائب یا لخیر یا شیخ عبد القادر شیئاً لله

در یوم ماه ... سبحان محمد احفظنی من جمیع البلیات الجن والانس

الحیوانات والنباتات والجمادات ... دفع کل امراض الجسمانیة

بخواند در رکعت اول والضحیٰ و در رکعت دوم الم نشرح بخواند بعده این

اسم را در شب خواند بخسپد از غیب بشارت یابد ان شاء الله تعالیٰ

اسم بزرگ اینست **الخبیر البصیر اخبرنی بحال الخیرة**

روایت از حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه آمده است هر که بغیر فریضه

در وقت صبح بلند بر سینه بنشیند بخواند و هر حاجت که خواهد بکرم الله تعالیٰ

بر آید اگر سنگ ازو کام گردد دعاء اینست اول را خود درو در دل تمام

مرتبه خواند بسم الله الرحمن الرحیم **یا قدیم یا قیوم یا فرد**

یا وتر یا احد یا صمد لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

سوم است وقت خواندن تسبیح بگوید و رجوع جانب ارواح مقدس آنحضرت

آورده باشد بخواند ان شاء الله تعالیٰ امر حاجت بر آید نماز یک رکعت از حضرت

شیخ السالکین حضرت سلطان بایزید بسطامی و بندگی حضرت سید جلال بخاری

مخدوم جهانیان قدس الله سره العزیز یافته که یک رکعت نماز بگذارد بدین طریق

نیت کند نویت ان اصلی لله تعالیٰ رکعة واحدة متوجهاً الی جهة

الکعبة الله اکبر بعد تسبیح بار الحمد یک بار بعده اخلاص بخواند بعده رکوع و سجود

او الله و تشهد خواند و سلام دهد بعد از سلام کلمه السلام بر زمین زند تسبیح

بار بگوید الٰهی تو بودی و کسی نبود بعده کلمه حب بر زمین نهد و بگوید تسبیح

بار بگو الٰهی تو باشی و کس نباشد بعده بسجده نهد تسبیح بار بگوید الٰهی تو یکی و یار

بین یکی بسا این من را در ده گردد ان بکرم الله تعالیٰ تا مسجد و راه ابتیک

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

واضح ہو کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو وضو کرلے اور دو رکعت نماز نفل استخارہ کی پڑھے۔ اس نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل یاایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد قل ھو اللہ پڑھے پھر التحیات و درود پڑھکر سلام پھیرلے بعدہ سورہ الحمد اور درود شریف پڑھے اور قبلہ کی طرف منھ کرکے سو رہے۔ بہتر یہ ہیکہ کم از کم سات مرتبہ استخارہ کرلے اور یہ دیکھے کہ جس بات پر دل جمے اسی میں بھلائی ہے۔ بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد اگر خواب کے اندر سفیدی یا سبزی دیکھے تو اچھا ہے اور مطلب پورا ہونیکی امید ہے اور اگر سیاہی اور سرخی دیکھے تو بُرا ہے بلکہ مطلب پورا نہیں ہوگا۔

(۴۷) حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے فرمایا ھیکہ ذیل کے بزرگان دین کی ازواح پاک کو فاتحہ پڑھ کر بخشیں تاکہ ان بزرگان دین کی خوشنودی حاصل ہو فاتحہ خواں کی دعائیں ان بزرگان کے طفیل میں مقبولیت کو پہنچتی ہیں۔ یہ نیاز اور فاتحہ حاجت کے واسطے ھے

نیاز برائے حاجت

اسمائے گرامی بزرگان دین

بروح الٰہی بحرمت خواجہ اویس قرنی رضؓ ، خواجہ حسن بصریؒ خواجہ سری سقطیؒ ، خواجہ جنید بغدادیؒ ، خواجہ اسحاق کاذوریؒ ، سید محی الدین عبد القادر جیلانیؒ ، خواجہ ابو اللیث سمرقندیؒ ، خواجہ نظام الدین دھلویؒ ، میر سید جلال الدین بخاریؒ ،

حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے یہ طریقہ فاتحہ مریدان اور نیز حاضرین مجلس میں پند و نصیحت کے طور پر ارشاد فرمایا تھا۔ تاکہ مریدان و عوام و خواص اس طریقہ پر عمل کر کے اپنی مراد کو پہنچایں۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگان دین کے طفیل میں فاتحہ خواں کی دعا کو قبول فرماتے ہیں۔ واضح ہو کہ کسی قلمی بکھرے ہوئے اوراق سے مولوی سید خورشید حسن شہبازی کے والد محترم نے اپنی ڈائری میں نقل کیا تھا۔ راقم نے اس ڈائری سے نقل کیا ہے یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ کس قلمی

کتاب یا اوراق سے نقل ہیں اور اسے کب اور کس نے لکھا تھا ممکن ہے یہ اوراق کسی فارسی قلمی عملیات کی کتاب سے ہوں! جس سے مولوی خورشید حسن شہبازی کے والد محترم نے استفادہ کیا اور بعدہٗ اپنی ڈائری میں محفوظ کر لیا۔

(۵) یہ عمل حضرت مولانا عبداللطیف صاحبزادہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ سے روایت ہے جسے اخص الخاص کیلئے حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے فرمایا تھا اور دفع بلا و قاطع اعدار (دشمن) حصول جاہ و حشمت اور تسخیر جن وانس کیلئے مجرب ہے، اسکے عمل کا طریقہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

عروج ماہ میں پنج شنبہ کے روز چاشت کے وقت زوال سے پہلے طہارت کے ساتھ پاک جگہ پر پاک کپڑا ملبوس عطر لگا کر خلوت میں اپنے مقصد کو یاد کر کے سب سے پہلے دعائے افتاح کو ایک بار پڑھے۔

دعا افتاح یہ ہے۔

اول۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَعَلٰی اٰلِ سیدنا مُحَمَّدٍ بارک وسلم نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ بعد ایک مرتبہ دوئم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا اللہُ المحمودُ فی کل فعالہ یا اللہ یا قاہر و ذالبطش الشدید انت الذی لا یطاق انتقامہ یا قاہر و

اس کے بعد ایک مرتبہ پڑھے۔
سوم — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ فرج ھمّی والشف غمّی وَ وسع رزقی برحمتک استغیث یا فارج اللھم یا کاشف الغم افض دینی اھلک عدوی برحمتک یا ارحم الراحمین کن فیکون لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین لا الٰہ الا اللہ الملک بحق المبین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا خفی الالطاف لنجنی مما نخاف یا بدیع العجایب بالخیر یا شیخ عبدالقادر شیاً للہ یا مولوی شہباز محمد احفظنی عن جمیع البلیات الجن والانس والحیوانات والنباتات والجسمانیۃ وادفعنی کل امراض الجھانیۃ والشر الشیطانیۃ والافیۃ والعاجۃ والسحر والدعوۃ واقتلی اعدار الظاہر والباطن کلھا ذارفعنی علو درجات الدنیا والآخرۃ یا خیر الناصرین یا ارحم الراحمین بحق بدوح یا جبرئیل یا میکائیل یا عزرائیل یا اسرافیل یا ارحمھا کما ربیانی صغیراً اللھم یا سخر ومن فی السموات والارض تسخرنی فسھل یا الٰہی کل صعب بحرمت سید البرار سہل۔ بعد چاروں قل مع بسم اللہ و الحمد و اللھم اغفرلی پڑھے اور سر سجدہ میں لے جائے اور دونوں ہتھیلی دعا کی طرح بالا رکھے اور دعا پڑھے اور دونوں ہاتھ کھلا رکھے اور تمام اعضاء خوفزدہ رکھے اور پڑھے اللھم اغفرلی ولوالدی ولمن والدی ولمن تشنی ارشادی واستادی والجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات

الاحیاء من منھم والاموات انک مجیب الدعوات ورافع الدرجات برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ یہی دعوت ودفع بلا وقاطع اعداء، حصول جاہ وتسخیر جن والنس والروح مقدس وبرائے عمر واولاد وصحت وجمعیت وبرکت وکشود مقاصد دنیا وعقبیٰ کے لئے دعاء مانگے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل وبزرگان بڑے پیر دستگیر ومولانا شہباز محمدؒ کے دعاء قبول فرمائیں گے ۔ دعا سبوحٌ قدوسٌ ربنا ورب الملئکۃ والروح پڑھے ۔ واضح ہو کہ راقم کو اس دعائے مجرب کے قلمی اوراق سید خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں دستیاب ہوئے ۔ طریقہ دعا تحریر کیا گیا ۔ یہ دعا کب اور کس نے تیار کیا ہے پتہ نہ چل سکا ۔ عکس راقم کے پاس موجود ہے ۔ اس دعاء کا مفہوم قاری اسلام صدیقی دربھنگوی سے کرا کر قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں ۔

اے میرے اللہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی طرف سے رحمت خاص کا نزول فرما اور انکی تمام امت پر بھی لاکھوں بار اسی طریقے سے تو انکی اولاد پر بھی رحمت خاص کا نزول فرما ۔ تیری نصرت یعنی اللہ کی نصرت اللہ کی جانب سے عنقریب ہے ۔ منجملہ یہ کہ اللہ کی جانب سے نصرت وفتح دونوں عنقریب ہے اور مومنوں کیلئے بشارت ہے کہ اللہ سبھوں کا بہترین محافظ ہے اور تمام رحم کرنیوالوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے ۔

اے اللہ تو محمود ہے، قابل تعریف ہے، رزق میں وسعت عطا کرنیوالا، تمام امر کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے والا، غم سے نجات دینوالا، دشمنوں کے قریب سے محفوظ رکھنے والا اور تمام رحم کرنیوالوں میں سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے۔ تیری شان اتنی عالی ہے۔ تو ارادہ فرماتا ہے تو کام ہو جاتا ہے۔ اے اللہ تو پاک ہے تمام عیوب سے البتہ میں قصورواروں میں سے ہوں۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بلاشبہ اللہ ہی حق ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے برگزیدہ بندے اور رسولؐ ہیں۔

اللہ لطیف ہے یعنی باریک بین ہے۔ اے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ و مولانا شہباز محمدؒ آپ دونوں حضرات سے استغاثہ د آرزومنت ہے کہ تمام بلاؤں سے انسان اور خبات کے وحیوانات و نباتات علیٰ ھذا القیاس تمام روحانی و جسمانی امراض سے محفوظ رکھوائیو۔ دنیا و آخرت میں مقام عالی عطا کرائیو۔ ظاہر اور باطن میں رفعت و بلندی عطا کروائیو۔ اے اللہ ہمارے معاون چاروں متمیز فرشتوں (جبریلؑ، میکائیلؑ، عزرائیلؑ، اسرافیلؑ) کو مددگار رہنا۔ ہمارے بچپنے میں جس طریقے سے تو نے رحم فرمایا اسی طریقے سے اب بھی رحم فرما۔ تو آسمانوں اور زمینوں کو مسخر کیے ہوا ہے یعنی تیرے قبضہ میں ہے۔ یا اللہ ان اشیاء کو میرے بھی تابع فرما۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے بھی یہ دعا مجرب ہے۔

(۶) حضرت مولانا لطیف فرزند حضرت مولانا شہباز محمدؒ سے نقل ہیکہ دوشنبہ کی رات میں وتر نماز کے بعد اول و آخر درود پچاس مرتبہ سورہ اریت الذی تمام اس طرح ضم کرکے پڑھیں یا ایھا الذین آمنو۔۔۔۔۔ والسجدوا وعبدوا ربکم وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون بعد اللہ اکبر کہکر سجدہ میں تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی کہیں بعد سجدہ سے سر اٹھائیں بعدہٗ سورہ مذکور اس آیت مذکور میں ضم کریں بدستور سجدہ میں وہی کہیں اس طرح پچاس مرتبہ سجدہ کریں بعدہٗ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیں۔ مندرجہ بالا عمل کرنے سے ہر کس مطیع ہوجائیگا۔ واضح ہو کہ مندرجہ بالا عمل کا طریقہ حضرت مولانا لطیفؒ نے اپنے والد محترم حضرت مولانا شہباز محمدؒ سے سیکھا ہوگا۔ جسے کسی کاتب نے حضرت مولانا لطیفؒ سے نقل کیا ہے۔ یہ قلمی صفحہ مولوی سید خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں موجود ہے جس سے راقم نے استفادہ کیا ہے۔ اور عکس راقم کے پاس موجود ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے یہ عمل اپنے مریدوں اور مدرسہ شہبازیہ کے طلباء کو بھی بتایا ہوگا۔ واضح ہو کہ حضرت مولانا لطیفؒ نے اپنے والد محترم سے مدرسہ شہبازیہ میں پڑھا تھا۔ اور یہ عمل مدرسہ میں ہی اپنے والد محترم حضرت مولانا شہباز محمدؒ سے سیکھا ہو!

ہم اور آپ بھی اس مندرجہ بالا طریقہ پر عمل کرکے ہر کس کو اپنا مطیع

وفرمانبردار بنا سکتے ہیں۔

(۷) ذیل کا وظیفہ بھی حضرت مولانا لطیف فرزند حضرت مولانا شہباز محمدؒ سے نقل ہے۔ جو ایک قلمی صفحہ کی صورت میں ہے یممکن ہے اس وظیفہ کو بھی حضرت لطیفؒ نے اپنے والد بزرگوارؒ سے سیکھا ہو۔ مندرجہ ذیل وظیفہ کل حاجات کو برلانے کیلئے ہے۔ یہ قلمی نسخہ مولوی سید خورشید حسن شہبازی کی ملکیت میں ہے جس سے راقم نے عکس حاصل کیا ہے اور اس کتاب میں عوام کے فائدے کیلئے لکھ رہا ہے۔ تاکہ عوام وخواص اس وظیفہ کا ورد کر کے اپنے دلی مقصد میں کامیاب وکامران ہوں۔ اللہ تعالیٰ بیشک رحیم وکریم ہے اور اپنے نیک بندوں کی حاجت کو پورا کرنیوالا ہے۔

یہ عمل رات میں پانچ ہزار مرتبہ پڑھنے کا ہے۔

ذیل کا وظیفہ رات میں پانچ ہزار مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے دلی مقصد کیلئے دعا مانگیں۔ ذیل میں وظیفہ لکھا جاتا ہے۔

• یا مسہلُ سہل کل صعب اصبحت فی جوار اللہ وامسیت فی امان اللہ۔

(۸) مندرجہ ذیل عمل بھی برائے حصول حاجت کیلئے مجرب ہے۔ اور اسی فارسی قلمی صفحہ سے ہے اس عمل کو بھی حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے مدرسہ شہبازیہ میں مریدان کو

رسیکھا یا ہوگا اور حضرت مولانا لطیف رح (فرزند حضرت مولانا شہباز محمد رح) نے بھی مدرسہ شہبازیہ میں والد محترم سے درس لیا ہوگا۔ یہ نہایت آسان اور مجرّب عمل ہے۔ مؤلف یہ اوراق فارسی لکھتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ فرض نماز کے بعد ایک سو مرتبہ ایک چلہ میں جو اپنی حاجت کے واسطے ذیل کی دعا ر کو پڑھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے نوازا جائے اور اسکی حاجتیں پوری ہوں اگر کوئی اس عمل میں شک لائے تو کافر گردانا جائے۔

:: طریقہ برائے حصول حاجت ::

اس عمل میں اول و آخر درود تین تین مرتبہ اور درمیان میں ذیل کی دعا ایک سو بار پڑھے۔ شرط یہ ھیکہ پڑھنے کے وقت کسی سے گفتگو نہ کرے اور رجوع جانب ارواح مقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ امر حاجت بر آئے۔ دعا یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا قدیمُ یا قیوم یا فردُ یا وترُ یا احدُ یا صمدُ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اور حضور اکرم کا اسم گرامی پڑھے۔

(۹) حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ اپنے مریدوں اور عوام و خواص کو حصول مقصد کیلئے ''طریق ختم غوثیہ'' کی تعلیم دیتے ہوں گے۔ اس لئے کی بحالت روحانی سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ ''ہم اور شہباز ایک ہیں (ہندو پاک کے اولیاء) حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ اکثر و بیشتر عوام و خواص کو سلسلۂ قادریہ میں ہی مرید کرتے تھے اور آپ کے خانوادوں اور سجادہ نشینوں کا یہی طریقہ رہا تھا سجادہ نشین حال الحاج سید شاہ صفی العالم شہبازی اور ولی عہد حضرت سید شاہ اشتیاق عالم ضیاء شہبازی بھی سلسلۂ قادریہ میں عوام و خواص کو شرف بیعت سے مشرف کرتے ہیں اور اسی سلسلۂ کی تعلیم دیتے ہیں۔ ممکن ہے حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ اور آپ کے سجادہ نشینوں نے مرادیں پانے کے لئے عوام و خواص کو ''طریق ختم غوثیہ'' کی تعلیم دی ہو گی اس لئے راقم ذیل میں طریقہ ''ختم غوثیہ'' پر عمل کرنے کی ترکیب نقل کر رہا ہے۔

طریق ختم غوثیہ

پہلے دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ جس کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ ہو بعد ختم نماز کے ایک سو گیارہ مرتبہ ذیل کی دو رود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ ط

پھر اس کے بعد ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ یہ پڑھے۔

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیاً للّٰہِ ط

اور آخر میں ایک سو گیارہ بار درود مذکور الصدور پڑھ کر حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا فاتحہ شیرنی کے ساتھ کرے اور دعا میں اپنے مقصد کو بیان کرے۔ اللہ تعالی اپنے حبیب رسول اکرم ﷺ کے طفیل اور حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے دعا قبول فرمائیں گے۔

واضح ہو کہ تبرکات خانہ شہبازیہ ملا چک میں حضرت سید نا غوث الاعظم کا موئے مبارک موجود ہے جسکی زیارت گیارہوں شریف کے موقع پر عوام وخواص کو کرائی جاتی ہے۔ اس لئے ضرور ''طریق ختم غوثیہ'' کی تعلیم عوام کو دی جاتی ہوگی۔ آج عوام وخواص نیز مریدان شہبازی اس ''طریقِ ختم غوثیہ'' پر عمل کر کے اپنے دلی مقصد میں کامیاب وکامراں ہو سکتے ہیں۔

(۱۰) عوام وخواص اور مریدان کو حضرت مولانا شہباز محمدؒ اپنی مراد پانے کے لئے ''طریق خواندن ختم خواجگان'' کی تعلیم دیتے ہونگے جیسا کہ مندرجہ بالا فارسی قلمی صفحہ کے عکس سے پتہ چلتا ہے جو سید خورشید

حسن شہبازی کے کتب خانہ میں موجود ہے حضرت مولانا شہباز محمدؒ خواجگان سلسلئہ چشتیہ میں جب عوام وخواص کو مرید کرتے ہونگے تو انہیں ''طریق خواندن ختم خوجگان'' کی تعلیم بھی دیتے ہونگے اور یہ سلسلہ آپ کے بزرگان میں بھی مروج رہا۔ اس لئے راقم فارسی قلمی صفحہ کی تحریر کے مطابق ذیل میں ''طریق خواندن ختم خواجگان'' پر عمل کرنے کی ترکیب نقل کر رہا ہے۔

طریق خواندن ختم خواجگان

ہفت بار سورہ فاتحہ اور صد بار درود و ہفتاد و یک بار الم نشرح پڑھے اس کے بعد ایک ہزار ایک بار سورہ اخلاص پڑھے نیز سورہ فاتحہ ہفت بار و صد بار درود پڑھے بعد ازاں اپنی حاجت چاہے اور شیرنی کے ساتھ خواجگان چشت کا فاتحہ کرے۔ جس میں ذیل کے بزرگان کے نام کو شامل رکھے۔

حضرت خواجہ سید اسحاق عجد والے و حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند و حضرت خواجہ ابو یوسف۔ اسکے بعد قلمی صفحہ دیمک زدہ ہے جو نہیں پڑھا جاسکا۔

واضح ہو کہ آج عوام وخواص نیز مریدان شہبازی اس طریق خواندن ختم خواجگان پر عمل کر کے اپنے دلی مقصد میں کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہیں۔

واضح ہو کہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کو اپنے پیر و مرشد سے چودہ سلسلوں میں عوام و خواص کو بیعت و مرید کرنے کی اجازت حاصل تھی۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔۔۔

بھاگل پور کے مشہور بزرگان دین

- حضرت لعل محمد پیر شاہ جنگی .... قبر مبارک شاہ جنگی تالاب کنارے ٹیلہ پر
- حضرت نور الدین بجلی شاہ .... پورب طرف تاتار پور پٹرول پمپ کے بغل میں
- حضرت پیر شاہ جلال .... قبر مبارک کوتوالی تھانہ کے نزدیک ہے
- حضرت گھورن شاہ .... قبر مبارک کچہری چونک کے کونہ پر ہے
- حضرت نیک نام شاہ .... قبر مبارک دو نمبر گمٹی بھیکن پور میں ہے
- حضرت علی محمد پیر دمڑیا .... بھاگلپور اسٹیشن کے پورب جانب الٹا پل کے نیچے
- حضرت ہتکٹورہ پیر .... قبر مبارک سلک انسٹی چیوٹ کے بغل میں ہے
- حضرت شاہ منصور .... **قبر مبارک محلہ منصور گنج میں ہے**
- حضرت بھیکن شاہ .... قبر مبارک محلہ بھیکن پور میں ہے

حضرت مولانا شہباز محمدؒ ایک زبردست عالم دین ہونے کے علاوہ آپ ایک پیدائشی ولی اور محدث اعلیٰ بھی تھے۔ آپ نے دسویں صدی ہجری کے نامور فقیہ اور علم حدیث کے سمندر حضرت ابن الحجر المکّی قدس سرہٗ سے درس حدیث لیا تھا اور محدث کے عہدہ پر پہنچے تھے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو عام کرنے اور عوام الناس کے سینوں کو ان احادیث کی روشنی سے اجاگر کرنے کیلئے اپنی حیات میں ملا چک شہر بھاگل پور میں ایک حدیث کا مدرسہ قائم کیا تھا جس سے ملک ہندوستان کے طلباء طلب علم حدیث کے لئے رجوع ہوتے تھے اور اپنے سینوں کو حدیث کی روشنی سے تابناک کرتے تھے اکثر و بیشتر طلباء آپ کی علوم ظاہری و باطنی سے سرفراز ہو کر آپ سے کہیں کی ولایت بھی پاتے تھے۔

مئولف ''ہند و پاکستان کے اولیاء'' مفتی شوکت علی فہمی کے بقول حضرت مولانا شہباز محمدؒ اپنے دست مبارک سے پانچ سو کتابیں تالیف ونقل فرمائی تھیں بہت تلاش و جستجو کے بعد پروفیسر عبد الغفار انصاری کو آپ کی ایک نادر و بیش بہا تالیف کا قلمی نسخہ بنام ''ستین شریف'' حضرت امین العالم خانوادہ شہباز محمدؒ (جن کی قبر مبارک بڑی مسجد ملا چک کی پشت پر ہے) کے کتب خانہ میں عربی زبان میں ملی جو روز مرّہ کام آنے والی ساٹھ حدیثوں پر مشتمل اور راحم شہبازی کی کتابت میں موجود ہے یہ کتاب بندہ کو عرش اعظم پر لے جانے والی ہے اور ذرّوں کو ستاروں کے مانند روشن کرنے والی ہے ''ستین شریف'' حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی وہ مایہ ناز تالیف ہے جس کی روشنی میں مخلوق خدا تا حشر راستہ طے کرتی رہے گی۔ واضح ہو کہ حضرت مولانا احسن اللہ عباسیؒ نواسۂ حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے ۱۰۵۰۔۵۵ھ کے درمیان یعنی حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے وصال پانے کے صرف پانچ سال کے اندر اسکی شرح لکھی تھی جو بنام ''شرح ستین شریف'' عربی قلمی حضرت امین العالم بھتیجہ حضرت بوڑھے میاں صاحب گیارہویں سجادہ نشین خانقاہ

شہباز یہ ملا چک کے کتب خانہ میں محفوظ ہے حضرت مولانا احسن اللہ نے اس کتاب کے عربی دیباچہ میں جو بیان فرمایا ہے اس کا اردو ترجمہ ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے ملاحظہ ہو:

''مولوی مولانا خواجہ علی اللہ ان کی قبر کو خوشگوار بنائے اور جنت ان کا ٹھکانہ بنائے کہتے ہیں کہ مخدوم العالم (حضرت شہباز محمدؒ) قدس اللہ روحہ وزاد علینا فتوحہ نے عالم روحانی میں بغیر کسی واسطہ سے آنحضرت ﷺ سے علم احادیث کی تحقیق کی تھی اور انہوں نے طلباء کیلئے احادیث صحیحہ میں اس ستین کو جمع کیا''

اب ستین شریف قلمی کے دیباچہ کا بھی عربی بیان کا اردو ترجمہ ملاحظہ ہو:

ساری تعریف اللہ کے لئے ہے اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول پر اور انکی اولاد پر اور انکے تمام ساتھیوں پر ضعیف و ناتواں بندہ جو قوی و متین خداوند کریم کا سراپا محتاج ہے اسی نے ان حدیثوں کو جمع کیا ہے اور وہ بندہ ضعیف و ناتواں شہباز بن خطاب بن حاجی خیر الدین ہے اللہ تعالیٰ حاجی خیر الدین کے گناہوں کو معاف فرمائے اور خطاب و شہباز کی غلطیوں کو بھی درگزر فرمائے۔

(ستین شریف کا اردو ترجمہ مرتبہ ڈاکٹر عبدالغفار انصاری)

اوپر کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ سنت

رسول کے کس قدر پیرو تھے آپ نے اپنے مریدوں اور عوام الناس کو انہی سنت رسول پر چلنے کی دعوت دی تھی بے شک قرآن وحدیث مسلمانوں کے لئے قائد ورہنما ہیں۔

واضح ہو کہ مولوی خواجہ علی قدس سرہٗ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے خلیفہء اعظم تھے جن کو آپ نے تیگھڑہ کی ولایت دی تھی حضرت خواجہ علی کا مزار شریف تیگھڑہ میں (اب ویران ہو چکا ہے) کھڑکپور بازار سے آدھ کیلومیٹر کے فاصلہ پر اتر جانب واقع ہے جو حضرت دیوان شاہ کے نام سے مشہور رہے بادشاہ شاہجہاں نے حضرت خواجہ علی کو دیوان کے عہدہ پر فائز کیا تھا واضح ہو کہ کھڑکپور سے دکھن جانب ایک کیلومیٹر کی دوری پر محلّہ ''خواجہ چک'' آپ کے نام پر شہرت رکھتا ہے حضرت خواجہ علی حضرت ملا عبد السلام بن شہباز محمدؒ کے پیرو مرشد بھی تھے

اب راقم ذیل میں حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی منتخب شدہ احادیث میں سے چند احادیث کا اردو ترجمہ عوام الناس کی رہنمائی اور دستگیری کے لئے قلمبند کر رہا ہے ملاحظہ ہو:

(ا) تمام اعمال کا دارو مدار نیتون پر ہے ہر شخص کے لئے وہی ہے جسکی نیت اس نے کی بس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی

طرف ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف شمار ہو گی اور جسکی ہجرت دنیا کی طرف ہوئی جس کو وہ حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف ہوئی جس سے وہ نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی جانب سمجھی جائے گی جس جانب اس نے ہجرت کی۔

(۲) تم میں ہر ایک شخص کا ٹھکانہ جنت اور جہنم لکھ دیا گیا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے کہا اے اللہ کے رسول تو کیا ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کرلیں اور عمل کرنا ہی چھوڑ دیں۔آپ ﷺ نے فرمایا عمل کرو کیونکہ ہر شخص کو ان کی توفیق دی جاتی ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے چنانچہ جو سعادت والوں میں سے ہے تو اسے عمل سعادت کی توفیق دی جاتی ہے اور جو بدبختوں میں سے ہے تو بدبختوں کے عمل کی توفیق دی جاتی ہے۔

(۳) حضور اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں۔ جو کتاب آپؐ کے دائیں ہاتھ میں تھی اس کے بارے میں آپ نے فرمایا۔ یہ ایک کتاب ہے جو پروردگار عالم کی طرف سے ہے جس میں جنت والوں کے نام ہیں اور انکے آباء و اجداد اور ان کے خاندان والوں کے نام ہیں پھر آپ ﷺ نے اجمالاً آیکے

دیگرے ان اہل جنت کے نام بتائے۔

اب ان اہل جنت میں نہ تو اضافہ کیا جائے گا اور نہ ہی ان میں سے کسی کو کم کیا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا جو آپ کے بائیں ہاتھ میں تھی۔ یہ ایک کتاب ہے جو پروردگار عالم کی طرف سے ہے جس میں اہل جہنم کے نام ہیں اور ان کے آباء اجداد نیز ان کے خاندان والوں کے نام ہیں بعد ازاں آپ ﷺ نے منجملاً ان اہل جہنم کے نام یکے بعد دیگرے بتایا اب اہل جہنم میں نہ تو کسی کا اضافہ کیا جائے گا اور نہ ہی ان میں سے کسی کو کم کیا جائے گا پھر راوی نے کہا حضور اکرم ﷺ نے دونوں کتابوں کو ایک ہاتھ میں رکھا پھر آپ نے فرمایا تمہارا رب بندوں کے معاملہ سے فارغ ہو گیا۔ ایک گروہ جنت میں جائے گا اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا۔

(۴) جب میت کو قبر میں ڈال دیا جاتا ہے تو دو فرشتے (آن کر) اس میّت کو بٹھاتے ہیں پس اس سے پوچھتے ہیں تمہارا رب کون ہے؟ میّت کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر دونوں فرشتے اس سے کہتے

کہتے ہیں یہ شخص جو تم میں بھیجا گیا ہے کیا ہے؟ پس وہ کہتا ہے اللہ کے رسول ہیں دونوں فرشتے کہتے ہیں کون سی چیز تمہیں ان ساری باتوں سے آگاہ کرتی ہے تو وہ (میّت) کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی پس اس پر ایمان لایا اور (اپنے قول و فعل سے) میں نے اس کی تصدیق کی اللہ تعالی کا قول ہے اللہ تعالی ان لوگوں کو جو قول ثابت پر ایمان لائے دینوی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ کہا گیا کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکار کے کہتا ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا پس اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کے رخ کا ایک دروازہ کھول دو کہا گیا پس اس کے پاس جنت کی ہوا اور اسکی خوشبو آتی ہے اور اس کے لئے اس کی قبر میں تاحدِ بصر کشادگی پیدا کر دی جاتی ہے اور رہا کافر تو آپ محمد ﷺ نے اس (کافر) کی موت کا ذکر کیا آپ نے فرمایا۔ کافر کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پس دونوں اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں تمہارا رب کون ہے۔ پس وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا ہوں پھر دونوں فرشتے کہتے ہیں یہ شخص جو تم میں بھیجا گیا

ہے پس وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا ہوں پس آسمان سے ایک پکارنے والا پکار کر کہتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا اس کے لئے جہنم کا بستر بچھا دو اور اسے جہنمی لباس پہنا دو اور اس کے لئے جہنم کے رخ کا دروازہ کھول دو آپ نے کہا کہ جہنم کی گرمی اور اس کی زہریلی ہوا اس تک پہنچی رہتی ہے اس کی قبر اس پر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ قبر میں اس کی پسلیاں دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں ہو جاتی ہیں پھر اس (جہنمی) شخص پر اندھا اور بہرہ مسلط کر دیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کا کوڑا ہوتا ہے جس سے اگر پہاڑ پر مارا جائے تو پہاڑ مٹی بن جائے وہ اس کوڑے سے اس طرح مارتا ہے کہ وہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے مشرق و مغرب کی تمام مخلوقات سنتی ہیں البتہ دو مخلوق (انسان اور جنات) اس چیخ کو نہیں سنتیں وہ شخص مٹی کا ڈھیر بن جاتا ہے۔ پھر اس کے جسم میں روح لوٹا دی جاتی ہے۔

(۵) جو شخص مومن کی دنیا کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت کو دور کرتا ہے اللہ تعالی اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور فرمائے گا اور جو شخص کسی تنگ دست کو سہولت بہم

پہنچا تا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں سہولت عطا فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیب کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ دنیا اور آخرت میں اس کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا اور جس نے عمل میں کوتاہی برتی اس کا حسب ونسب اسے کوئی کام نہیں آئے گا۔

(۶) قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے جن لوگوں کا فیصلہ کیا جائے گا تین آدمی ہوں گے ایک آدمی اللہ کی راہ میں شہید ہوا اسے اللہ کے حضور لایا جائے گا اللہ تعالی اس کے سامنے اپنی نعمتوں کو بیان کرے گا وہ (آدمی) بھی ان نعمتوں کا اعتراف کرے گا اللہ تعالیٰ پوچھے گا تم نے ان نعمتوں کے عوض دنیا میں کون سا عمل کیا وہ کہے گا میں تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہوا اللہ تعالیٰ کہے گا تم نے جھوٹ کہا بلکہ تم نے جنگ کی اس لئے کہ کہا جائے وہ آدمی بہادر ہے تمہیں دنیا ہی میں جری و بہادر کہہ دیا گیا پھر اس کو حکم دیا جائے گا بعد ازاں اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر لایا جائے گا یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ایک آدمی وہ ہوگا جس نے علم دین حاصل کیا اور اسے دوسروں کو سکھایا اور میں نے

تیری خاطر قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا بلکہ تم نے علم سیکھا تا کہ کہا جائے وہ عالم ہے اور قرآن پڑھا تا کہ کہا جائے وہ قاری ہے اور یہ دنیا میں کہہ دیا گیا اور ایک آدمی ایسا ہے جس پر اللہ نے کشادگی فرمائی اور اسے انواع واقسام کی دولت سے نوازا اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالی اس کے سامنے اپنی نعمتوں کو بیان کریگا اور وہ آدمی ان نعمتوں کا اعتراف کرے گا اللہ تعالیٰ پوچھے گا تم نے ان نعمتوں کو پا کر دنیا میں کون سا عمل کیا وہ کہے گا۔ میں نے کوئی ایسی راہ نہ چھوڑی جس میں مال کا خرچ کیا جانا مجھے محبوب ہو مگر میں نے تیری خاطر اس مال کو اسی راہ میں خرچ کیا۔ اللہ تعالی فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا بلکہ تم نے یہ سب کچھ کیا تا کہ کہا جائے وہ فیاض اور سخی ہے بس دنیا ہی میں کہہ دیا گیا پھر حکم دیا جائے گا اسے چہرہ کے بل گھسیٹ کر لے جایا جائے گا پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۷) جو ایک ایسے راستے پر چلا جس میں وہ علم کا طلبگار رہے تو اللہ تعالی جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا ہے اور فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کے لیئے بچھا دیتے ہیں۔ زمین اور آسمان میں جتنی مخلوقات ہیں، پانی کے اندر کی مچھلیاں سبھی چیزیں اس کے

لئے مغفرت چاہتی ہیں بے شک عالم کی فضیلت عابد پر ویسے ہی ہے جیسے چودھویں رات میں چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہوتی ہے، یہ حقیقت ہے کہ علماء انبیاء کے ورثا ہیں، انبیاء کو دینار اور درہم کا وارث نہیں بنایا گیا، وہ تو علم ہی کے وارث ہوئے بس جس نے علم لیا اس نے وافر حصہ لیا۔

(۸) جو شخص کسی مسلمان کا حق اپنی قوّت و طاقت کی بدولت ختم کر دیتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے جہنم واجب کر دیتا ہے اور اس پر جنّت کو حرام قرار دیتا ہے۔

(۹) اللہ تعالی جس کے ساتھ خیر چاہتا ہے اس کو دین کے امور میں سوجھ بوجھ عطا فرماتا ہے۔

(۱۰) جس شخص نے میری امّت کی بگاڑ کے وقت میری سنّت کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو اس کے لئے سو شہیدوں کا اجر ہے۔

(۱۱) جماعت کی نماز تنہائی کی نماز پر ستائس درجہ فضیلت رکھتی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کہ میں نے ارادا کیا کہ میں لکڑی جمع کرنے کا حکم دوں، پھر میں نماز کا حکم دوں کہ اس کا اعلان کر دیا جائے پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ

لوگوں کی امامت کرے پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز (باجماعت) میں شریک نہیں ہیں بس میں ان کے گھروں میں آگ لگادوں جب کہ وہ گھروں میں موجود ہوں۔

(۱۲) جو شخص شراب پیتا ہے، اللہ تعالی چالیس صبح تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا، اگر تو وہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ اس کے بعد اگر وہ دوبارہ شراب پینا شروع کر دیتا ہے تو اللہ تعالی چالیس صبح تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا اگر وہ پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔ اگر وہ چھوٹھی بار شراب پینا شروع کر دیتا ہے تو اللہ تعالی چالیس صبح تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا اس بار اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی توبہ کو قبول نہیں کرتا۔

(۱۳) جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لادے اس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔

(۱۴) جسے اللہ نے دولت دی اور اس نے اس دولت کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اس کی دولت قیامت کے دن ایک زہریلا اژدھا کی شکل کی بنادی جائے گی جس کی دو سینگیں ہوں گی و اس کی گردن میں لپٹ جائے گا اور اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ لے گا۔ پھر کہے گا میں تمہارا مال ہوں اور میں تمہارا خزانہ ہوں۔

(۱۵) میری امت کی مثال اس شہر جیسی ہے جس کے بارے میں نہیں معلوم کہ اس کا ابتدائی حصہ بہتر ہے یا آخری حصہ اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا تبرکات خانہ سے متعلق تبرکات

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی حیات میں اُنکو جو تحفے و تحائف
مختلف بزرگان دین سے ملے ان سبھی تحائف و تحفوں کو حضرت مولانا و
مخدومنا شہباز محمدؒ نے اپنے تبرکات خانہ میں جمع کئے تھے۔ بعد وصال
حضرت مولانا و مخدومنا کے مختلف تبرکات اسی تبرکات خانہ میں جمع
ہوئے۔ سجادگان خانقاہ شہبازیہ ملاچک کے تبرکات بھی اسی تبرکات
خانہ میں جمع ہوتے رہے ہے۔ یہ سارے تبرکات حضرت مولانا اشرف عالمؒ
گیارہویں سجادہ نشیں کی حیات میں تبرکات خانہ میں جمع رہے اور ان تبرکات
کی زیارت عوام و خواص کو حضرت مخدومناؒ کے عرس مبارک کے موقع پر خود
سجادہ نشیں اوّل ملا عبد السلامؒ تا سجادہ نشیں یازدہم حضرت مولانا
اشرف عالمؒ زیارت کراتے رہے ہے۔ آج یہ سارے تبرکات سید خورشید حسن
شہبازی کی ملکیت میں ہیں جیسے حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے عرس کے
موقع پر مولوی سید خورشید حسن شہبازی زیارت کراتے ہیں۔ راقم نے ان
سارے تبرکات کو مولوی سید خورشید حسن شہبازی کے تبرکات خانہ میں دیکھا

یہ تبرکات خانہ حضرت مولانا اشرف عالمؒ کے رہائشی مکان کا وہ گوشہ ہے جہاں مولانا اشرف عالمؒ سجادہ نشین مریدان عوام وخواص کو پند ونصیحت کرتے تھے۔ اب راقم ان تبرکات کا تفصیل سے ذکر کرتا ہے۔ جو مولوی سید خورشید حسن شہبازی کے تبرکات خانہ میں آج بھی موجود ہیں۔ واضح ہو کہ حضرت مولانا سید شاہ اشرف عالمؒ کی صاحبزادی بی بی ثریہ خاتون مولوی خورشید حسن شہبازی کی نانی جان تھیں۔

تبرکات خانہ کعبہ

خانۂ کعبہ کی مقدس مٹی:۔ خانۂ کعبہ کی مقدس مٹی ایک سیشی میں بند موجود ہے جسے راقم نے دیکھا اور زیارت کی ہے پتہ نہیں یہ متبرک مٹی کس زمانے سے یہاں موجود ہے۔ لیکن حضرت مولانا اشرف عالمؒ گیارہویں سجادہ نشین خانقاہ شہبازیہ ملا چک کے وقت میں یہ مٹی موجود تھی۔ اس سیشی پر ایک کاغذ چسپاں ہے اور بقلم حضرت مولانا اشرف عالمؒ ایک تحریر موجود ہے۔

خانہ کعبہ کے غلاف کے ٹکڑے:۔ خانۂ کعبہ کے غلاف کے پانچ عدد سیاہ ٹکڑے ایک چوبی ڈبہ میں موجود ہیں۔ جسے حضرت مولانا شہباز محمدؒ یا دیگر بزرگان شہبازی نے بعد حج کے لایا ہوگا۔ واضح ہو کہ راقم کے دادا جان حاجی رحمت علی نے بھی بعد حج

کے خانہ کعبہ کے غلاف کا ایک ٹکڑا لایا تھا جو راقم کے پاس موجود ہے۔

خاک شفا:۔ خاک شفا بھی ایک شیشی میں بند ہے جسکے بارے میں نہیں کہا جا سکتا کہ یہ خاک شفا کہاں سے ملا چک کے تبرکات خانہ میں آئی۔ راقم نے زیارت کی ہے۔

واضح ہو کہ "مظہر العجائب" میں حضرت مولانا اشرف بہاریؒ نے لکھا ہے کہ ایک جوگی نے تقریباً ایک پاؤ خاک اکسیر جو بارہ سال کی محنت سے تیار کیا تھا حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی خدمت بابرکت میں پیش کیا۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے اس خاک اکسیر کو مٹی کے گارے میں ڈال دیا یہ دیکھ کر جوگی زمین پر لوٹنے اور غم و غصہ میں پیچ و تاب کھانے لگا۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے فرمایا کہ میں نے تو یہ سمجھا کہ اس گارے سے بنی دیوار سونے کی ہو جائیگی چونکہ تجھے سونا بنانے کی بڑی حسرت ہے۔ حضرت مولاناؒ نے جوگی سے مٹی کا ایک ڈھیلا منگوایا اور کلوخ کے بعد اس مٹی کے ڈھیلا کو جوگی کے حوالے کر کے کہا اسے کسی پتھر پر مار۔ جوگی نے ایسا ہی کیا۔ پانچ سو من کا ایک پتھر فوراً سونا بن گیا۔ جوگی آپ کے قدموں پر گر پڑا اور مشرف بہ اسلام ہوا۔

ایک "خاک شفا" نہ معلوم کس نے خاندان شہبازیہ کی خدمت میں پیش کیا ہے اور اسکی کیا خاصیت رہی ہے آج تک کسی کو معلوم نہیں ہے لیکن تبرکات خانہ میں ایک خاک شفا بھی ایک شیشی میں بند موجود ہے۔

جو اشرف عالم گیارہویں سجادہ نشین کے دور سجادگی میں تبرکات خانہ میں تھی لیکن ان دنوں یہ "خاک شفا" سید خورشید حسن شہبازی کی ملکیت میں ہے۔

تبرکات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خرقہ مبارک کا ٹکڑا:۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے خرقہ مبارک کا ٹکڑا ایک چوبی ڈبہ میں موجود ہے جسکی راقم نے زیارت کی ہے اور کاغذ کے ٹکڑے پر بقلم حضرت مولانا اشرف عالمؒ ایک تحریر موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے اندر حضور صلعم کے خرقہ مبارک کا ٹکڑا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف کی مٹی:۔ حضرت محمد صلعم کے مزار شریف کی کچھ مٹی ایک چوبی ڈبہ کے اندر رکھی گئی ہے جو تبرکات خانہ اشرف عالمؒ میں رکھے ہوئے ہیں مٹی پر لکھا ہے کہ یہ حضور اکرم محمدؐ کے روضۂ مبارک کی مٹی ہے اور عبارت حضرت مولانا اشرف عالم بھی تحریر ہے۔

تبرکات سیدنا حضرت غوث الاعظم رح

حضرت سیدنا غوث الاعظمؒ کے خرقہ کا ٹکڑا:۔ حضرت غوث الاعظمؒ کے خرقہ مبارک کا ٹکڑا ابھی تبرکات خانہ میں موجود ہے جسے کسی بزرگ نے ملاچک کے کسی ولیٔ کامل کو پیش کیا ہوگا۔ حضرت شاہ مہر علیؒ جو حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے خلیفہ تھے ان کا خاندانی سلسلہ حضرت

بڑے پیر رح سے جا ملتا ہے ممکن ھیکہ انھوں نے ہی ملاچک کے تبرکات خانہ کو پیش کیا ہو! حضرت سید شاہ مہر علی القادری البغدادی اصلاً والمیدنی پوری مولداً رح ابداً ابن حضرت قطب حق لم یزلی ولی ابن ولی ابن ولی سیدنا مولانا سید شاہ طفیل علی القادری البغدادی الجیلانی رحمۃ الرحمانی ولد مقبول صمد نیر برج احد فرد غ عرش یزدانی حضرت سید شاہ روشن علی القادری البغدادی الجیلانی قدس سرہٗ لے

● حضرت سیدنا غوث الاعظم رح کی چوبی سرمہ دانی ۔ ایک خوبصورت چوبی سرمہ دانی بھی تبرکات خانہ میں موجود ہے جسے کہا جاتا ہے کہ یہ سیدنا غوث الاعظم رح کی ہے بخط حضرت مولانا اشرف عالم رح لکھا ہوا ہے کہ سرمہ دانی سیدنا غوث الاعظم رح کی ہے ممکن ہے کہ مہر علی قادری رح نے ہی ملاچک کے تبرکات خانہ کو پیش کیا ہو!

● سیدنا غوث الاعظم رح کا موئے مبارک :۔ حضرت سیدنا غوث الاعظم رح کا موئے مبارک بھی تبرکات خانہ ملاچک میں موجود ہے جو سجادہ نشین حال الحاج مولوی سید صفی العالم صاحب کی ملکیت میں ہے اور گیارہویں شریف کے موقع پر عوام و خواص کو اسکی زیارت کرائی جاتی ہے ۔

تبرکات سیدنا شاہ یٰسین السامانی الدھلوی ثم سامانیہ رح

● پارچہ کفن سیدنا شاہ یٰسین سامانیہ رح :۔ یہ کفن کا ٹکڑا حضرت مولانا

لے راقم نے مندرجہ بالا عبارت ایک قلمی نسخہ سے نقل کیا ہے ۔

شہباز محمدؒ کو سیدنا شاہ الیسین سامانیہؒ سے عطا ہوا ہوگا۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے بمقام مونگیر حضرت مولانا سیدنا الیسین سامانیہؒ سے بیعت حاصل کیا تھا۔ حج کرنے والے حضرات یہ جانتے ہیں کہ زائرین حج اپنا کفن ساتھ مکہ معظمہ لے جاتے تھے اور زم زم کے پانی سے دھو کر ساتھ لاتے تھے۔ حضرت سیدنا شاہ الیسین سیلمانیہ بھی حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے بہرہ ور ہونے کے بعد ہندوستان واپس آئے اور حضرت مولانا شہباز محمدؒ کو مرید کرنے کے بعد اپنی اسی کفن کا ایک ٹکڑا جسے مکہ معظمہ سے آب زم زم میں بھگو کر لایا اور حضرت مولانا شہباز محمدؒ کو عنایت کیا ہوگا جو تبرکات خانہ میں موجود ہے۔

تبرکات مخدومنا حضرت مولانا شہباز محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا خرقۂ مبارک:۔ مولانا شہباز محمدؒ کا خرقہ ململ کا ہے ممکن ہے ڈھاکہ کے کسی مرید یا خلیفہ کی جانب سے حضرت مولانا شہباز محمدؒ کو پیش کیا گیا ہوگا۔ اُس زمانہ میں ڈھاکہ کا ململ مشہور تھا۔ یہ خرقہ سفید ہے۔ لیکن آج دیکھنے سے گندمی رنگ کا معلوم پڑتا ہے۔ واضح ہو کہ تذکروں سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ حضرت شہباز محمدؒ اپنی حیات کے مختلف ادوار میں پسندیدہ مریدوں اور خلفاء سے نذرانے اور تحائف قبول کئے ہیں۔ مثال کے طور پر لاہور کی ضعیفہ کا قصہ مشہور ہے جس کا ذکر قبل ہو چکا۔

حضرت مولاناؒ کے مختلف تبرکات:۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ

تبرکات خانہ کے مندرجہ ذیل تبرکات بھی مولوی خورشید حسن شہبازی کے تبرکات خانہ میں موجود ہیں۔ ٹوپی، پگڑی، عمامہ، جائے نماز، تسبیح اور رومال۔ واضح ہو کہ تسبیح کے دانے چوبی خوشبودار ہیں جن سے ابھی بھی خوشبو اٹھ رہی ہے اور ہر سال عرس کے موقع پر اس میں خوشبو دی جاتی ہے۔

ممکن ہے تسبیح کے یہ دانے چندن کی لکڑی کے بنے ہیں۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے دو چمچے لکڑی کے موجود ہیں۔ یہ چمچے بڑے سائز کے ہیں دو چمچے چاندی کے بھی ہیں جسے کہا جاتا ہے کہ حضرت مولاناؒ کے ہیں۔ راقم نے ان مندرجہ بالا تبرکات کو دیکھا ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے بڑے اور چھوٹے دو اگلدان بھی تبرکات خانہ میں موجود ہیں جسے حضرت مولاناؒ کا بتایا جاتا ہے۔

حضرت مولاناؒ کے ان سارے تبرکات پر اشرف عالم سجادہ نشین کے عہد کا کاغذ چسپاں ہے۔ اس لئے اسے غلط نہیں کہا جا سکتا۔ چونکہ حضرت مولانا اشرف عالم سجادہ نشین اپنے وقت کے ولی کامل اور شہباز ثانی تھے۔

تبرکات خانہ میں ایک سیپ پر کندہ دعا بھی موجود ہے جسے حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا تبرکات کہا جاتا ہے۔ کندہ حروف خوبصورت ہیں۔

ممکن ہے ایک سیپ پر کندہ دعا کو کسی بزرگان یا پیر و مرشد یسین سہانینہؒ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کو پیش کیا ہو گا۔

تبرکات سجادہ نشین اول حضرت مولانا عبد السلامؒ

حضرت مولانا عبدالسلام رح کے مختلف تبرکات :- آپ حضرت مولانا شہباز محمد رح کے بڑے صاحبزادے اور خانقاہ شہبازیہ ملاچک کے اول سجادہ نشین تھے آپکا مزار شریف پدر بزرگوار کے پہلو میں ہے۔ وفات آپکی ۱۰۵۰ھ تا ۱۰۵۵ھ کے درمیان ہوئی۔ آپکے تبرکات ذیل تبرکات خانہ میں موجود ہیں۔

حضرت مولانا عبدالسلام کا خرقہ، عمامہ اور رومال، ایک سہرا۔ مشہور ہیکہ یہ سہرا جسپر چاندی کا کام کیا ہوا ہے شاہجہاں بادشاہ نے حضرت مولانا عبدالسلام کی شادی کے وقت پیش کیا تھا۔ ایک ہار بھی اسی تبرکات خانہ میں ہے جسے سہرا کے ساتھ ملا عبدالسلام کو شاہجہاں بادشاہ کا پیش کردہ کہا جاتا ہے۔ یہ ہار بیلی پھول کا ہے جو پتھر کی طرح سخت سفید پھول معلوم ہوتا ہے۔ آپکی ایک موتی بھری کنگھی بھی اس تبرکات خانہ میں موجود ہے۔

تبرکات سجادہ نشین دوم حضرت مولانا عبداللطیف رح :-

آپ حضرت مولانا شہباز محمد رح کے صاحبزادہ اور خانقاہ شہبازیہ ملاچک کے دوئم سجادہ نشین تھے۔ آپ کا مزار شریف آستانہ شہباز محمد رح کے احاطہ کے اندر قطار میں ہے۔ آپ ۱۵ سال ۳ ماہ سجادہ نشین رہے اور وصال آپ کا ۱۰۷۰ھ میں ملاچک میں ہوا۔ آپ کے مندرجہ تبرکات، تبرکات خانہ میں محفوظ ہیں۔ عمامہ پگڑی، ٹوپی اور رومال وغیرہ ان سارے تبرکات پر حضرت مولانا اشرف عالم رح نے اپنے عہد میں ایک کاغذ پر تحریر چسپاں کیا تھا جو موجود ہے۔

تبرکات سجادہ نشین سوئم حضرت مولانا تقی رح

• حضرت مولانا تقی رح کے مختلف تبرکات :- آپ حضرت مولانا شہباز محمد رح کے صاحبزادہ اور خانقاہ شہبازیہ ملاچک کے سوئم سجادہ نشین تھے۔ آپکا مزار شریف احاطہ شہباز محمد کے آستانہ کے اندر قطار میں ہے۔ آپ ۲۳ سال سجادہ نشین رہے اور وصال ۱۱۲۰ھ میں ملاچک میں ہوا۔ آپ کے مندرجہ ذیل تبرکات خورشید حسن شہبازی کے تبرکات خانہ میں محفوظ ہیں۔ خرقہ، عمامہ، رومال ٹوپی وغیرہ ہیں۔ ان سارے تبرکات پر اشرف عالم کے لگائے ہوئے کاغذ چسپاں ہیں۔

تبرکات حضرت مولانا صفی سیالکوٹی بن شہباز محمد رح

حضرت مولانا صفی سیالکوٹی رح کے مختلف تبرکات :- آپ حضرت مولانا شہباز محمد رح کے چھوٹے صاحبزادہ تھے۔ والد محترم کی طرف سے آپکو سیالکوٹ کی ولایت ملی ہوئی تھی۔ قبر مبارک آپکی سیالکوٹ (پنجاب، پاکستان) میں ہے۔ آپکے تبرکات ذیل تبرکات خانہ ملاچک میں محفوظ ہیں۔
حضرت مولانا صفی سیالکوٹی رح کا خرقہ، عمامہ، رومال، ٹوپی وغیرہ ہیں۔ آپکا خرقہ ایک ڈبہ میں بند ہے پگڑی بھی آپکی موجود ہے۔ اسی تبرکات خانہ میں آپکی جائے نماز بھی ہے جو خوبصورت کپڑے کی ہے ان سارے تبرکات پر حضرت مولانا اشرف عالم کے عہد کے کاغذ خود حضرت مولانا اشرف عالم کی تحریر میں چسپاں ہیں، ہاتھی کے دانت کی کنگھی بھی موجود ہے۔

تبرکات سجادہ نشین چہارم حضرت مولانا عاصم رح

• حضرت مولانا عاصم رح کے مختلف تبرکات :- آپ خانقاہ شہبازیہ ملاچک کے چوتھے سجادہ نشین اور حضرت مولانا صفی سیالکوٹی کے صاحبزادہ اور مولانا شہباز محمد رح کے پوتا تھے۔ آپکی قبر مبارک آستانہ شہباز محمد رح کے اندر قطار میں پچھم طرف سب سے پہلی قبر ہے۔ آپ نے امور سجادگی ۳۰ سال ۶ ماہ انجام دیا تھا۔ آپکا وصال ۱۱۳۳ھ میں ملاچک میں ہوا۔ آپکے مندرجہ ذیل تبرکات مولوی خورشید حسن شہبازی کے تبرکات خانہ میں محفوظ ہیں۔ خرقہ، عمامہ، رومال، ٹوپی وغیرہم۔ ان سارے تبرکات پر حضرت مولانا اشرف عالم کے عہد کا کاغذ چسپاں ہے۔

تبرکات سجادہ نشین پنجم حضرت مولانا حافظ رح

• حضرت مولانا حافظ بن عاصم رح کے مختلف تبرکات :- آپ خانقاہ شہبازیہ ملاچک کے پانچویں سجادہ نشین تھے۔ آپ ۳۱ سال ۵ ماہ مسند سجادگی پر بیٹھے تھے۔ آپ کا وصال ۱۱۶۳ھ میں ملاچک میں ہوا اور آستانہ شہباز محمد کے احاطہ کے اندر قطار میں مدفون ہیں آپ کے مندرجہ ذیل تبرکات مولوی سید خورشید حسن شہبازی کے تبرکات خانہ میں محفوظ ہیں۔ خرقہ، عمامہ، رومال اور ٹوپی وغیرہم۔ ان تبرکات پر حضرت مولانا اشرف عالم کے عہد کا کاغذ چسپاں ہے۔

تبرکات سجادہ نشین ششم حضرت مولانا عاقل رح

• حضرت مولانا عاقل بن عاصمؒ کے مختلف تبرکات :۔
آپ خانقاہ شہبازیہ کے چھٹے صاحب سجادہ تھے اور سجادگی بہر سال تک انجام دیا تھا۔ آپ کی ولادت ملاچک میں ہوئی تھی۔ اور وصال ملاچک میں ۱۰۷۰ھ میں ہوا تھا۔ مدفون ملاچک میں آستانہ شہباز محمدؒ کی پشت میں ہوئے۔ آپ ہی کے سینہ پر نقش قدم رسول نصیب تھے۔ آپکے مندرجہ ذیل تبرکات مولوی خورشید حسن شہبازی کے تبرکات خانہ میں محفوظ ہیں جن پر مولانا اشرف عالم کے عہد کا کاغذ چسپاں ہے۔ خرقہ، عمامہ، پگڑی، ٹوپی اور رومال وغیرہم۔

تبرکات سجادہ نشین ہفتم حضرت مولانا عابد اولؒ

• حضرت مولانا عابد اوّل کے مختلف تبرکات :۔ آپ حضرت مولانا عاصمؒ کے صاحبزادہ اور خانقاہ شہبازیہ ملاچک کے ساتویں سجادہ نشین تھے۔ آپ کی قبر مبارک بڑی مسجد ملاچک کے صحن میں ہے۔ آپ چالیس سال تک ملاچک کی گدی پر بیٹھے اور وصال ۱۱۰۸ھ میں ہوا۔ آپکے مندرجہ ذیل تبرکات ملاچک کے تبرکات خانہ میں محفوظ ہیں۔ خرقہ، عمامہ، ٹوپی اور پگڑی۔ ان تبرکات پر حضرت مولانا اشرف عالم گدی نشین کے عہد کے کاغذ چسپاں ہیں۔

تبرکات سجادہ نشین ہشتم حضرت مولانا موحدؒ

• حضرت مولانا موحدؒ کے مختلف تبرکات :۔ آپ خانقاہ عالیہ شہبازیہ ملاچک کے آٹھویں صاحب سجادہ تھے اور گدی پر ۴۳ سال ۱۰ ماہ بیٹھے

آپ کے والد محترم کا نام حضرت مولانا عابد اوّل تھا۔ آپ کا وصال ملاچک میں ۱۲۱۵ھ میں ہوا۔ آپ کی قبر مبارک صحن بڑی مسجد ملاچک میں قطار والی قبروں میں دکھن جانب ہے۔ آپ کے مندرجہ ذیل تبرکات سید خورشید حسن شہباری ملاچک کے تبرکات خانہ میں محفوظ ہیں۔ خرقہ، عمامہ، ٹوپی، پگڑی وغیرہم۔ واضح ہو کہ ان سارے تبرکات پر حضرت مولانا اشرف عالم سجادہ نشیں کے عہد کے کاغذ چسپاں ہیں۔

تبرکات سجادہ نشیں نہم حضرت مولانا صفی ثانی رح

حضرت مولانا صفی ثانی رح کے مختلف تبرکات:۔ آپ حضرت مولانا موحد آٹھویں سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ شہبازیہ ملاچک کے صاحبزادہ اور حضرت نجیب اللہ شہبازی کے بھائی تھے۔ آپ نویں سجادہ نشیں آستانہ شہباز محمد رح تھے۔ آپ نے ۳۸ سال ۷ ماہ گدی نشیں رہے اور وصال ۱۲۵۴ھ میں ہوا تھا۔ آپکی قبر مبارک آستانہ کے اندر ہے۔ آپکے مندرجہ ذیل تبرکات ملاچک کے تبرکات خانہ میں محفوظ ہیں۔ خرقہ، عمامہ، رومال، ٹوپی وغیرہم۔ واضح ہو کہ ان سارے تبرکات پر حضرت مولانا اشرف عالم گدّی نشیں کے عہد کے کاغذ چسپاں ہیں۔

تبرکات سجادہ نشیں دھم حضرت مولانا سید شاہ عابد نوری رح

• حضرت مولانا سید شاہ عابد نوری رح کے مختلف تبرکات:۔ آپ خانقاہ شہبازیہ ملاچک کے دسویں صاحب سجادہ تھے۔ آپ گدّی پر ۲۵ سال ۶ ماہ

رہے تھے۔ آپ کا وصال سنہ ۱۲۹۰ھ میں ہوا تھا۔ آپکی قبر مبارک صحن بڑی مسجد ملاچک میں دکھن طرف قطار والی قبروں میں ہے۔ آپ مولانا صفی ثانی کے صاحبزادہ تھے۔ آپکے مندرجہ ذیل تبرکات سید خورشید حسن ملاچک کے تبرکات خانہ میں محفوظ ہیں۔ خرقہ، عمامہ، رومال، ٹوپی اور پگڑی وغیرہم، ان سارے تبرکات پر حضرت مولانا اشرف عالم سجادہ نشین کے عہد کا کاغذ چپاں ہے۔

تبرکات سجادہ نشین یازدہم حضرت مولانا شاہ اشرف عالمؒ

• حضرت مولانا سید شاہ اشرف عالم رحؒ کے مختلف تبرکات :- آپ خانقاہ عالیہ شہبازیہ ملاچک کے گیارہویں سجادہ نشین تھے۔ آپ کا وصال ملاچک میں سنہ ۱۹۱۹ء میں ہوا اور قبر مبارک داخل ہونے والے دروازہ کے بغل میں ہے۔ آپکے والد بزرگوار کا نام حضرت مولانا شاہ عابد نوری تھا۔ آپ پچاس سال تک مسند سجادگی پر رہے تھے۔ آپ کے مندرجہ ذیل تبرکات خورشید حسن ملاچک کے تبرکات خانہ میں محفوظ ہیں۔ خرقہ، عمامہ، رومال، ٹوپی، پیرہن، موزہ، کپڑے کا جوتا، چشمہ، پگڑی وغیرہم ان سارے تبرکات پر رئیس العالم گدی کے دور کے کاغذ موجود ہیں جسے آپکے وصال کے بعد چپاں کیا گیا ہے۔

تبرکات سجادہ نشین دوازدہم حضرت مولانا رئیس العالمؒ

• حضرت مولانا رئیس العالمؒ کے مختلف تبرکات :- آپ حضرت مولانا اشرف عالم گدی نشین کے بھائی اور خانقاہ شہبازیہ کے بارہویں سجادہ نشین تھے۔

آپ حضرت مولانا اشرف عالم کی وفات (۱۹۱۹ء) کے بعد گدّی پر بیٹھے اور آپ کا وصال ۱۳۴۱ھ میں ہوا تھا آپکے والد محترم کا نام حضرت عابد بوزی تھا۔ آپکی قبر مسجد کے دکھن چبوترے پر ہے۔ آپ کے مندرجہ ذیل تبرکات سید خورشید حسن ملاچک کے تبرکات خانہ میں محفوظ ہیں۔ خرقہ، عمامہ، رومال، ٹوپی، وغیرہم ان تبرکات پر کوئی کاغذ چسپاں نہیں ہے لیکن خورشید حسن شہبازی نے اپنی والدہ محترمہ کے کہنے کے مطابق بتایا کہ یہ سارے تبرکات مولانا رئیس العالم کے ہیں۔ چونکہ خورشید حسن شہبازی کی والدہ محترمہ مولانا اشرف عالم سجادہ نشیں کی نواسی تھیں اور رئیس العالم انکے چھوٹے نانا تھے۔ مندرجہ بالا تبرکات کے علاوہ اس تبرکات خانہ میں چراغ، حقہ کی نلکی[1] (ہاتھی دانت کی) چلم پوش، کئی خرقے، کئی پگڑیاں، کئی عمامے اور کئی ٹوپیاں بھی اس تبرکات خانہ میں موجود ہیں

---

[1] حضرت شہباز محمدؒ حقہ نوش فرماتے تھے۔ مولانا محترم نے اپنی فارسی کتاب "تذکرہ حالات خاندانِ شہبازیؒ" میں ذیل کا واقعہ پیش کیا ہے۔

"در نقل است کہ آنحضرت نشستہ بودند و تمباکو می نوشیدند۔ ناگہاں لے حقہ شگافتہ شد خلقہا رسیدند سبب چیست آنحضرت فرمودند کہ گدائے بر من دعوت سیفی از مدت میخواند۔ محنت او ضائع نہ شود بنا بر برلئے گرفتم"

اس عبارت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سید خورشید حسن شہبازی کے تبرکات خانہ میں جو ہاتھی دانت کے حقہ کی نلکی اور چلم پوش ہیں وہ شاید حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے ہی ہیں۔

راقم نے ان سارے تبرکات کو دیکھا ہے حضرت مولانا اشرف عالم کے دور سجادگی میں ان سارے تبرکات پر حضرت مولانا اشرف عالم کی تحریریں کاغذ چسپاں کیا گیا تھا۔ ان تبرکات کو تیقن کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ سارے تبرکات مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ یا غوث الاعظم یا حضرت مولانا شہباز محمدؒ اور دیگر بزرگان شہبازیہ کے ہیں۔ راقم ایک دن مولانا اشتیاق عالم ولی عہد خانقاہ شہبازیہ ملاچک کی صحبت میں بیٹھا تھا۔ آپ نے کہا کہ مولانا شہباز محمدؒ و دیگر بزرگان شہبازیہ کی گدڑی سید خورشید حسن شہبازی کے تبرکات خانہ میں ہے۔

واضح ہو کہ راقم نے ان سارے تبرکات کو دیکھا ہے اور عوام گیارہویں شریف اور عرس کے موقع پر ان سارے تبرکات کی زیارت کرتے ہیں حضرت مولانا اشرف عالم گیارہویں سجادہ نشیں آستانہ شہبازیہ ملاچک کے رہائشی مکان کا ایک حصہ میں آیا ہے یہ تبرکات خانہ ہے۔ راقم نے ان سارے تبرکات کا ذکر کر دیا تاکہ عوام و خواص عرس مولانا شہباز محمدؒ کے موقع پر اور گیارہویں شریف میں ان تبرکات کی زیارت کریں اور مستفیض ہوں۔
مفکرین نے لکھا ہے کہ بزرگوں کے تبرکات کی زیارت سے لوگوں کے دنیاوی آفات دور ہوتے اور مشکلات کے حل نکلتے ہیں۔
مسلم شریف میں ہے کہ حضور صلعم کے وصال کے بعد آپؐ کا جبہ مبارک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا جو حضرت اسماؓ کے

پاس آیا۔ انکا بیان ھیکہ جو شخص بیمار ہوتا تھا اسے اس مبارک جبّہ کو دھوکر پلاتے تھے۔ جس سے اس شخص کا مرض دور ہوجاتا تھا اور اسے شفا ملتی تھی۔ رب تعالیٰ حضور صلعم کے جبہ مبارک کی برکت سے اس جبہ مبارک کے دھوئے ہوئے پانی کو شفا بخشنے کی طاقت اللہ نے عطا کی تھی۔[1] اولیاء کرام کے تبرکات بھی باعثِ برکت ہیں۔ معروف بزرگ دین حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ[2] کے جبہ مبارک کو سلطان محمود غزنوی نے جب وہ ہندوستان کے سومناتھ کے حملہ کے درمیان گھر گیا تو، سامنے رکھ کر اس جبہ کے وسیلہ سے رب تعالیٰ سے اپنی نصرت و کامرانی کیلئے دعاء مانگی تھی۔ رب تعالیٰ نے اس جبہ کی برکت سے انکی دعاء قبول فرمائی اور ایسی فتح یابی دی جو تاریخ ہند میں سنہرے حرفوں سے درج ہے۔ اس واقعہ سے واضح ہوتا ھے کہ کسی بھی بزرگ کے تبرکات کی زیارت سے مانگی جانیوالی دعاء قبولیت کو پہنچتی ہے۔ لہذا بزرگوں کے تبرکات کی زیارت مخلوق خدا کیلئے باعث رحمت و مشکل و حل مشکلات ہے۔ رب تعالیٰ قرآن پاک

---

[1] ,, رحمت خدا وسیلۂ اولیاء صفحہ ۱۰ [2] حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رح پیران سلسلۂ نقشبندیہ کے مشہور و معروف بزرگ تھے حضرت سلطان بایزید بسطامی رح آپکے پیر و مرشد تھے جنکو شرف بیعت حضرت امام جعفر صادق رضی سے حاصل تھا۔ حضرت بوعلی شاہ قلندر رح حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کے مرید تھے واقعہ مشہور ھیکہ ایک شخص حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رح کی خدمت میں علم حدیث حاصل کرنے آیا اور انہوں نے صفہ

کے پارہ ۲۔ آیت ۱۶۰ سورہ بقر میں ارشاد فرماتا ہے کہ شموئیل علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ طالوت کی بادشاہت کی دلیل یہ ھیکہ انکے پاس تابوت سکینہ آئیگا جسمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام کے تبرکات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو یہ صندوق دیا جسمیں موسیٰ علیہ السلام کا نعلین شریف اور ھارون علیہ السلام کی دستار مبارک اور دیگر تبرکات تھے۔ جسے بنی اسرائیل جنگ میں اپنے آگے رکھتے تھے۔ جسکی برکت سے دشمن پر فتح پاتے تھے۔ اسکا روشنی میں واضح ہوتا ھیکہ

دریافت کیا کہ آپ نے حدیث کا درس کن سے لیا ہے۔ شیخ ابوالحسن خرقانی رح نے جواب دیا کہ انھوں نے براہ راست حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درس حدیث لی ہے۔ مگر اس شخص کو یقین نہ آیا جب وہ شخص رات میں سویا تو حضور صلعم نے خواب میں اس شخص سے ارشاد فرمایا کہ ابوالحسن سچ کہتا ہے انھیں میں نے ہی پڑھایا ہے۔ صبح وہ شخص حضرت شیخ ابوالحسن رح کی خدمت میں حاضر ہو کر حدیث پڑھنے لگا۔ ایک حدیث کے پڑھنے پر حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رح نے اس شخص سے فرمایا کہ یہ حدیث آنحضرت صلعم سے مروی نہیں ہے۔ اس شخص نے کہا کہ یہ آپ کیسے جانا کہ یہ حدیث آنحضرت صلعم سے مروی نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ تمہارے حدیث پڑھنے کے درمیان میں نے حضور صلعم کی ابروئے مبارک کو دیکھنا شروع کیا لیکن اس حدیث پر حضور صلعم کے ابروئے مبارک پر شکن پڑنے لگی تب میں نے سمجھ لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث سے انکار فرماتے ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۴۹۶)

بزرگان دین کے بھی تبرکات باعث برکت ہیں۔ حضرت مولانا شہباز محمد، غوث الاعظم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، شاہ یٰسین سیوانیہ پیرو مرشد حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہ، اور خانہ کعبہ کے ان سارے تبرکات جو مولوی خوبرو شید حسن شہبازی کے تبرکات خانہ میں موجود ہیں۔ اگر ہم اور آپ ان تبرکات کی زیارت کے وقت دعا، مانگیں تو یقیناً رب تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائیں گے اور ہم مقاصد میں کامیاب ہوں گے لیکن شرط یہ ہیکہ ہم باادب اور پابند شرع ہوں۔

واضح ہو کہ گدّی نشین حضرت مولانا شاہ سید صفی العالم کے تبرکات خانہ میں حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے عصا مبارک کے دستانہ موجود ہیں۔ جس عصا مبارک سے مولانا شہباز محمدؒ نے ایک لکیر زمین پر کھینچ کر مدرسہ شہبازیہ کے طلباء کو پار ہونیکا حکم فرمایا تھا۔ نیز اسی تبرکات خانہ میں حضرت مولانا اشتیاق عالم ضیاؔ شہبازی نے گجرات کی خانقاہ (حضرت سید وجیہہ الدین دادا پیر حضرت شہباز محمدؒ) سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک لاکر تبرکات خانہ شہبازیہ کو زینت بخشی ہے۔ ●...

حضرت مولانا شہباز محمدؒ

اساتذۂ کرام

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی ولادت علاقہ دیورا قصبہ اردل حال ضلع جہان آباد میں ۹۵۶ھ میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد محترم حضرت عمر الخطابؒ نے آپ کو ابتدائی تعلیم سے آراستہ کیا تھا بعدہٗ آپ نے دیورا میں حضرت شاہ محمد دیوریؒ سے بھی تعلیم حاصل کی تھی جو آپ کی اہلیہ محترمہ بی بی سلیمہ خاتون (محل اوّل) کے دادا جان تھے اس زمانہ میں دیورا میں بھی ایک مدرسہ تھا۔ جن سے آپ منسلک رہے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے ملک کے دیگر خطے کا سفر کیا اور قنوج پہونچے جہاں بخاری بزرگان کا قائم کردہ مدرسہ موجود تھا آپ قنوج کے اسی بخاری بزرگان کے مدرسہ میں علوم ظاہری کی تعلیم حاصل کی، جس کی تصدیق مفتی شوکت علی فہمی نے ''ہند و پاکستان کے اولیاء'' میں کی ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے ہندوستان کے مختلف مدرسوں

میں تعلیم حاصل کی اور مکہ معظمہ میں حضرت شیخ ابن الحجر المکیؒ سے تقریباً
اٹھارہ سال کی عمر میں علم حدیث پڑھی۔ جو اس عہد میں ایک جلیل القدر
اور بلند پایہ عالم باعمل اور محدث تھے۔

حضرت سید احسن اللہ عباسیؒ (نواسۂ حضرت مولانا شہباز محمدؒ)
نے ''شرح ستین شریف'' عربی قلمی نسخہ میں بیان کیا ہے کہ حضرت مولانا
شہباز محمدؒ نے حضرت ابن الحجر المکیؒ سے حدیث کا درس لیا تھا۔ راقم ذیل
میں آپ کے دونوں استادان ارجمند کے احوال زندگانی رقم کرتا ہے۔

حضرت مولانا شاہ محمد دیوریؒ

حضرت مولانا شاہ محمد دیوریؒ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے استاد محترم تھے
۔حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے ابتدائی تعلیم والد محترم حضرت عمر الخطاب
سے پانے کے بعد حضرت شاہ محمد دیوریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر علم
دین حاصل کیا تھا۔ حضرت شاہ محمد دیوریؒ کا نسب نامہ چوتھے پشت میں
حضرت میر معیز الدین بن حضرت سراج الدین بخاری سے جا ملتا ہے
۔حضرت میر معیز الدینؒ عباسی سید تھے۔ جن کا سلسلۂ نسب حضرت
عباسؓ تک پہونچتا ہے۔ حضرت مولانا شاہ محمد دیوریؒ کے پردادا حضرت

امیر ارزانیؒ کو حکومت وقت نے ''امیر الامراء'' کا خطاب دیا تھا۔ حضرت شاہ تیم اللہ ارولیؒ آپ کے والد محترم اور حضرت مخدوم شاہ عمر آپ کے دادا جان تھے۔ آپ کے چھر دادا حضرت میر معیز الدین کو ''فاتح دیورا'' کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ آپ کے چھر دادا حضرت میر معیز الدین نے اپنے اہل و اعیال کے ساتھ مل کر دیورا کے راجہ اندو پرکاش سے جنگ کی تھی اور دیورا کو انہوں نے فتح کیا تھا۔ ہندوستان پر اس وقت تغلق خاندان کے بادشاہ کی حکومت تھی اور ریاست بہار کے حضرت ملک ابراہیم بیاؒ صوبہ دار تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے چھر دادا حضرت میر معیز الدین کو حکومت کی طرف سے ''فاتح دیورا'' کا خطاب ملا تھا۔ حضرت میر معیز الدینؒ ہی سب سے پہلے دیورا تشریف لائے تھے۔ حضرت میر معیز الدینؒ کے والد محترم حضرت مولانا سراج الدینؒ بخاری بزرگ تھے۔ ان کے خاندان والے ترک وطن کر کے ہندوستان آئے تھے واضح ہو کہ جس عہد میں حضرت میر معیز الدینؒ دیورا وارد ہوئے تھے۔ اس زمانہ میں وہ علاقہ جنگلات سے بھرا ہوا تھا۔ وہاں ایک قلعہ بھی تھا جہاں ''دیور'' نام کا ایک بت تھا۔ حضرت میر معیز الدینؒ نے اس بت کو توڑا اور قلعہ کی صفائی کے بعد جناب میر بدر صاحب کو قلعہ

کا حاکم مقرر کیا تھے۔

حضرت مولانا شاہ محمد دیوریؒ کو دو صاحب زادے تھے ایک کا نام حضرت شاہ محمد عبداللہؒ اور دوسرے کا نام حضرت مولوی شاہ محمد عبد العلیٰؒ تھا واضح ہو کہ حضرت مولانا ابوالبرکات محمد فائضؒ نمو ہہ پٹنہ حضرت شاہ محمد عبداللہؒ کے صاحب زادہ تھے۔ اور حضرت شاہ محمد عبدالعلیٰؒ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے خسر محترم تھے جن کی صاحبزادی بی بی سلیمہ خاتون سے حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا نکاح اوّل ہوا تھا، حضرت مولانا شہباز محمدؒ سے بی بی سلیمہ خاتون کو حضرت سید شاہ عبدالحمید اور بی بی رابعہ خاتون تولد ہوئی تھیں۔ بی بی رابعہ خاتون کا نکاح حضرت مولانا ابوالبرکات محمد فائض نمو ہہ پٹنہ سے ہوا تھا۔ واضح ہو کہ حضرت مولانا احسن اللہ عباسی (نواسۂ حضرت مولانا شہباز محمدؒ و مئولف عربی قلمی شرح ستین شریف) حضرت شاہ محمد دیوری ہی کے خاندن والوں میں سے تھے۔

حضرت شاہ محمد دیوری ایک روحانی گوہر تھے۔ جن کی روحانی چمک سے قرب وجوار کے علاقے روشن تھے۔ آپ کو حضرت مولانا شہباز محمدؒ جیسے باکمال بزرگ کے استاد محترم ہونے کا فخر حاصل ہے راقم کو ایک ملاقات میں حضرت مولانا سید اشتیاق عالم ضیاء شہبازی نے

بتایا کہ حضرت شاہ محمد دیوری حضرت مولانا موصوف کے استاد رہے جن سے حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے علوم ظاہری و باطنی حاصل کی تھی۔

حضرت سید شاہ محمد دیوریؒ کے ہی دولت کدہ پر حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے والد محترم حضرت عمر الخطاب جانبِ مغرب سے آ کر ٹھہرے تھے۔ چونکہ حضرت عمر الخطاب کی اہلیہ محترمہ کسی بخاری بزرگ کی صاحب زادی تھیں اور حضرت سید شاہ محمد دیوری کا خاندان بھی بخارا کو خیر باد کہہ کر دیورا میں اقامت پزیر ہوا تھا۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی ولادت بھی حضرت شاہ محمد دیوری کے مکان کے احاطے میں ہی ہوئی تھی۔ اور وہیں انہوں نے ہوش سنبھالا تھا، حضرت شاہ محمد دیوری، حضرت مولانا شہباز محمدؒ پر اپنی نگاہ کرم رکھتے تھے۔ حضرت شاہ محمدؒ دیوری اور حضرت حاجی خیر الدینؒ (حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے دادا جان تھے) دونوں ہم عصر بزرگ ہیں۔ حضرت سید شاہ محمد دیوری کا وصال دیورا میں ہوا اور آپ وہیں مدفون ہوئے۔

حضرت سید شاہ محمد دیوری اور ان کے خاندان کے دیگر افراد کے احوال زندگانی کو راقم نے اپنی کتاب ''مختصر تاریخ خاندان شہبازیہ'' میں پیش کیا ہے۔ اگر قارئین حضرت سید شاہ محمد دیوریؒ کے

خاندان والوں کے حیات کے خواہاں ہوں تو راقم کی کتاب کا مطالعہ کریں۔ حضرت شاہ محمد دیوری کے خاندان والوں نے ملا چک آکر حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے مدرسہ میں پڑھا اور وہ لوگ حدیث کی سند سے نوازے بھی گئے **المختصر** حضرت شاہ محمد دیوریؒ ایک روحانی گلاب تھے جسکی خوشبو دیورا کے فضاء میں ملتی ہے۔

حضرت شیخ ابن الحجر المکیؒ

حضرت ابن الحجر المکیؒ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے استاذ تھے۔ آپ کا پورا نام ابو العباس شہاب الدین احمد محمد بن علی بن حجر المصری الہیثمی اسعدی الشافعی تھا ۔ آپ کے ولادت ہیثم محلہ میں ۹۰۹ھ میں ہوئی تھی آپ کے والد محترم کا وصال آپ کے صغر سنی میں ہی ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ کی کفالت حضرت امام شمس الدین الشناویؒ اور حضرت شمس الدین بن ابی حمائلؒ نے کی۔ آپ ان دونوں بزرگوں کی صحبت سے استفادہ کرنے کے بعد "جامعہ ازہر" مصر چلے گئے اور وہاں آپ نے قابل قدر اساتذہ سے علم کی تحصیل کی[۱] آپ متذکرہ بالا مدرسہ سے فارغ العلم ہونے کے بعد ۹۳۲ھ میں مکہ معظمہ تشریف لائے۔ آپ نے

---

[۱] آپ کے حالات معجم مطبوعہ مصر ۱۹۲۸ء صفحہ ۸۲۔۸۱

۹۳۷ھ اور ۹۴۰ھ میں حج بیت اللہ کیا اور مستقل طور پر مکہ معظّمہ میں سکونت اختیار کرلی۔آپ نے وہاں ''الحدیث'' قائم کیا۔اس مدرسہ ''الحدیث'' سے بیشتر طالبان حق علم سے فارغ ہوئے آپ تصنیف و تالیف کا کام بھی کرتے تھے آپ ایک محقق اور محدث بھی تھے آپ نے بہت ساری کتابیں لکھی ہیں۔حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے نامور استاذ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔حضرت مولاناؒ آپ کی سیرت اور شخصیت سے متاثر تھے۔حضرت مولانا نے آپ کی خدمت بابرکت میں آپ سے حدیث پڑھی تھی۔حضرت ابن الحجر المکیؒ علم فقہ میں ایک سمندر تھے۔ پروفیسر عبدالغفار انصاری سابق صدر شعبۂ فارسی بھاگل پور یونیورسیٹی نے لکھا ہے کہ حضرت ابن الحجر المکیؒ نے ۹۷۴ھ میں مکہ معظّمہ میں رحلت کی اور آپ بمقام ''معلاۃ'' مدفون ہوئے۔ آپ کی قبر مبارک ''معلاۃ'' میں مرجع خلائق ہے۔

موت انسان کیلئے برحق ہے۔ انسان موت سے پہلے نیک اعمال کرتے رہیں۔

آپ کی مندرجہ ذیل تصنیفات یادگار ہیں۔

(۱)الاعلام بقواطع اسلام (۲)تحفۃ المحتاج لشرح منہاج (۳)تحفۃ الاخبار مولد المختار (۴)تطہیر الجنان واللسان (۵)الجواہر المنظم فی زیارۃ القبر المکرّم۔

واضح ہو کہ آپ کی کتاب الجواہر المنظم فی زیارۃ القبر المکرّم اور تحفۃ الاخبار مولد المختار کا مطبوعہ نسخہ کتب خانہ شہبازیہ ملا چک میں موجود ہے۔اس کتاب کا حوالہ حضرت مولانا اشرف عالم گیارہویں سجادہ نشین ملا چک نے اپنی مطبوعہ کتاب ''نجاۃ الآخرۃ''میں پیش کیا ہے۔

سوانح حضرت مولانا عاقل شہبازی
(مع داستان قدم رسول)

حضرت مولانا سید عاقل شہبازی، حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے پر پوتا تھے۔ ہندوستان کے بادشاہ فرخ سیر کو آپ سے بے حد عقیدت تھی۔آپ بادشاہ فرخ سیر کے مہمان خصوصی بنے اور انکے خزانہ گھر سے سنگ قدم رسول تحفتاً لے کر بھاگل پور لشکر کے ساتھ آئے تھے وہ سنگ قدم رسول آپ کی قبر مبارک کے سینہ پر نصب ہے جو شاہی مسجد ملا چک کی پشت پر چہار دیواری کے اندر موجود ہے۔ سنگ قدم رسول کا غسل دیا ہوا پانی . مرض کے لئے شفا ہے۔ کتاب کا مسودہ تیار ہے اور عنقریب شائع ہونے والی ہے۔(مصنف. [illegible] احمد شاہی بھاگل پور)

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے پیرانِ طریقت

علم کی تحصیل کے بعد حضرت مولانا شہباز محمدؒ کئی بزرگان دین کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے پہلے علاقہ دیورا قصبہ ارول میں حضرت مخدوم شاہ برہان الدینؒ عرف خوند میاں فردوسی شعیبی دیوری کی خدمت میں حاضر ہو کر انہی سے شرف بیعت حاصل کیا۔ پرفیسر عبدالغفار انصاری نے "مناقب شعیب" صفحہ ۲۲۱ کے حوالہ سے اپنی کتاب (حضرت مولانا شہباز محمد دیوری ثم بھاگل پوری) میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ۔ حضرت مخدوم شاہ برہان الدین فردوسی شعیبی دیوریؒ سے مرید ہوئے تھے۔ واضح ہو کہ مولانا عبدالواسع صدیقی (مناقب شعیب) مرحوم نے خانقاہ کمالیہ برہانیہ فردوسیہ دیورا کے ایک فارسی خط کے حوالہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے حضرت مخدوم شاہ برہان

الدین فردوسی دیوروی ؒ سے بیعت حاصل کیا تھا۔ یہ خط حضرت مخدوم
برہان الدین فردوسی دیوری ؒ کے پوتا حضرت مولانا شاہ معروف ؒ بن
حضرت مولانا شاہ منصور دانشمند ؒ نے اپنے فرزند مولانا شاہ محی الدین
المقلب اولیاء کولکھا جو مدرسہ شہبازیہ ملا چک میں زیر تعلیم تھے۔ حضرت
مخدوم شاہ برہان الدین فردوسی دیوری ؒ کے پوتا حضرت مولانا شاہ
معروف ؒ نے بھی ملا چک کے مدرسہ شہبازیہ سے علم و عرفان حاصل کیا
تھا۔ ذیل کی اس خط کی مرقومہ عبارت سے اس حقیقت کا پتہ ملتا ہے:

''دیگر ایں کہ قبلہ مولانا استاذ نا حضرت مولانا شہباز محمد ؒ
متع اللہ المسلمین بطول بقائہہ مرید حضرت جدی بودند''

راقم اپنی تحقیق سے اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضرت مولانا شہباز محمد ؒ
حضرت سید شاہ برہان الدین فردوسی دیوری ؒ سے یقیناً بیعت حاصل
کیا ہوگا۔ اس لئے کہ حضرت سید شاہ میر یٰسین السامانی الدھلوی نے
مدینہ منورہ میں روضہ رسول صلعم کی بارہ برس جاروب کشی کی تھی بعدہٗ انکو
حضرت رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہوا کہ تم ہندوستان کے خطہ مونگیر
جاؤ اور حضرت مولانا شہباز محمد ؒ سے مرید ہو جاؤ یا خود ان کو مرید کرلو۔
رسول اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا

شہباز محمدؒ کو قبل ضرور کسی پیرو مرشد سے بیعت حاصل تھا۔ یہ فرمان رسول اس بات کی گواہ ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ یٰسین مونگیر آئے اور حضرت مولانا شہباز محمدؒ سے مرید ہونا چاہا لیکن حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی باطن سے معلوم کرلیا اور خود حضرت سید میر یٰسین سے بیعت کے خواہاں ہوئے۔ اس مسئلے پر کئی دنوں تک بحث چلتی رہی دونوں بزرگ ایک دوسرے کی بیعت چاہتے تھے۔ آخر فیصلہ یہ ہوا کہ جو عمر میں بڑے ہوں وہ چھوٹے کو بیعت کریں چونکہ عمر کے لحاظ سے حضرت سید میر یٰسین سامانیؒ حضرت مولانا شہباز محمدؒ سے بڑے تھے اس لئے حضرت مولانا شہباز محمدؒ حضرت شاہ یٰسین السامانی الدھلویؒ کے دست پاک پر بیعت ہوئے لیکن حضرت مولانا شہباز محمدؒ کو حضرت مخدوم شاہ برہان الدین فردوسی دیوریؒ سے قبل سے ہی بیعت حاصل تھا۔

واضح ہو کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا کوئی کام سنت کے خلاف نہیں تھا۔ آپ تاحیات سنت پر گامزن رہے۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کو حامئی سنت اور ماحئی بدعت کہا جاتا ہے۔ بلکہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے اپنی تصنیف کردہ عربی قلمی کتاب ''ستین شریف'' میں ذیل کی حدیث بھی لکھی ہے:

''والتارک لسنتی ملعون''

یعنی سنت کو ترک کرنے والا ملعون ہے۔ پھر حضرت مولانا شہباز محمدؒ حضور اکرمؐ کے ارشاد گرامی سے کیسے انکار کرتے آپ نے حضرت سید میر یٰسین سامائیؒ سے بیعت حاصل کیا۔ اور اس بیعت کو اوّلیت کا درجہ دیا۔ آج بھی حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے خانوادوں میں یہ سلسلۂ بیعت مروّج ہے واضح ہو کہ حضرت شاہ مخدوم برہان الدین فردوسی دیوریؒ خاندان حسینیؒ سے تھے اور یہ بھی سچ ہے کہ حضرت میر یٰسین سامانی اور حضرت مولانا شہباز محمدؒ بھی حسینی سید تھے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے اٹھارہ سال کی عمر میں حضرت ابن الحجر المکیؒ سے درس حدیث لیا اور بیس سال کی عمر میں بہ مقام دیورا واپس تھے۔ لہٰذا حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے ۲۴ سال کی عمر کے درمیان دیورا کے روحانی پیشوا حضرت سید شاہ برہان الدین فردوسیؒ سے بیعت حاصل کیا تھا۔ بعدہٗ ۳۰ سال کی عمر کے درمیان حضرت رسول اکرمؐ کے ارشاد گرامی کے مطابق بخطہ مونگیر قصبہ کھڑکپور حضرت سید شاہ یسین سامائیؒ سے دوبارہ شرف بیعت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ ۲۱ سال کی عمر سے تیس سال کی عمر تک یعنی ۹ برس بقول پروفیسر لطف الرحمٰن مونگیر قصبہ کھڑکپور میں مقیم تھے۔ (بھاگل پور کا ادبی ماحول نمبر ''ماہنامہ سہیل گیا'')

ممکن ہے حضرت مولانا شہباز محمدؒ ۲۱ سال کی عمر میں حضرت مولانا سید شاہ برہان الدین فردوسی شعیبی دیوریؒ سے بیعت حاصل کی ہو اور پھر مونگیر قصبہ کھڑکپور تشریف لائے اور وہاں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت سید شاہ یسین سامانی قدس سرہٗ سے بیعت لی ہو۔

بزرگان دین کے حالات پر مشتمل کتابوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بیشتر بزرگان دین نے بیعت اور منازل طریقت کئی بزرگوں سے حاصل کیا ہے۔ اس ضمن میں حضرت فریدالدین عطارؒ کی شہرۂ آفاق تصنیف ''تذکرۃ الاولیاء'' جس کا اردو ترجمہ مولانا طفیل احمد جالندھری نے کیا ہے انہوں نے اس کتاب کے کہ صفحہ ۲۱۳ پر رقمطراز ہیں کہ حضرت عثمان حیریؒ جو خراساں کے مشہور و معروف بزرگ ہیں اور جن کے دم سے خراسان میں تصوّف کا چرچا عام ہوا۔ ان کو شرف بیعت تین بزرگوں سے اوّل حضرت یحیٰ بن معاذؒ دوم حضرت شجاع کرمانیؒ سوم حضرت ابو حفص حدادؒ سے حاصل تھا ان تینوں بزرگوں کے علاوہ حضرت

عثمان حیریؒ کو دوسرے بزرگوں کی صحبت سے بھی استفادہ کرنے کا موقع ملا تھا۔ حضرت عثمان حیری کا مشغلہ وعظ گوئی تھا اور اہل نیشاپور کو آپ

سے اس درجہ اعتقاد تھا کہ ایک فرد بھی آپ کو برا نہ کہتا تھا۔

مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں یہ بات قابل قبول ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ بھا گلپوری قدس سرہٗ نے بھی دو بزرگوں سے شرف بیعت حاصل کیا تھا اوّل حضرت مخدوم سید شاہ برہان الدین فردوسی شعیبی دیوری سے اور دوم حضرت سید شاہ یٰسین سامانی الدھلوی سے اور یہ بھی واضح ہو کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ بھا گلپوری کے دادا پیر حضرت وجہ الحق والدین العلوی گجراتی کے بارے میں حضرت عبد الحق محدث دہلوی کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت محمد غوث گوالیاریؒ سے بیعت حاصل کیا تھا لیکن ان کو دوسری شخصیت سے بھی بیعت وارادت تھی اس سلسلہ میں صاحب ''تحفۃ الکرام'' نے لکھا ہے کہ حضرت وجہ الحق والدین العلوی گجراتی کو حضرت شیخ قازن چشتی سے بھی بیعت وارادت حاصل تھی جو پٹن میں رہتے تھے۔ حضرت غوث گوالیاریؒ کے ارشاد کے مطابق منازل طریقت میں درجۂ کمال تک رسائی انکو حضرت شیخ قازن چشتی سے ہی ہوئی تھی۔

راقم اب ذیل میں حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے ان دونوں مشہور و معروف اور نامور پیر و مرشد کے حالات زندگانی کو رقم کر رہا ہے

جن کا نسب نامہ امام عالی مقام حضرت حسین علیہ السلام شہید دشت کربلا تک پہنچتا ہے تاکہ قارئین کو یہ اندازہ ہوسکے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے ان دونوں پیرومرشد کا مقام روحانیت کی دنیا میں کس بلندی پر تھا۔

حضرت مخدوم سید شاہ برہان الدین فردوسی شعیبی دیوریؒ

حضرت مخدوم سید شاہ برہان الدین فردوسی شعیبی دیوریؒ سلسلۂ فردوسیہ کے اہم بزرگان میں گنے جاتے ہیں۔آپ قصبہ ارول کے علاقہ دیورا میں اقامت پزیر تھے حضرت مولانا شہباز محمدؒ آپ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے تھے آپ کا نسب نامہ حضرت امام حسین شہید دشت کربلا سے جاملتا ہے اسکی تصدیق اس خط کی عبارت سے ہوتی ہے جس خط کو مولانا عبد الواسع صدیقی نے اپنی کتاب ''مناقب شعیب'' میں نقل کیا ہے اس خط کے چند سطور ملاحظہ ہوں:

''اکثر نسب ضائع میگردد اگرچہ دو طرف صحیح می باشد چوں اللہ تعالی خفلاً وکرماً شرف حسین ونسبی دادہ استگوہر قیمتی دست خواہد داد''

واضح ہو کہ مندرجہ بالا عبارت حضرت سید مخدوم شاہ برہان الدین فردوسی دیوریؒ کے پوتا حضرت مولانا سید شاہ معروفؒ کے خط کا

ہے جن کے صاحب زادہ حضرت مولانا سید شاہ محی الدینؒ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے قائم کردہ مدرسہ شہبازیہ ملا چک میں پڑھتے تھے اور انہیں یہ خط ملا چک میں انکے والد محترم حضرت مولانا سید شاہ معروف کی جانب سے روانہ کیا گیا تھا۔

حضرت مولانا برہان الدین فردوسی دیوریؒ کے پوتا حضرت مولانا شاہ معروف نے بھی حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے قائم کردہ مدرسہ شہبازیہ میں پڑھا تھا۔اور حضرت مولانا شہباز محمدؒ ان کے استاد محترم تھے اسی خط کے ذیل کے سطور بھی ملاحظہ ہوں:

''دیگر ایں کہ قبلہ مولانا استاذ نا حضرت مولانا شہباز محمد متع اللہ المسلمین بطول بقائیہ مرید حضرت جدی بودند'' (حضرت مولانا شہباز محمد دیوری ثم بھاگل پوری)

مندرجہ بالا سطور سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے ان کے داداجان (حضرت مخدوم سید شاہ برہان الدین فردوسی بندگی دیوریؒ) سے شرف بیعت حاصل کیا تھا اور ان لوگوں کی آمدورفت ملا چک میں ہوتی تھی ۔ بلکہ حضرت مخدوم برہان الدین فردوسی دیوریؒ کے خاندان والوں نے ملا چک میں حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے قائم کردہ مدرسہ شہبازیہ میں پڑھا تھا اور حضرت مولانا موصوف کی صحبت سے استفادہ بھی کیا تھا۔

حضرت مخدوم سید شاہ برہان الدین فردوسی دیوری بندگیؒ نے
تقریباً سو ۱۰۰ سال کی عمر پائی اور ۹۸۰ھ میں رحلت کی اس وقت
حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی عمر تقریباً ۲۴ سال تھی۔ اس سے واضح ہوتا ہے
کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے پیرومرشد حضرت سید شاہ برہان الدین
فردوسی دیوریؒ حضرت مولانا شہباز محمدؒ سے تقریباً ۷۶ سال بڑے تھے
اس لئے یہ بات قرین قیاس ہے کہ حضرت مخدوم برہان الدین فردوسی
دیوریؒ کے پوتا حضرت مولانا سید شاہ معروفؒ حضرت مولانا شہباز
محمدؒ سے بلحاظ عمر کچھ ہی چھوٹے ہوں گے جنہوں نے حضرت مولانا
موصوف کے مدرسہ شہبازیہ میں علم حاصل کیا تھا۔ بعدہٗ انہوں نے اپنے
صاحب زادہ حضرت مولانا سید شاہ محی الدین الملقب بہ اولیاء کو بھی اپنے
استاد محترم حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی خدمت میں ملا چک روانہ کیا تھا
تا کہ ان کے بیٹا حضرت مولانا سید شاہ محی الدینؒ حضرت مولانا شہباز
محمدؒ کے مدرسہ شہبازیہ ملا چک میں علوم ظاہری و باطنی سے مالا مال
ہوں۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے پیرومرشد حضرت برہان الدین
فردوسی دیوریؒ حضرت مولانا موصوف کے دادا حضرت حاجی خیر الدین
کے ہم عمر ہوں گے اور حضرت مولانا برہان الدین فردوسی دیوریؒ کے

صاحب زادہ حضرت مولانا سید شاہ منصور دانشمندؒ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے والد محترم حضرت مولانا سید شاہ عمر الخطاب کے ہم عصر بزرگ ہوں گے۔ حضرت سید شاہ برہان الدین فردوسی اور ان کے صاحب زادے حضرت مولانا سید شاہ منصور دانشمندؒ کی قبریں دیورا میں بڑی درگاہ میں ہیں۔

دیورا ایک روحانی مرکز تھا جہاں میر معیز الدین فاتح دیورا کے اہل خاندان اقامت پذیر تھے جن کا خاندانی سلسلہ حضرت عباسؓ سے ملتا ہے حضرت مخدوم سید شاہ برہان الدین فردوسی دیوریؒ کا خاندان بھی وہیں سکونت پزیر رہا اور یہ بات بھی سچ ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے والد محترم حضرت سید شاہ عمر الخطابؒ اور دادا جان حضرت حاجی سید خیر الدینؒ نے بجانب مغرب سے آکر اسی روحانی خطہ دیورا میں بودوباش اختیار کرلی تھی۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی ولادت بھی اسی خطہ دیورا میں ہوئی تھی بعدہٗ حضرت مولانا موصوف کا نکاح اوّل بھی اسی دیورا ہی میں میر معیز الدین فاتح دیورا کے خاندان میں ہوا تھا۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے اکیس ۲۱ سال کی عمر میں دیورا کو خیر باد کہا اور نو ۹ سال مونگیر قصبہ کھڑکپور میں سکونت پزیر ہو کر تقریباً ۳۰ سال کی عمر میں شہر بھاگل پور

وارد ہوئے اور اپنے قدم مبارک سے ملا چک کی سرزمیں کو زینت بخشی تھی لہذا حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے علاقہ ملا چک میں آباد ہوجانے کے بعد آپ کے پیرومرشد حضرت سید شاہ برہان الدین فردوسی دیوریؒ کے اہل خاندان ملا چک مدرسہ شہبازیہ میں علوم وفنون کی تکمیل کے لئے آتے رہے اور علوم ظاہری و باطنی سے اپنے آپ کو مالا مال کیا جس کی حقیقت حضرت مولانا سید شاہ معروف بن حضرت مولانا سید شاہ منصور دانشمند دیوریؒ کے خط کی عبارت بالا سے روشن ہوتی ہے۔

☆☆☆

حضرت سید میر یٰسین السامانی الدھلوی ثم البہاریؒ

حضرت سید میر یٰسین السامانی الدھلوی ثم بہاریؒ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے پیرومرشد تھے۔ مئورخین نے آپ کے نام کے ساتھ السامانی الدھلوی لکھا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کی ولادت بمقام سامانہ ہوئی تھی جو پٹیالہ سے قریب ۱۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے بعدہٗ آپ سامانہ سے ترک وطن کر کے دھلی آ گئے اس لئے آپ السامانی الدھلوی کہلائے۔ اس زمانہ میں دھلی اولیاء کرام کا ایک عظیم مرکز تھا۔ جہاں بڑے بڑے مدارس قائم تھے۔ آپ دھلی ہی میں تعلیمی زیور

سے آراستہ ہوئے ویسے سامانہ بھی ایک روحانی مرکز تھا جہاں ۸۰۲ھ میں حضرت جہانیاں جہاں گشت قدس سرہٗ کی اولاد میں سے ایک حضرت نظام الدین دھلی سے آکر سامانہ میں بودوباس اختیار کرلی تھی۔ واضح ہو کہ حضرت جلال الدین ثانی المعروف بہ جہاں گشتؒ نے ۷۸۸ھ میں اوچہ (ملتان) میں وصال کیا تھا۔ ان کی اولاد اوچہ سے دہلی آئی بعدہٗ سامانہ پہنچی تھی۔

حضرت سید میر یٰسین السامانی الدھلوی کا نسب نامہ حضرت امام حسین عالی مقامؓ سے ملتا ہے۔ قلمی کتاب ''حقیقت مقابر مشائخ بہار'' میں مصنف مولانا محمد نصیر نے لکھا ہے کہ حضرت میر سید یٰسین محدثؒ کا نسب پدری مبارک حضرت امام موسیٰ رضا قدس سرہٗ سے منسلک ہے (شہباز عرش پرواز) جنکی قبر مبارک ریاست بہار کے قصبہ بہار شریف میں پختہ وشکستہ ہے۔ مطبوعہ کتاب ''تذکرہ صادقہ'' میں بھی آپ کی قبر مبارک کی یہی نشاندہی پیش کی گئی ہے۔

حضرت مولانا اشتیاق عالم شہبازی حال سجادہ نشین خانقاہ عالیہ شہبازیہ ملا چک، بھاگل پور نے اپنی کتاب آیات الٰہی کے نگہبان کے صفحہ ۲۷ پر فارسی قلمی نسخہ ملفوظات حضرت مولانا ابو البرکات محمد فائض

(آپ کی قبر مبارک نمو ہہ، صادق پور، پٹنہ میں ہے) کی فارسی اصل عبارت نقل فرمائی ہے جسے راقم بھی ذیل میں نقل کرر ہا ہے۔ ملاحظہ ہو؛

''حامی الحرمین الشریفین، حاوی کمالات انشا تین از سید السید میر سید یٰسین قدس سرہٗ العزیز الساماني الدھلوی المولد والبہاری مرقد''

واضح ہو کہ یہ قلمی نسخہ کتب خانہ شہبازیہ، ملا چک میں موجود ہے۔ عبارت بالا سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت میر سید یٰسین کی ولادت سامانہ میں ہوئی تھی اور آپ بعد میں دہلی آئے اور بہار شریف میں آپ کا مرقد انور ہے۔

آگے آپ نے ملا عبد القادر بدایونی کی کتاب ''منتخب التواریخ'' کے حوالہ سے یہ واضح کیا ہے کہ حضرت میر سید شاہ یٰسین قدس سرہٗ حضرت سید شاہ میر کے چچا زاد بھائیوں میں سے تھے (آپ صحیح النسب سادات سے ہیں جنکا اصل وطن شیراز تھا اور وہ شیراز جہاں کے ذرے ذرے بھی علم وآگہی کے تابندہ ستارے بتائے گئے ہیں) اور کتب متداولہ گجرات میں حضرت وجہ الدین علویؒ کی خدمت میں رہ کر پڑھیں بعدہٗ تمام علوم رسمی کی تحصیل فرماتے ہوئے حضرت علوی کی سلک ارادت میں آئے اور حج وزیارت کے شرف سے بھی مشرف ہوئے تھے۔

''تذکرہ الوجہ'' میں سید حسینی پیر علوی آپ کے سلسلے میں یوں رقم طراز ہیں:

''آپ کا وطن جونا گڈھ اور حضرت سید شاہ میر کے خاندان سے ہیں۔ ابتدا میں حضرت (سید وجہہ الدین علوی گجراتی) سے علوم متداولہ حاصل کئے اور زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے اور علم حدیث کی اجازت اور سند لے کر ہندوستان واپس آئے اور آپ (حضرت وجہ الدین علوی) کے مرید ہو کر خرقہ خلافت لے کر پنجاب کی طرف روانہ ہوئے کچھ دنوں لاہور میں قیام کیا اس کے بعد سرہند پہنچ کر رشد و ہدایت خلق میں مشغول ہوئے۔ بعد میں بنگال کی جانب روانہ ہوئے۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ بھاگل پوری آپ کے خلیفہ خاص ہیں۔

اقتباس بالا سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت سید میر یٰسین کچھ دنوں تک جونا گڈھ، گجرات میں بھی قیام فرمایا تھا۔ جہاں آپ کے چچازاد بھائی حضرت سید شاہ میر قیام پزیر تھے۔ گجرات میں حضرت وجہ الدین علوی گجراتی سے آپ نے تاج خلافت پہن کر پنجاب (سامانہ) اپنے آبائی وطن آگئے پھر آپ وہاں سے چل کر کچھ دنوں تک لاہور میں قیام فرما کر سرہند پہنچے اور رشد و ہدایت خلق میں مشغول ہوئے بعدہٗ بہار و

بنگال کی جانب اپنے قدم مبارک کر بڑھایا۔ اکثر آپ سیر و سیاحت میں رہتے تھے۔ اس لئے آپ نے کسی جگہ بھی مستقل سکونت اختیار نہیں کی بلکہ آپ جہاں جاتے تھے ایک جم غفیر امنڈ پڑتا تھا اور لوگ آپ کی صحبت وخدمت سے استفادہ کرنے کے لئے بیتاب ہو جاتے تھے۔

پروفیسر لطف الرحمٰن نے ''بھاگلپور کا ادبی ماحول نمبر (سہیل گیا) میں لکھا ہے کہ حضرت میر یٰسین سامانی دھلویؒ نے بمقام مونگیر حضرت مولانا شہباز محمدؒ کو مرید کیا تھا۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی ولادت ۹۵۶ھ میں ہوئی تھی اور مرید ہونے کے وقت بحث مباحثہ کے درمیان یہ بات طے پائی تھی کہ جو عمر میں بڑے ہوں وہ چھوٹے کو مرید کریں چونکہ دونوں بزرگ ایک دوسرے سے مرید ہونا چاہئے تھے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت میر سید یٰسین سامانی دھلوی کی پیدائش ۹۵۶ھ سے قبل ہوئی تھی۔ اس واقعہ کو مولانا باقر حسن آوری نے اپنی قلمی فارسی کتاب ''تذکرہ حالات خاندان شہبازی'' میں رقم کیا ہے۔

حضرت میر سید یٰسین ظاہری تعلیم حاصل کرنے کے بعد روحانی تعلیم کی تکمیل کے لئے ریاست گجرات پہنچے اور حضرت وجہ الدین العلوی گجراتی کی صحبت سے استفادہ کیا انہی سے چودہ سلسلوں میں شرف بیعت حاصل کیا۔

واضح ہو کہ حضرت میر سید یٰسین سامانیؒ کے پیر و مرشد حضرت وجہ الدین العلوی گجراتیؒ کا وصال ۹۸۸ھ میں احمد آباد میں ہوا اور بمقام خان پور مدفون ہوئے اس وقت حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی عمر ۳۲ سال تھی اور علاقہ ملا چک شہر بھاگل پور میں قیام پزیر تھے حضرت میر سید یٰسین سامانی کے پیر بھائیوں میں حضرت صفت اللہ حسینیؒ حضرت مولانا شیخ عثمان بن عیسٰی صدیقیؒ حضرت شیخ فرید محدثؒ، حضرت مولانا شیخ یوسف بنگالیؒ حضرت قاضی عبد اللہؒ، حضرت مولانا عبد الغنی جونپوریؒ، حضرت عبد اللہ شطاریؒ، حضرت مولانا کمال عباسیؒ، حضرت ضیاء اللہ شطاریؒ اور حضرت مولانا حسن فراخیؒ کا نام نامی قابل ذکر ہے۔

حضرت میر سید یٰسین سامانیؒ کے پیر بھائی حضرت عبد اللہ شطاریؒ کے ایک مرید حضرت شیخ صوفی شریف جھنجھانویؒ کی تصنیف کردہ فارسی قلمی کتاب جو آثار و اشغال اور اوراد و اذکار پر مشتمل ہے، مولوی سید خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں موجود ہے جسے راقم نے پڑھا ہے۔ اس قلمی نسخہ کو حضرت صوفی شریف جھنجھانویؒ نے حضرت مولانا شہباز محمدؒ کو پیش کیا تھا۔ اس کتاب میں حضرت وجہ الدین نصر اللہ العلوی گجراتیؒ کے طریقۂ بیعت، طریقۂ خلافت، چہاردہم شجرۂ بیعت اور مختلف اعمال و اشغال درج ہیں یہ قلمی نسخہ کرم خوردہ ہے۔

حضرت میر سید یٰسینؒ کے بھتیجہ حضرت نظام الدین حیدرؒ کو

شرف بیعت حضرت مولانا شہباز محمدؒ سے ملا تھا۔اس سے واضح ہوتا ہے

کہ حضرت میر سید یٰسیں سامانیؒ کے خاندان والوں نے حضرت مولانا

شہباز محمدؒ سے شرف بیعت حاصل کیا تھا،حضرت نظام الدین حیدرؒ

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے بڑے صاحب زادہ حضرت ملا عبد السلامؒ

کے دوست تھے۔حضرت میر سید یٰسین سامانیؒ نے حج ادا کرنے کے بعد

مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ اور ھندوستان کے بیشتر اولیائے کرام کی صحبت

سے استفادہ بھی کیا تھا۔حضرت شاہ یٰسین سامانی محدث تھے۔حضرت

صفی العالم چودھویں سجادہ نشین خانقاہ شہبازیہ ملا چک کے دو شعر حضرت

میر سید یٰسین سامانی کی توصیف میں ملاحظہ ہو:

اے شناسائے حقیقت عارفوں کے تاجدار

معترف میں آپ کی اس شان سلطانی کا ہوں

سینہ جن کا نور حق کی اک تجلی گاہ تھا

میں بھی طالب خاص ان کے فیض روحانی کا ہوں

میں ثنا خواں حضرت یٰسین سامانی کا ہوں

حضرت میر سید یٰسین سامانیؒ کا وصال پندرہ محرالحرام ۱۰۱۷ھ

میں ریاست بہار کے علاقہ بہار شریف میں ہوا اور مدفون بمقام خندق ہوئے آپ کا روضہ مبارک نیم کے درخت کے سایہ میں ایک مٹی کے ٹیلہ پر واقع ہے۔ پروفیسر رافق زماں نے ایک ملاقات میں راقم کو بتایا کہ انہوں نے حضرت میر سید یٰسین سامانی کے روضۂ اقدس پر فاتحہ پڑھا ہے؛

واضح ہو کہ آپ کی قبر مبارک کے قریب میں آپ کے خاندان والوں کی قبریں بھی ہیں جو آپ کے ساتھ وہاں رہتے تھے۔ آپ کی قبر مبارک پر حضرت مولانا اشتیاق عالم شہبازی صاحب سجادہ ملا چک نے بھی حاضری دی ہے اور روحانی فیض حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔

راقم کی کتاب ''احوال زندگانی حضرت سید میر یٰسین سامانی الدھلوی ثم بہاری'' شائع ہو چکی ہے اور نیو کتاب منزل تاتارپور میں دستیاب ہے۔ حضرت میر سید یٰسین سامانیؒ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے خواہشمند حضرات اس کتاب کا مطالعہ کریں۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے خلفاءِ عظام

مفکرین نے لکھا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے بے شمار خلفاء ہوئے جن کی تعداد ہزاروں میں بتائی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا سید محمد ناطق شہبازی نے اپنی فارسی کتاب ''سعید الکلام'' (مطبوعہ نول کشور لکھنو ۱۸۷۰ء) میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے ایک ہزار سے زیادہ خلیفہ ہوئے ہیں۔ فارسی عبارت ذیل میں ملاحظہ ہو:

''چوں یک ہزار و چند خلفائے شجرہ نویساں بودند........''

''حدیقۂ شہبازی'' میں بھی حضرت شاہ محمد شہرت عظیم آبادی نے حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے خلفاء کے بارے میں یوں تحریر کیا ہے۔:

''یک ہزار چند کس خلفائے حضرت ہیں۔ منجملہ ان کے ہشتاد خلیفے شجرہ نویساں با شوکت وشان تھے۔

''راقم کو حضرت مولانا باقر حسن آروی کی تصنیف کردہ ایک فارسی قلمی کتاب مولوی خورشید حسن شہبازی ملا چک کے کتب خانہ میں بنام ''رسالہ تذکرہ حالات خاندان شہبازی'' ملی جس میں حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے چند خلفاء کا ذکر ملتا ہے واضح ہو کہ حضرت مولانا اشرف عالم گیارہویں سجادہ نشین خانقاہ شہبازیہ ملا چک کے دور سجادگی میں لکھی گئی ہے۔

حضرت مولانا اشرف بہاری کی فارسی کتاب ''مظہر العجائب'' کے مطالعہ سے حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے جن خلفاء عظام کے اسمائے گرامی ملے وہ یہ ہیں:۔

''حضرت شاہ محمد شادمان بیگ عظیم آباد شیخ حسین سرہندی ،میر محمد جان لاہوری، شیخ محی الدین بہاری، حضرت شاہ باب اللہ چشتی ،ملا خواجہ علی تیگھڑہ ،ملا محمد یوسف بنگالی، شیخ غلام محی الدین ،ملا قطب الدین پنڈوی بن مولانا شمس الدین مرحوم برادر کلاں مولانا محی الدین ،دیوان سید راجا میدنی پور، عبد الرحیم بیگ پٹنہ، شیخ احمد در قصبہ غازی پور، شیخ عبد الباقی صدیقی جونپور، سید معین الدین ساکن ،پرگنہ بلیا، شاہ مہر علی قادریؒ مولوی محمد احمد دیناج پور، شاہ نوری ڈھاکہ اور شاہ باگھوری ڈھاکہ وغیرہم۔''

واضح ہو کہ کچھ خلفاء کے اسمائے گرامی راقم کو کرسی نامہ سادات

دیورہ (قلمی) میں ملے اور کچھ دیگر کتابوں سے بھی دستیاب ہوئے وہ یہ ہیں۔مثلاً حضرت شاہ ارزانی پٹنہ،حضرت منان محی الدین،حضرت مولانا کمال الدین حسین،حضرت مرتضٰی شاہ آنند پورنیہ،حضرت شاہ کمال سہوہ ،اکبرعلی پورنیہ،حضرت صوفی دائم ڈھاکہ،شاہ نعمت اللہ بنگالی اور حضرت غنی شاہ ملا چک وغیرہم۔

واضح ہو کہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے جن خلفاء کا ابھی ذکر کیا ان میں کچھ حضرات کو راہ سلوک حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے وصال کے بعد مولانا شہباز محمدؒ کے بڑے صاحب زادہ حضرت مولانا عبد السلامؒ نے طے کرایا تھا۔اور وہ حضرات ملا عبد السلامؒ سے بھی فیض یافتہ تھے۔

اب راقم ذیل میں حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے چند مشہور ومعروف خلفاء عظام کے احوال زندگانی پر تحقیقی روشنی ڈال رہا ہے تاکہ عوام وخواص ان بزرگوں کے حالات زندگی سے باخبر ہوں کہ حضرت مولانا موصوف کے کیسے کیسے بلند مرتبہ خلیفہ ہوئے ہیں اور کہاں کہاں مدفون ہیں۔غرض کہ جہاں بھی وہ حضرات مدفون ہیں ان کی قبروں سے روحانیت کی خوشبو فضاء میں پھیل رہی ہے اور وہاں کی فضاء معطر ہے۔حضرت مولانا اشرف عالم عرف بوڑھے میاں صاحب سجادہ نشین خانقاہ شہبازی نے خوب

کہا ہے۔

رتبہ دیا ہے انکو وہ رب غفور نے
جن کے کرم سے سینکڑوں قطب زماں ہوئے

حضرت مولانا قاضی رضی الدین بھاگل پوری

حضرت مولانا قاضی رضی الدین کے والد محترم محلّہ ''قاضی درہ'' قصبہ پورینی، تھانہ جگدیش پور ضلع بھاگل پور کے باشندہ تھے۔ حضرت مولانا قاضی رضی الدین کی ولادت محلّہ قاضی درہ میں ہوئی اور آپ نے اپنا بچپن قصبہ پورینی میں گزارا تھا۔ بعدہٗ آپ نے مدرسہ شہبازیہ ملا چک میں داخلہ لے کر حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے درس حدیث لیا اور علوم ظاہری و باطنی میں مالا مال ہوئے تھے۔ مدرسہ شہبازیہ ملا چک بھاگل پور سے علمی سند حاصل کرنے کے بعد آپ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کی بیعت اور خلافت سے بھی سرفراز ہوئے تھے۔ آپ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے ایک نامور خلیفہ ہوئے جن کی شہرت ملک اور بیرون ملک میں ہوئی۔

حضرت مولانا قاضی رضی الدین قدس سرہٗ بادشاہ شاہ جہاں کے عہد میں دہلی گئے اور سرکاری منصب پر فائز ہوئے تھے۔ بادشاہ اورنگ زیب کے حکم پر ''فتاوٰی عالمگیری'' کی تدوین کے وقت اسکے

مدین میں آپ بھی شامل ہوئے اور آپ کو ''محتسب'' کا منصب بھی بادشاہ اورنگ زیب نے عطا کیا تھا۔ واضح ہو کہ راقم کو ایک ملاقات کے درمیان حضرت مولانا سید اشتیاق عالم ضیاء شہبازی نے بتایا تھا کہ حضرت مولانا قاضی رضی الدین بھاگل پوری کی وفات دہلی میں ہوئی اور آپ وہیں مدفون ہوئے تھے۔ حضرت قاضی رضی الدین بھاگل پوری کی آخری آرامگاہ نزد نعل پاک باغ گنج شہیداں، مہرولی، دہلی، میں واقع ہے۔ حضرت مولانا قاضی رضی الدین بھاگل پوری کو استاد محترم اور پیرومرشد حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے والہانہ محبت تھی۔ واضح ہو کہ جب تک کتاب ''فتاویٰ عالم گیری'' دنیا میں موجود رہے گی آپ کی خوشبو دنیا میں باقی رہے گی۔

حضرت شیخ بہاء الدین عرف بدھو دیوری

حضرت شیخ بہاء الدین عرف بدھو قدس سرہٗ کے نام کی نشاندہی قلمی کرسی نامہ سادات دیورا کے اقتباس سے ہوتی ہے۔ آپ نے حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے مدرسہ شہبازیہ ملا چک بھاگل پور میں علوم وفنون کی کتابیں پڑھی تھیں۔ اور آپ علمی سند سے نوازے گئے تھے۔ بعدہٗ آپ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے مرید ہو کر خلافت کا تاج پہنا تھا۔

حضرت شیخ بہاء الدین عرف بدھو قدس سرہٗ کی ولادت بمقام دیورہ ہوئی۔ جو قصبہ ارول سابق ضلع گیا میں واقع ہے۔آپ روحانیت کے علمبردار تھے۔ آپ نے جہاں بھی قیام فرمایا شہبازی خوشبو کو منتشر کیا۔آپ کے نام پر گڈا ضلع میں مرزاچوکی کے نزدیک ایک گاؤں ''بدھو چک'' معروف بہ بدھوآ چک موجود ہے جو آپ کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ واضح ہو کہ آج بھی محلّہ ''بدھو چک'' میں پیری مریدی کا سلسلہ قائم ہے اور قرب و جوار میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔راقم کا خیال ہے کہ حضرت شیخ بہاء الدین عرف بدھو قدس سرہٗ نے اس علاقہ میں دین کی تبلیغ اور مذہب اسلام کی نشر و اشاعت کا کام کیا ہوگا جس کے نتیجہ میں وہاں مسلمانوں کی آبادی بنی اور پھیلی۔

قلمی کرسی نامہ سادات دیورا کے چند سطور ملاحظہ ہو:۔

''وہم شیخ بہاء الدین عرف بدھو در بھاگل پور بہ خدمت حضرت مولانا مولوی عارف المحققین ملا شاہباز محمد تحصیل علوم ظاہریہ و باطنیہ تمام انصرام کردہ فارغ شدند۔''

اقتباس بالا سے پتہ چلتا ہے کہ آپ سید ہیں اور آپ کا نسب نامہ دیورا کے بزرگان دین سے منسلک ہے۔ جو قصبہ اردل سابق ضلع

گیا میں اقامت پذیر تھے واضح ہو کہ آپ حضرت میر معیز الدین بخاری
فاتح دیورا کے خاندان میں سے تھے۔ جس خاندان میں حضرت مولانا
شہباز محمد قدس سرہٗ کا نکاح اول ہوا تھا۔

حضرت شیخ بہاء الدین عرف بدھو قدس سرہٗ کا وصال کب اور
کہاں ہوا اس کا پتہ راقم کو نہ چل سکا۔ لیکن خیال ہے کہ آپ کی قبر مبارک
مرزا چوکی کے قریب کسی گاؤں یا ویران جگہ میں ہوگی۔ جس کی نشاندہی
عوام میں نہیں ہے۔ واضح ہو کہ اس اطراف میں بہت ساری بے نام
قبریں موجود ہیں۔ ان ہی بے نام قبروں میں کوئی قبر مبارک
آپ کی ہوگی جس سے شہبازی روحانی خوشبو کا احساس کیا جا سکتا ہے۔
چونکہ آپ روحانیت کے ایک مہکتے گلاب تھے۔

حضرت شیخ باز علی دیوری ثم بھاگل پوری

حضرت شیخ باز علی دیوری قدس سرہٗ دیوری کے والد محترم حضرت مولانا
سید ابو سعید کا آبائی وطن قصبہ ارول ضلع گیا تھا جن کا نسب نامہ حضرت
میر معیز الدین فاتح دیورا سے ملتا ہے حضرت شیخ باز علی تحصیل علم کیلئے
بھاگلپور آئے اور حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے مدرسہ میں داخلہ لیا
۔ چونکہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ آپ کے پھوپھا تھے۔ حضرت مولانا ابو

البرکات محمد فائز آپ کے چچیرے بھائی تھے۔

حضرت باز علی دیوری قدس سرہٗ کا نکاح بھاگل پور میں

حضرت ملا شیخ عبد السلام بن حضرت مولانا شہباز محمدؒ قدس سرہٗ کی صاحب زادی سے ہوا۔جیسا کہ قلمی کرسی نامہ سادات دیورہ سے پتہ چلتا ہے اس قلمی نسخہ کے چند سطور ملاحظہ ہو:۔

''ومیاں شیخ باز علی مذکور از دختر عارف المحققین ملا شیخ عبد السلام بن مولانا مولوی المعنوی مذکور شیخ باز علی درویش طور خلیفہ مولوی شاہباز قدس سرہٗ''

حضرت شیخ باز علی قدس سرہٗ نے حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے بیعت حاصل کیا تھا بعدہٗ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے آپکو خلافت بھی ملی تھی۔ آپ ملا چک شہر بھاگل پور میں رہتے تھے ۔آپ کا وصال بمقام ملا چک ہوا اور آپ مدفون ''ملا جی کی درگاہ'' کے احاطہ کے اندر ہوئے آپ کی قبر مبارک ایک پختہ چبوترہ پر ہے۔ واضح ہو کہ اس چبوترہ پر دو قبریں ہیں ۔ایک قبر آپ کی پورب طرف اور دوسری قبر مبارک حضرت مولانا احسن اللہ عباسی دیوری قدس سرہٗ کی پچھّم طرف ہے ۔واضح ہو کہ حضرت مولانا احسن اللہ عباسی دیوری ،حضرت مولانا شہباز محمد کے نواسہ تھے۔

حضرت شیخ باز علی دیوری روحانیت کے آسمان کے ایک روشن ستارہ تھے جنکی چمک آج بھی بھاگل پور میں بمقام ملاچک دیکھی جا سکتی ہے آپ تاعمر اپنے پیرو مرشد کے جوار میں رہے اور دین اسلام کے فروغ کا کام کیا ۔ ناتھ نگر بھاگلپور میں ایک موضع آپکے نام پر "بازنگر" مشہور ہے

حضرت شیخ ابوالبرکات محمد فائض رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابوالبرکات محمد فائض قدس سرہٗ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کی اہلیہ بی بی سلیمہ خاتون کے بھتیجہ تھے۔ آپ مدرسہ شہبازیہ ملاچک میں علمی زیور سے آراستہ ہوئے۔ بعدہٗ آپ نے حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے دستار خلافت حاصل کیا تھا۔ آپ حضرت مولانا شہباز محمد کے نامور خلیفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے داماد تھے۔ آپ کا نکاح بی بی رابعہ خاتون بنت حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے ہوا تھا جو آپ کی پھوپھی زاد بہن تھی۔

حضرت مولانا ابوالبرکات محمد فائض دیورا میں پیدا ہوئے اور وہیں ہوش سنبھالا تھا۔ آپکے والد محترم کا نام حضرت مولانا عبدالحمید تھا آپ اپنے پھوپھا اور پیرومرشد حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے تھے۔

حضرت مولانا ابوالبرکات محمد فائض قدس سرہٗ کا وصال ثمو ہہ

، پٹنہ میں ہوا جہاں کی ولایت آپ کو پیر و مرشد حضرت مولانا موصوف سے ہوئی تھی آپ کی قبر مبارک اور آپ کی اہلیہ بی بی رابعہ خاتون کی قبر مبارک نمو ہہ میں جس مقام پر تھی۔آج اس جگہ پر ایک عالیشان مسجد تعمیر ہے۔ان دونوں کی قبروں کی وہ جگہ صحن مسجد بن گئی ہے حضرت ابو البرکات محمد فائض روحانیت کے ایک نایاب گوہر تھے۔آپ نے شہبازی خوشبو کو دور دور تک پھیلایا اور تا عمر مذہب اسلام کی نشرو اشاعت میں مصروف رہے۔

حضرت دیوان سید قطب الدین پنڈوی

حضرت دیوان سید قطب الدین قدس سرہٗ کے اجداد کرام کا وطن دیورہ تھا۔آپ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے پیر و مرشد حضرت سید برہان الدین فردوسی شعیبی کے خاندان میں سے تھے۔آپ کی ولادت دیورا میں ہوئی تھی آپ نے حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے مدرسہ شہبازیہ ملا چک میں تعلیم و تربیت حاصل کی تھی۔

حضرت دیوان سید قطب الدین دیوری ثم پنڈوی حسینی سید تھے۔حضرت سید باقر حسن آروی کے بیان کے مطابق بادشاہ شاہجہاں نے آپ کو عہدہٗ دیوان پر فائز کیا تھا۔آپ نے حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے بیعت و خلافت پائی تھی۔حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ

کے وصال کے بعد لاہور کی ضعیفہ کی لائی ہوئی چادر کا جو واقعہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کی قبر مبارک کو کھول کر پیش کرنے کا گزرا تھا اس وقت حضرت دیوان سید قطب الدین دیوری قدس سرہٗ ملا چک میں موجود تھے۔

آپ حضرت قطب شاہ پنڈوی کے نام سے بھی مشہور ہیں آپ کو پیر و مرشد حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کی طرف سے پنڈوہ کی ولایت ملی تھی کتاب ''مظہر العجائب'' میں مولانا اشرف بہاری نے آپ کے بارے میں جو بیان دیا ہے ملاحظہ ہو:۔

''......ملا قطب الدین بن مولانا شمس الدین مرحوم برادر کلاں مولانا محی الدین مغفور کہ واسطہ وصلت نیز جناب محی السنہ (یعنی حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ) تربیت علمی یافتہ......''

مندرجہ بالا سطور سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت ملا قطب الدین کے والد محترم کا نام شمس الدین تھا جو حضرت مخدوم شاہ برہان الدین فردوسی شعیبی بندگی دیوروی (پیر و مرشد حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ) کے صاحب زادہ تھے۔

اس سلسلے میں حضرت مولانا عبدالواسع صدیقی نے اپنی کتاب ''مناقب شعیب'' میں حضرت مولانا شاہ معروف بن حضرت شیخ منصور دانشمندؒ بن

حضرت مخدوم شاہ برہان الدین فردوسی شعیبی بندگی دیوری کا ایک خط
شائع کیا ہے جو خانقاہ کمالیہ برہانیہ فردوسیہ دیورا میں محفوظ ہے اس خط
کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مولانا معروف نے حضرت مولانا
شہباز محمد قدس سرہٗ کے مدرسہ شہبازیہ میں پڑھا تھا اور ان کے دادا
حضرت مخدوم شاہ برہان الدین بندگی دیوری سے حضرت مولانا شہباز
محمد قدس سرہٗ بیعت تھے اور اسی خط کی عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت
مخدوم شاہ برہان الدین کا نسب نامہ حضرت امام حسین شہید کربلا تک
پہنچتا ہے اس خط کے آخر کی یہ عبارت ملاحظہ ہو:۔

''شنوند اللہ جمع بنینا یا جامع المتفر قین برادرزادہ قطب الدین و ہریک
بزرگان ایں حدود وسلام ودعا والدعا''

قبل بھی اس خط کے سطور نقل کئے گئے ہیں

حضرت دیوان سید قطب الدین دیوری ثم پنڈوی روحانیت
کے ایک شگفتہ پھول تھے جن کی خوشبو کا احساس آج پنڈوہ کی فضاء میں
کیا جا سکتا ہے۔ آپ تا عمر پنڈوہ میں اصلاح معاشرہ اور مذہب اسلام کو
فروغ دینے کا کام بحسن وخوبی انجام دیتے رہے۔ آپ کی قبر مبارک
پنڈوہ میں کس جگہ ہے اس کا پتہ راقم کو نہ مل سکا۔

واضح ہو کہ بھاگل پور ضلع کے سنہولا انچل میں ایک موضع

آپ کے نام پر ''قطب الدین پور'' مشہور ہے جس سے آپ کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

حضرت مولانا نظام الدین حیدر سامانی

حضرت مولانا نظام الدین حیدر قدس سرہٗ کا آبائی وطن قصبہ سامانہ تھا۔ جو ریاست پنجاب میں واقع ہے۔ آپ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے پیرومرشد حضرت میر یسین السامانی الدھلوی ثم البہاری کے بھتیجہ تھے۔ آپکی پیدائش سامانہ میں ہوئی ہوگی۔ چونکہ آپ کے والد محترم سامانہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے مرید ہوکر آپ نے ان سے ''حیدر'' کا لقب پایا اور خلافت کا تاج پہنا تھا۔

آپ علوم ظاہری و باطنی حضرت مولانا شہباز محمد قدسرہٗ سے حاصل کرنے کے بعد روحانیت کے بلند مقام پر پہنچے تھے۔ ملا عبدالسلام قدس سرہٗ کے دور سجادگی میں آپ ملا چک بھاگل پور میں ہی رہ رہے تھے۔ سید باقر حسن آروی نے قلمی کتاب ''رسالہ حالات خاندان شہبازی'' میں لکھا ہے کہ شہزادہ شجاع جو ریاست بنگال و بہار کا صوبہ دار تھا راج محل سے لشکر کے ساتھ بھاگل پور آیا اور خانقاہ شہبازیہ ملا چک

کے سجادہ نشین ملا عبد السلام کی خدمت میں حاضر ہوا نیز وہ حضرت مولانا نظام الدین حیدر قدس سرہٗ کو اپنے ساتھ لے کر دہلی گیا تھا۔ جہاں (دہلی میں) بادشاہ شاہ جہاں نے حضرت مولانا نظام الدین حیدر قدس سرہٗ کو سرکاری عہدہ پر فائز کیا تھا جسکی نشاندہی ۱۲ / ربیع الاول ۶ جلوس کی ایک دستاویز سے ہوتی ہے جس میں شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خاں بہادر مہابت جنگ کی جانب سے موجودہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ شہبازیہ ملا چک کو پانچ سو نوے بیگھہ لاخراج زمین مواضعات بھاگل پور میں دی گئی تھی جس کی نقل پر جناب نظام الدین حیدر کے دستخط اور ان کی مہر لگی ہوئی ہے۔ حضرت نظام الدین حیدر قدس سرہٗ حضرت مولانا عبد السلام قدس سرہٗ بن حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے دوستوں میں سے ایک آپ عالم باعمل اور روحانیت کے باغ کے ایک خوشبودار پھول تھے جن کی مہک تاریخ میں ملتی ہے۔

حضرت مولانا نظام الدین حیدر قدس سرہٗ کا نسب نامہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ اس لئے آپ حسینی سید کہلاتے تھے۔ حضرت مولانا سید شاہ اشتیاق عالم ضیاء شہبازی نے اپنی کتاب ''آیات الٰہی کے نگہبان'' میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت نظام الدین حیدر بادشاہ اورنگ زیب عالم گیر کی ایما پر حیدر آباد تشریف لے گئے اور آپ وہاں مجلس فقہائے دکن کے صدر الصدور بنے تھے واضح ہو کہ آپ کا وصال -

حیدرآباد دکن میں ہوا لیکن آپ کی قبر مبارک کہاں بنی اس کا علم راقم کو نہ ہو سکا۔

حضرت سید باب اللہ چشتیؒ

حضرت سید باب اللہ چشتیؒ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے ممتاز خلیفہ تھے۔ آپ کے نام کے ساتھ لفظ چشتی جڑا ہوا اس بات کا اشارہ کرتا ہے کہ آپ کے آباء اجداد کرام کا وطن ''چشت'' رہا ہوگا اور سید النسب ہوں گے۔ آپ نے مدرسہ شہبازیہ ملا چک میں حاضر ہوکر حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے علوم ظاہری و باطنی سے اپنے سینہ کو لبریز کیا تھا۔ جس وقت حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نے راج محل میں ایک سوداگر کے جہاز کو غرق ہونے سے اپنی روحانی قوت سے بچایا تھا۔ اس وقت حضرت باب اللہ چشتی مدرسہ شہبازیہ میں موجود تھے۔ آپ نے پیرومرشد حضرت مولانا موصوف کے ہاتھوں کو بالو اور پانی سے تر دیکھ کر وقت، دن، اور تاریخ اپنی ڈائری میں نوٹ کرلیا تھا۔ اور جب وہ سوداگر ملا چک حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوکر قصہ بیان کیا تو ان کے بیان پر حضرت باب اللہ چشتی کے نوٹ کئے ہوئے وقت، دن، اور تاریخ کی تصدیق ہوگئی تھی۔

حضرت باب اللہ چشتی کا بیان ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمد

قدس سرہٗ نے بارہ گھنٹوں کے مراقبہ کے بعد مشکوٰۃ المصابیح کے کئی نسخوں کو جو مختلف عبارت میں لکھی ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عالم روحانیت میں پوچھ کر درست فرمایا تھا۔ آپ نے حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کی اس انگشترئی شریعت کو دیکھا تھا جو اس مراقبہ میں حضرت مولانا موصوف کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت کیا تھا۔ اس بیان کو فارسی کتاب ''مظہر العجائب'' میں مولانا اشرف بہاری نے رقم کیا ہے۔ جسکا اردو مفہوم پروفیسر رافق زماں نے اپنی کتاب ''شہباز عرش پرواز'' میں لکھا ہے:

''حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نے اپنے خاص الخاص مرید حضرت باب اللہ چشتیؒ کے اصرار پر مراقبہ میں دربار سرور کونین کی کچھ نادر تفصیلات بتائیں اور سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی دہرایا''

حضرت مولانا شہباز محمد کے خلفاء کے سلسلے میں ''مظہر العجائب'' کی عبارت ملاحظہ ہو:

''........علماء علامہ ابوالفیض ومحمد بیگ وشیخ حسین سرہندی ومیر محمد جان لاہوری وشیخ معین الدین بہاری وحضرت شاہ باب اللہ چشتیؒ ودیگر ندمائے اولوالالباب در بزم عرش عزم

او حاضر بودند......''

حضرت باب اللہ چشتی نے حضرت ملا عبد السلام بن حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کی صحبت سے بھی استفادہ کیا تھا۔ آپ روحانیت کے روشن چراغ تھے۔

حضرت باب اللہ چشتی کی آخری آرامگاہ جبار چک شہر بھاگل پور میں ایک درخت کے سایہ میں بحالت پختہ موجود ہے اور مزار شریف سے شہبازی خوشبو بکھر رہی ہے۔ لیکن آج عوام آپ کو حضرت باوٗ اللہ چشتی کے نام سے پکار رہی ہے۔ اس طرح کی تبدیلی بزرگوں کے نام اور جگہوں کے نام میں ملک کے بیشتر حصوں میں ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر بھاگل پور کا محلّہ ''مدار روضہ'' عوام کی زبان پر مندرجہ کے نام سے مشہور ہے جہاں حضرت سید شاہ مدار قدس سرہٗ کی قبر مبارک (روضۂ مبارک) ایک قبرستان کے اندر خستہ حالت میں واقع ہے جس پر کبھی پتھر کا کتبہ بھی نصب تھا۔ (بہار تھرو دی ایجز) جس کا عکس پروفیسر سید حسن عسکری نے اپنی کتاب ''بہار تھرو دی ایجز'' میں پیش کیا ہے۔

حضرت شیخ ملا عبد الباقی صدیقی جونپوری

حضرت شیخ ملا عبد الباقی صدیقی جونپوری قدس سرہٗ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے شاگرد، مرید اور خلیفہ تھے آپ کا وطن

جونپور تھا آپ شیخ صدیقی کہلاتے تھے۔ بھاگل پور علم کی تحصیل کے لئے آپ جون پور سے آئے اور مدرسہ شہبازیہ ملا چک میں آپ نے داخلہ لیا تھا۔ مفتی شوکت علی فہمی نے اپنی کتاب ''ہندو پاکستان کے اولیاء'' میں تحریر فرمایا ہے کہ آپ کو ایک دن حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ ''شرح وقایہ'' کا درس دے رہے تھے مولانا موصوف کے بھتیجہ ملا محی الدین جو دہلی کے کسی مدرسہ سے با سند تھے اس وقت مولانا موصوف کے قریب آئے۔ مولانا شہباز قدس سرہٗ نے اپنے بھتیجہ ملا محی الدین سے دریافت کیا کہ تم نے شرح وقایہ پڑھی ہے؟ مولانا محی الدین نے غرور سے کہا کہ اس کتاب کو میرے شاگرد پڑھاتے ہیں۔ مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نے مولانا محی الدین سے فرمایا کہ ملا عبدالباقی صدیقی کو ذرا سبق دے دو۔ جب ملا محی الدین سبق دینے بیٹھے تو ان کی ساری علمیت سلب ہو چکی تھی اور وہ بالکل کورے کاغذ کی طرح ہو گئے تھے اس واقعہ کو حضرت مولانا باقر حسن آروی نے بھی اپنی فارسی قلمی کتاب ''رسالہ حالات خاندان شہبازی'' میں تحریر کیا ہے۔

مئولف کتاب ''مظہر العجائب'' نے لکھا ہے کہ

''حضرت ملا عبدالباقی صدیقی جونپوری، حضرت ملا عبدالسلام بن حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے بھی فیض یافتہ تھے

ذیل میں ''مظہر العجائب'' کی تحریر نقل کی جاتی ہے۔''

''شیخ عبدالباقی صدیقی آنست جونپوری المرشد والمدفن کہ ایشاں در بدو تحصیل علوم تکمیل خود در خدمت عالی متعالی محی السنۃ ماحی البدعۃ سلطان العارفین اکمل الدین لا اہل یقین حضرت مولانا ومخدومنا شہباز محمد قدس سرہٗ.....''

مندرجہ بالا بیان سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ حضرت ملا عبدالباقی صدیقی جونپوری کے پیرومرشد تھے اور حضرت مولانا موصوف نے انکو علوم وفنون سے مالا مال کردیا تھا۔حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نے خلافت کی دستار بندی کرکے آپ کو جون پور روانہ کیا تھا جہاں آپ نے اسلام کی نشر واشاعت کی اور دین محمدی کو فروغ دیا۔

راقم کا خیال ہے کہ آپ کا مزار شریف جونپور میں ہی ہوگا لیکن اس کی شناخت نہ ہوسکی کہ کس مقام پر ہے۔

حضرت مولانا سید شاہ محی الدین الملقب اولیاء

حضرت مولانا سید شاہ محی الدین حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے مشہور خلیفہ تھے۔آپ نے مدرسہ شہبازیہ ملا چک شہر بھاگل پور میں علم وعرفان

حاصل کیا اور سالہا سال استاد محترم حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کی خدمت میں رہے تھے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت شاہ معروف اور دادا حضرت مولانا سید منصور دانشمند تھے۔ واضح ہو کہ آپ کے پردادا حضرت سید شاہ برہان الدین فردوسی دیوری حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے اول پیرومرشد تھے۔ جن کے بارے میں گزشتہ اوراق میں تفصیل سے ذکر گزر چکا ہے۔

حضرت مولانا سید شاہ محی الدین قدس سرہٗ کے آباء اجداد علاقہ دیورا قصبہ اردل ضلع جہاں آباد سابق ضلع گیا کے باشندہ تھے۔ حضرت مولانا شمس الدین آپ کے بھائی اور حضرت مولانا قطب الدین (حضرت قطب شاہ پنڈوہ) آپ کے بھتیجہ تھے۔ مولانا اشرف بہاری نے اپنی کتاب ''مظہر العجائب'' میں ذیل کی عبارت لکھی ہے:

''ملا قطب الدین بن مولانا شمس الدین برادر کلاں مولانا محی الدین مغفور کہ واسطہ وصلت نیز جناب محی السنۃ (حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ) تربیت علمی یافتہ...''

واضح ہو کہ ملا محی الدین مدرسہ شہبازیہ ملا چک میں علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ ہوئے تھے اور مولانا موصوفؒ سے تربیت پائی تھی۔ واضح ہو کہ حضرت محی الدین الملقب اولیاء جس وقت مدرسہ شہبازیہ ملا چک میں زیر تعلیم تھے۔ اس وقت آپ کو آپ کے والد محترم حضرت شاہ معروف

نے بمقام دیورا سے ایک خط لکھا تھا اس خط کو مؤلف ''مناقب شعیب'' جناب عبدالواسع صدیقی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے جس میں آپ کے بارے میں ذکر موجود ہے۔

حضرت مولانا محی الدین حسینی سید تھے۔ آپ کے بارے میں پروفیسر عبدالغفار انصاری صدر شعبہ فارسی بھاگل پور یونورسیٹی بھاگلپور نے اپنی کتاب (حضرت مولانا شہباز محمد دیوری ثم بھاگل پوری) میں ذیل کی عبارت لکھا ہے راقم اسے ذیل میں نقل کرتا ہے:۔

''حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نے شرف بیعت حضرت مخدوم شاہ برہان الدین دیوروی سے حاصل کیا تھا وہاں حضرت مولانا شاہ معروف بن شاہ منصور دانشمند بن حضرت مخدوم شاہ برہان الدین اپنے صاحبزادہ مولانا شاہ محی الدین الملقب اولیاء کو حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے قائم کردہ مدرسہ شہبازیہ میں علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کے لئے بھاگلپور بھیجا تھا۔''

مندرجہ بالا بیان سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا محی الدین مدرسہ شہبازیہ کے تربیت یافتہ تھے اور خلافت حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے پایا تھا۔ یہ بات قابل غور کہ شہر بھاگل پور اولیاء کرام کی آماجگاہ رہا ہے۔ آج یہاں جدھر نظر اٹھا کر دیکھئے قریہ قریہ قصبہ

قصبہ بلکہ گلی کوچہ میں لاتعداد بزرگوں کی قبریں موجود ہیں شہر بھاگل پور میں اکثر محلوں کے نام ان ہی بزرگوں کے نام پر ہیں جو خانقاہ شہبازیہ اور خانقاہ دمڑیا کے تربیت وفیض یافتہ اور سند یافتہ تھے واضح ہو کہ بیشتر بزرگان دین ان ہی محلوں میں آرام فرما بھی ہیں۔ راقم کا خیال ہے کہ ''محلہ محی الدین پور'' حضرت مولانا سید شاہ محی الدین الملقب اولیاء کے نام سے مشہور ہے اور وہاں جو حضرت محی الدین شاہ کی قبر مبارک واقع ہے وہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے خلیفہ حضرت مولانا سید شاہ محی الدین الملقب اولیاء کی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اپنے پیرو مرشد حضرت سید شہباز محمد قدس سرہٗ کی جدائی کا غم برداشت نہ ہوسکا ہوگا۔ اس لئے حضرت سید شہباز محمد قدس سرہٗ نے اپنے قریب میں انہیں رہنے کی اجازت دے دی ہوگی۔ لہٰذا وصال کے بعد انہیں جہاں سپرد خاک کیا گیا وہ علاقہ ان ہی کے نام سے ''محی الدین پور'' مشہور ہوگیا۔

راقم اب آخر میں یہ بھی لکھنا مناسب سمجھتا ہے کہ بھاگلپور ضلع کے جگدیش پور انچل میں ایک موضع ''محی الدین پور'' آپ کی یاد دلاتا ہے یعنی آپ ہی کے نام پر اس موضع کو تشکیل دیا گیا ہے۔

حضرت دیوان شاہ ارزانی، پٹنہ

حضر دیوان شاہ ارزانی قدس سرہٗ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے

مشہور و معروف خلیفہ تھے جن کا گنبد نما مقبرہ شاہ گنج، پٹنہ میں پر فضاء مقام پر موجود ہے اور مقبرہ پر ایک تحریر حضرت دیوان شاہ ارزانی کندہ ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بادشاہ شاہجہاں نے آپ کو عہدۂ دیوان پر فائز کیا تھا۔ آپ کا شمار شہر پٹنہ کے مشہور بزرگ میں ہوتا ہے۔

آپ کو حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نے مدرسہ شہبازیہ ملا چک بھاگل پور میں علم ظاہری و باطنی سے آراستہ کر کے پٹنہ کی ولایت دی تھی۔ آپ کے مزار شریف پر ذیل کے اشعار موجود ہیں:

رفعت قطب زماں باسانے ☆ بریاض بہشت نورانے

سال خوش زفیض ملہم غیب ☆ گفت دل شاہ جنت ارزانے

سنہ ۱۰۲۸ھ

مزار شریف کے داخلی دروازہ پر ذیل کا شعر کندہ ہے

بہر تاریخ در گہش رفتم ☆ پاک درگاہ خاص حق گفتم

سنہ ۱۰۴۲ھ

آپ کے مقبرہ کے متصل ایک مسجد بھی ہے۔ آپ کا وصال پٹنہ میں ہوا تھا۔ راقم آپ کے مزار شریف پر حاضر ہوا ہے۔ اس سفر میں پروفیسر عبد الغفار انصاری صدر شعبۂ فارسی بھاگل پور یونورسیٹی میرے ساتھ تھے۔ آج بھی آپ کے مزار سے شہبازی خوشبو کی مہک ملتی ہے۔

حضرت دیوان شاہ ارزانی نے پٹنہ اور اس کے قرب و جوار کے علاقہ کو روحانیت کی خوشبو سے معطر کیا اور دین اسلام کی خوب نشر واشاعت کی۔ راقم نے کہا ہے:

شہر بھاگل پور کو قدرت نے یہ عزت دیا ☆ شاہ ارزانی نے بھی اس جام کو آکر پیا

حضرت شاہ ارزانی نے مدرسہ شہبازیہ ملا چک بھاگلپور میں حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کی صحبت میں راہ عرفان کو طے کیا تھا۔ آپ روحانیت کے روشن ستارہ تھے آپ کی روحانی روشنی نے ملک کے دیگر خطوں کو روشن و منور کیا تھا۔ واضح ہو کہ آپ کا آستانہ زائرین سے خالی نہیں رہتا راقم نے خوب کہا ہے۔

ملا روحانیت میں آپ کو وہ مرتبہ بالا ☆ ابھی بھی شہر پٹنہ میں نہیں ہے آپ کا ثانی

حضرت دیوان سید راجا البلخی ثم المدنی پوری

حضرت دیوان سید راجا کے آبا و اجداد بلخ کے رہنے والے تھے جیسا کہ آپ کے نام کے ساتھ جڑا لفظ ''البلخی'' سے پتہ چلتا ہے۔ آپ سید تھے اور سالہا سال مدرسہ شہبازیہ میں حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کی صحبت سے استفادہ کیا تھا۔ آپ کو شاہجہاں بادشاہ نے دیوان کا عہدہ دیا تھا۔ آپ کو اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا شہباز کی

طرف سے میدنی پور کی ولایت ملی تھی۔ آپ نے میدنی پور پہنچ کر اسلام کی خوب نشر و اشاعت کی اور شہبازی جام پلا کر وہاں کے لوگوں کو مست کر دیا تھا۔

پروفیسر عبد الغفار انصاری نے اپنی کتاب (حضرت مولانا شہباز محمد دیوری ثم بھاگل پوری) میں تحریر فرمایا ہے کہ آپ کا ایک قلمی نسخہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں موجود ہے جس کی کتابت ۲۷/ رمضان المبارک ۱۰۹۸ھ میں صوبہ بہار میں بعہد بادشاہ اورنگ زیب جلوس ۱۳۱ھ میں ہوئی تھی اس نسخہ پر "دیوان سید راجا قدس اللہ سرہٗ العزیز" لکھا ہوا ہے۔ آپ کے اشعار میں جا بجا حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کا اسم گرامی بھی ملتا ہے اس نسخہ کے بیشتر اشعار صوفیانہ ہیں اور مقطع میں سید راجا" یا "راجا" کا تخلص استعمال ہوا ہے۔ قارئین کے لئے اس نسخہ کے چند اشعار نقل کئے جاتے ہیں

از توکل گر کسی را صدق باشد با خدا ☆ نیست شکی عالمی را پر ز روز یور گرفت

نیست شکی بعد دیدن روہ خوباں بی حجاب ☆ سید راجا گشت مجنوں خصلتِ دیگر گرفت

انبیاءواولیاءراحق ببیں ☆ سرِ معنی کردہ ام یا تو نہاں

انبیاءواولیاءراحق ببیں ☆ ایں سخن تقلید بنود بالیقیں

حضرت مولانا باقر حسن آروی نے اپنی قلمی فارسی کتاب میں ذیل کی

عبارت لکھی ہے۔

''دعوت سیفی بدیوان سید راجا دادہ اند ہر کس کہ ورفرزندان ایشاں دعوت سیفی میخواند زوداثر بیند۔''

اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نے اپنے اس خلیفہ (دیوان سید راجا) کو دعوت سیفی کی تعلیم دی ہوگی اور انہوں نے اسکا اثر دیکھا ہوگا۔ اسی نسخہ میں باقر حسن آروی لکھتے ہیں کہ حضرت دیوان سید راجا کے مریدان اور خلیفہ دیناج پور میں بھی تھے۔

حضرت مولانا سید محمد ناطق شہبازی نے بھی اپنی کتاب ''سعید الکلام'' میں ذیل کی عبارت حضرت دیوان سید راجا کے متعلق لکھا ہے:

''درمیدنی پور سید راجا کہ اوشاں در بنگال خلیفہ ہا اند''

اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت دیوان سید راجا حضرت مولانا شہباز محمد کے خلیفہ تھے جن کا تعلق بنگال سے ہے۔ راقم کا خیال ہے کہ آپ کی قبر مبارک میدنی پور میں ہی ہوگی جس کی شناخت نہ مل سکی ہے۔ لیکن آپ روحانیت کی دنیا میں ایک چمکدار گوہر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت سید شاہ مہر علی قادری

حضرت سید مہر علی قادری قدس سرہٗ کا نسب نامہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز سے ملتا ہے۔ آپ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے خلیفہ اور شاگرد

خاص تھے۔ آپ نے مدرسہ شہباز ملا چک میں حضرت مولانا موصوف سے تعلیم حاصل کیا تھا۔ آپ کو پیرو مرشد حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے میدنی پور کی ولایت ملی تھی ۔ راقم کو ایک قلمی کتاب بنام ''میلاد شیخ برحق'' اردو زبان میں مولوی خورشید حسن شہبازی کے کتب خانہ میں ملی جسے مولوی عبدالقادر شمسی القادری المدعو بہ مرشد علی الحنفی غفرلہٗ العصیان الجلی والخفی متخلص عاصی و جمالؔ نے لکھی ہے۔ جن کا نسبی سلسلہ حضرت سید شاہ مہر علی القادری البغدادی اصلاً والمیدنی پوری مولداً رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے۔ اس قلمی کتاب کے دیباچہ سے چند سطور راقم ذیل میں نقل کرتا ہے۔

''امابعد در بارگاہ باری زحل چرخ سیہ کاری ذرہٗ گرد وغبار خاکساری عاصی ازلی علی عبدالقادر شمسی القادری المدعو بہ مرشد علی الحنفی غفرلہ العصیان الجلی والخفی تخلص عاصی و جمالؔ خلف ناخلف حضرت غوثیت مرتبت قطبیت درجت ولی ابدی سید سندی عالم علم عقلی ونقلی ماہر فنون فرعی واصلی مولانا ومرشدنا ہادینا ومقتدانا ملجائنا وماوانا سید شاہ مہر علی القادری البغدادی اصلاً والمیدنی پوری مولداً رضی اللہ عنہ ابداً ابن حضرت قطب حق لم یزلی ولی ابن ولی ابن ولی سیدنا ومولانا سید شاہ طفیل علی القادری البغدادی الجیلانی رحمہ الرحمانی ولد مقبول صمد نیر برج احد فروغ عرش یزدانی حضرت سید شاہ روشن علی القادری البغدادی الجیلانی قدس سرہٗ

النورانی بہ خدمت بابرکات جامع الحسنات مجموعہ الصفات

حفار محفل قدس منزل غوث الابرار وقطب دادار وفرزند برگزیدہ

نبی مختار عرض پرداز اور پیش گاہ فضائل پناہ حضرات یازدہم گزار

وجاں نثار قطب الاخیار دلبند پسندیدہ حیدر کرار۔''

اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے ہے کہ حضرت سید شاہ مہر علی قادری قدس سرہٗ کا نسبی سلسلہ حضرت غوث الاعظم سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر بغدادی جیلانی قدس سرہٗ سے ملتا ہے اور اس قلمی کتاب کے مصنف جنکا تخلص جمالؔ ہے حضرت سیدنا مہر علی قادری کے خانوادوں میں سے ہیں۔

ریاست بہار کے ضلع اورنگ آباد میں ایک جگہ امجھر شریف ہے جہاں سیدنا غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی کے پوتا سیدنا محمد اُ قادری اور ان کے اہل وعیال کی قبریں موجود ہیں۔ایک ملاقات میں پروفیسر عبدالغفار انصاری نے راقم کو بتایا تھا کہ وہ امجھر شریف گئے تھے اور سیدنا غوث الاعظم کے پوتا کی قبر مبارک کی زیارت کی تھی اور فاتحہ پڑھا تھا۔ممکن ہے حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے اس خلیفہ حضرت مہر علی قادری کا نسبی تعلق امجھر شریف ضلع اورنگ آباد کے بزرگان سے رہا ہو اور انہوں نے امجھر شریف سے بھاگل پور آکر

حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے قائم کردہ مدرسہ میں داخلہ لیا ہو یہ بات سچ ہے کہ حضرت سید شاہ مہر علی قادری نے مدرسہ شہبازیہ ملا چک میں علم وعرفان حاصل کیا تھا اور اپنے استاد محترم سے خلافت پائی تھی۔ بعدہٗ آپ کو پیر ومرشد حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے اسلام کی اشاعت کے لئے میدنی پور جانے کا حکم دیا تھا۔ واضح ہو کہ حضرت سید مہر علی قادری کے مریدان کا احاطہ دیناج پور، دارجلنگ اور رنگ پور تک پھیلا ہوا تھا۔ اس سلسلے میں مولانا ناطق شہبازی نے بھی ''سعید الکلام'' میں لکھا ہے:

''درمیدنی پور سید راجا کہ از اوشاں در بنگالہ خلیفہ باند و درنیجا شاہ مہر علیؒ''

اس سے واضح ہوتا ہے آپ ملا چک سے میدنی پور گئے اور وہاں دین اسلام کی خدمت کی۔ ممکن ہے آپ کا مزار شریف وہیں ہو جسکی شناخت راقم کو نہ ہو سکی ہے۔

حضرت دیوان سید خواجہ علیؒ

حضرت دیوان سید خواجہ علیؒ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے مریدی تسبیح کے موتیوں میں ایک چمکدار اور خوبصورت موتی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن کے بارے میں ایک موقع پر حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نے وجد کی حالت میں اپنے سینہ سے چمٹا کر فرمایا تھا:

''خواجہ علی شہباز گشت وشہباز خواجہ علی گشت''

یعنی اب خواجہ علی شہباز بن گئے اور شہباز خواجہ علی ہو گئے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نے آپ کی توقیر و تحسین کی اور آپ کے درجات کو بڑھا دیا۔

حضرت دیوان خواجہ علیؒ سید النسب ہیں۔ آپ کی شان ارفع و اعلیٰ ہے آپ نے اپنی ساری زندگی فرض اور سنت کی اشاعت میں گزاری چونکہ آپ نے مدرسہ شہبازیہ میں حضرت مولانا شہباز محمدؒ سے ہی تعلیم حاصل کی تھی اور حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ خود سنت کے حامی تھے۔ اس لئے آپ کا شمار عظیم المرتبت بزرگ میں ہوتا ہے۔ اور آپ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے خلیفۂ اعظم ہیں۔

حضرت دیوان سید خواجہؒ جس وقت مدرسہ شہبایہ میں تعلیم پاتے تھے اس وقت آپ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کی فجر کی نماز کے واسطے وضو کے پانی کا آفتابہ روزانہ پیش کیا کرتے تھے۔ بعدہٗ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نے آپ کو علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ کرنے کے بعد شرف بیعت سے مشرف کیا اور خرقۂ خلافت عطا کر کے تیگھڑا کی ولایت تفویض کی تھی۔

حضرت دیوان سید خواجہ علیؒ بمقام تیگھڑہ نزد کھڑگپور پہونچے اور مذہب اسلام کی اشاعت اور اسکے فروغ کے کام میں مصروف ہو گئے واضح ہو کہ ''تیگھڑا'' مونگیر ضلع میں کئی جگہ ہے محلّہ لکھن پور، تارا پور کے نزدیک ایک جگہ تیگھڑا کہلاتا ہے اور بیگو سرائے میں ''تیگھڑا'' ایک

ریلوے اسٹیشن ہے بھاگل پور ضلع کے سلطان گنج انچل میں ''قاری تیگھڑا''، ''جاگیر تیگھڑا'' اور ''مال تیگھڑا'' موضع واقع ہے لیکن راقم کا خیال ہے کہ حویلی کھڑگپور کے جوار میں جو ''تیگھڑا'' واقع ہے وہیں حضرت خواجہ علی اقامت پذیر ہوکر اسلام کے پرچم کو بلند کیا اور وہاں کی عوام کو شہبازی جام پلاکر مست وبیخود کردیا تھا چونکہ کھڑگپور ''تیگھڑا'' کے قریب میں ایک گاؤں مسلم آبادی پر مستعمل ''خواجہ چک'' آپ کے نام پر مشہور ہے۔

واضح ہو کہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کھڑگپور کے اس تیگھڑا کے قریب ''محمد پور'' گاؤں میں نو سال تک مقیم رہے اور اسی درمیان مولانا موصوف حضرت میر یٰسین سامانی کی شرف بیعت سے مشرف ہوئے تھے۔ واضح ہو کہ کھڑگپور کا راجہ بہرمند حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا عقیدتمند تھا۔ خانقاہ خلیفہ باغ میں ایک فارسی قلمی تحریر کے مطابق انہوں نے ملا چک میں خانقاہ کے کچھ حصوں کی تعمیر کی تھی۔

اب ذیل میں حضرت مولانا اشرف بہاری کی قلمی تحریر ''مظہر العجائب'' کے آئینہ میں دیکھئے۔

''وازاں جملہ لازم افاضۂ حضرت مولانا وبالمجد اولا نا ملا خواجہ علی بودہ اند......

ازعیاں آں جماعت ملا شہاب الدین بودہ اند کہ مرقد ایشاں در کھڑگپور راست

متعلق سرکار مونگیر......"

حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے دیگر خلیفہ کی طرح حضرت خواجہ علی کو "دیوان" کے عہدہ پر بادشاہ شاہجہاں نے فائز کیا تھا۔اس لئے آپ کے نام کے ساتھ لفظ دیوان جڑا ہوا ہے۔حیات میں آپ کو عوام احتراماً "دیوان صاحب" کہہ کر مخاطب کرتی تھی اور آج بعد وصال بھی آپ کو "دیوان صاحب" کہہ کر پکار رہی ہے ہندوستان میں اسی طرح دیگر بزرگوں کو لقب کے ساتھ عوام "قطب صاحب"، "خواجہ صاحب"، "مخدوم صاحب"، "مولانا صاحب" اور "داتا صاحب" کہہ کر پکارتی ہے واضح ہو کہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے بڑے صاحب زادہ ملا عبد السلام اور حضرت کے کئی خلفاء کو بادشاہ شاہجہاں نے "دیوان" کے عہدہ پر منتخب کیا تھا۔جن میں سے چند خلفاء عظام کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

حضرت دیوان شاہ ارزانی پٹنہ، حضرت دیوان سید راجا مدنی پور، حضرت دیوان سید قطب الدین پنڈوہ، حضرت مہر علی قادری بردوان، حضرت دیوان ملا عبد السلام اور حضرت دیوان سید خواجہ علی وغیرہم۔

حضرت دیوان سید خواجہ علیؒ پیر و مرشد سے اپنی جوشِ محبت میں ملاقات کو کبھی کبھی بہ مقام تیگھڑا سے ملا چک آتے تھے لہٰذا آپ کے مزید حالات تفصیل سے راقم کی کتاب "مختصر تاریخ خاندان شہبازیہ" میں مرقوم ہے۔قارئین استفادہ کریں۔

حضرت دیوان سید خواجہ علیؒ کا وصال بمقام تیگھڑا انزد حویلی

کھڑگپور میں ہوا اور وہیں سپرد خاک ہوئے۔ آپ کا مزار شریف حویلی کھڑگپور میں بمقام تیگھڑ ا زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ واضح ہو کہ آپ کا سالانہ عرس منایا جاتا ہے۔

حضرت شاہ اجمل الہ آبادیؒ

حضرت شاہ اجمل الہ آبادی قدس سرہٗ، حضرت مولانا شہباز محمد بھاگلپوری قدس سرہٗ کے ایک ممتاز خلیفہ تھے آپ الہ آباد سے بھاگل پور آئے اور مدرسہ شہبازیہ ملا چک بھاگلپور سے منسلک ہو کر حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے علوم ظاہری و باطنی کی تعلیم سے آراستہ ہوئے تھے بعدہٗ آپ نے حضرت مولانا کی خدمت میں رہکر زانوئے ادب کو طے کیا نیز آپ علوم وفنون کی تکمیل کے بعد حضرت مولانا موصوف کی دستار خلافت سے سرفراز ہوئے تھے۔

حضرت شاہ اجمل الہ آبادی قدس سرہٗ کے بارے میں حضرت مولانا محمد ناطق شہبازی نے اپنی مطبوعہ فارسی کتاب ''سعید الکلام'' میں رقم کیا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے ایک خلیفہ تھے واضح ہو کہ مذکورہ کتاب کی طباعت ۱۲۸۸ھ یعنی ۱۸۷۰ء میں مطبع نول کشور لکھنؤ سے ہوئی ہے۔ جس سے چند سطور ذیل میں بطور سند نقل کیا جاتا ہے:

''اکثر خلفائے مولانا مغفور در دہلی و اطراف آں بودند و ہستند

یکے از آنہا شاہ افضل وشاں اجمل کہ آستانہ شاہ الٰہ آباد است

و دیگر خلیفہ مولوی شاد مان الٰہ آبادی بیگ بودند کی یہ آخر ایام

اقامت گزیں بہار (عظیم آباد) شدند چوں یک ہزار چند

خلفائے شجرہ نویساں بودند۔''

مندرجہ بالا اقتباس سے یہ بات روشن ہوتی ہے کہ حضرت شاہ اجمل قدس سرہٗ حضرت مولانا شہباز محمد بھاگل پوری قدس سرہٗ کے نامور خلیفہ تھے۔ جن کا وصال الٰہ آباد میں ہوا اور وہیں آپ مدفون ہوئے۔ آپ کی قبر مبارک الٰہ آباد میں جس مقام پر ہے وہ جگہ ''دائرہ شاہ اجملؒ'' کے نام سے مشہور ہے

واضح ہو کہ حضرت شاہ اجمل نے حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ (پیرو مرشد) کی صحبت سے استفادہ کیا اور ان سے درس حدیث لیا تھا۔ چونکہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ اس دور کے ایک نامور فقیہہ اور محدث اعلیٰ تھے جن کے متعلق بادشاہ اورنگ عالمگیر نے کہا تھا کہ حضرت مولانا شہباز محمد اس دور کے امام ابوحنیفہ ثانی ہیں۔

حضرت شاہ اجمل قدس سرہٗ نے شہبازی خوشبو سے سرزمین الٰہ آباد اور اسکے قرب و جوار کو معطر کر دیا تھا اور اسلام کی نشر و اشاعت اور

دین متین کے فروغ کا کام تاحیات الہ آباد میں کرتے رہے۔آپ الہ آباد کے مشہور ومعروف بزرگوں میں آج شمار ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر عبد القادر لکچرر فارسی جی ای کالج الہ آباد (یوپی) نے راقم کو بتایا کہ ''دائرہ شاہ اجمل قدس سرہٗ'' الہ آباد میں ایک پر فضاء مقام پر واقع ہے۔اور اس آستانہ کے اندر داخل ہونے پر روحانی خوشبو کا احساس ہوتا ہے۔واضح ہو کہ لکچرر مذکور اس آستانہ دائرہ شاہ اجملؒ میں حاضر ہو کر فاتحہ خوانی کی ہے واضح ہو کہ الہ آباد میں حضرت شاہ افضل قدس سرہٗ کا بھی مزار شریف مرجع خلائق ہے جو حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے قابل قدر خلیفہ تھے اور اقتباس مذکورہ سے ان کے حالات پر بھی روشنی پڑتی ہے

حضرت دیوان سید علیؒ پورنیہ

حضرت دیوان سید علیؒ پورنیہ کے باشندہ تھے اور انہوں نے حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کی مجلسوں سے استفادہ کیا تھا۔ برسوں ملا چک میں رہے اور حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سے خلافت واجازت حاصل کیا۔ممکن ہے آپ نے مدرسہ شہبازیہ ملا چک بھاگپور میں پڑھا بھی ہو اور علوم ظاہری وباطنی سے مالا مال بھی ہوئے ہوں۔آپ نے راہ سلوک کو حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کی رہنمائی میں طے کیا تھا۔آپ

بہت دنوں تک بھاگلپور میں ہی تھے۔اپنے پیرو مرشد حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے وصال کے وقت آپ بھاگل پور میں ہی تھے۔آپ مولانا شہباز محمدؒ کے جنازہ کی نماز میں ضرور شریک ہوئے ہوں گے۔ اس لئے کہ مولانا شہباز محمدؒ کا وصال ۱۰۵۰ھ میں ہوا تھا۔اور مولانا باقر حسن آروی نے اپنی فارسی قلمی کتاب رسالہ تذکرہ حالات ''خاندان شہبازی'' میں لکھا ہے کہ لاہور کی ایک ضعیفہ جو حضرت مولانا موصوف سے غائبانہ عقیدت رکھتی تھی۔ملا عبدالسلام کے دور سجادگی میں ۱۰۵۵ھ میں بھاگل پور آئی تھی۔حضرت مولاناؒ نے اپنے صاحبزادہ حضرت مولانا عبدالسلام کی خواب میں بشارت دیا تھا کہ ایک ضعیفہ لاہور سے تشریف لارہی ہے۔ان کی لائی ہوئی چادر کو میری قبر میں صندوق کھول کر مجھے چادر پیش کردینا اور ملا عبدالسلام نے اس ضعیفہ کی لائی ہوئی چادر کو آپؒ کو پیش کردی تھی۔اس بات پر حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے خلفاء میں چہ می گوئی ہورہی تھی۔اسوقت حضرت دیوان سید علی ملا چک میں موجود تھے۔اور انہوں نے بھی صندوق کھولنے پر اعتراض کیا تھا۔اس واقعہ کو مولانا باقر حسن آروی نے اپنی قلمی مذکورہ کتاب میں لکھا ہے اور آپ کے نام کو دیوان سید علی مرقوم کیا ہے۔

حضرت مولانا محمد اشرف بہاریؒ اپنی کتاب

''مظہر العجائب'' میں لکھتے ہیں کہ حضرت میر سید علی کا مسکن پورنیہ تھا اور وہ حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے جلیل القدر خلفاء میں تھے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے وصال کے کچھ دنوں کے بعد آپ اپنے آبائی وطن پورنیہ کو واپس لوٹ گئے ہوں گے اور وہاں معرفت کی روشنی سے قرب وجوار کو روشن وتابناک کیا ہوگا۔ پیرومرشد کے دوسرے خلفاء کی طرح آپ کو بھی بادشاہ شاہجہاں نے دیوان کے عہدہ رپر مامور کیا تھا۔ اس لئے آپ کے نام کے ساتھ دیوان لگا ہوا ہے۔ مولانا باقر حسن آروی کا بیان قبل گزر چکا ہے۔

غرض کہ حضرت دیوان سید علی روحانیت کے مہکتے گلاب تھے۔ جن میں شہبازی خوشبو بسی ہوئی تھی۔ آپ نے اسلام کی شاخوں کو بلند وبالا کیا۔ آج بھی پورنیہ میں مسلم آبادی کی اکثریت کا سبب آپ جیسے بزرگوں کی دین ہے جو وہاں ہر طرف ٹوپی والے نظر آتے ہیں۔

حضرت میر محمد جانؒ لاہوری

حضرت میر محمدؒ جان لاہوری حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے تربیت اور فیض یافتہ تھے حضرت میر محمد جان لاہوریؒ۔ حضرت میر جان محمد لاہوری کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔ آپ حضرت مولانا

شہباز محمدؒ سے علوم وفنون کی کتابیں پڑھنے کے بعد حضرت مولانا موصوف سے شرف بیعت حاصل کیا تھا بعدہٗ دستار خلافت سے بھی سرفراز ہوئے تھے۔ حضرت میر جان محمد لاہوری، ریاست پنجاب کے شہر لاہور کے رہنے والے تھے۔ اس لئے کہ آپ کے نام کے ساتھ لفظ ''لاہوری'' جڑا ہوا لاہور کے تعلق کو ظاہر کرتا ہے آپ نے لاہور میں شہبازی چراغ جلا کر اس خطہ کو شہبازی روشنی سے منور کیا تھا۔ لاہور کی ضعیفہ کا قصہ راقم گزشتہ اوراق میں تحریر کر چکا ہے۔ اس قصہ سے واضح ہوتا ہے کہ علاقہ لاہور میں بہت سارے افراد حضرت مولا نا شہباز محمد کے معتقد اور مرید خاص تھے۔ یہ بات سچ ہے کہ لاہور میں حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے اسلاف میں سے ایک حضرت سید احمد لاہوری کی قبر مبارک بھی موجود ہے۔ حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے اپنے ایک مرید اور خلیفہ حضرت شیخ غلام محی الدین کو بھی اسلام کی اشاعت کے لئے لاہور روانہ کیا تھا۔ جس کی شہادت مولانا محمد اشرف بہاری کی مذکورہ کتاب میں ملتی ہے۔ واضح ہو کہ مذکورہ کتاب کی اصل فارسی عبارت گزشتہ اوراق میں بھی کئی جگہ نقل کیا جا چکا ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ حضرت میر جان محمد لاہوری حضرت مولانا شہباز محمدؒ سے علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد لاہور چلے گئے یا پھر اپنے پیر و مرشد کے عشق و محبت سے سرشار

ہوکر علاقہ بھاگلپور میں ہی سکونت اختیار کی اس کا علم راقم کو نہ ہوسکا لیکن آج بھی ایک محلّہ ''میر جان'' بھاگلپور میں مشہور ہے واضح ہوکہ محلّہ ''میر جان'' اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں بے نام قبریں موجود ہیں لیکن راقم کو اس کی تصدیق نہ ہوسکی کہ حضرت میر جان محمدؒ کی یا حضرت میر محمد جان کی قبر مبارک لاہور میں یا بھاگل پور میں ہے۔

سنی جنتری ۲۰۰۳ء کے صفحہ ۲۷ پر تاریخ وصال بزرگان کے کالم میں لکھا ہے کہ حضرت چوڑی شاہ لاہوری جو لاہور کے رہنے والے تھے۔انکی قبر مبارک گریڈیہہ میں واقع ہے۔واضح ہو کہ حضرت چوڑی شاہ لاہوری اسلام کی نشر واشاعت کے لئے لاہور سے وہاں آئے اور بعد وصال وہیں مدفون ہوئے جن کی قبر گریڈیہہ میں مرجع خلائق ہے ۔واضح ہو کہ مذکورہ جنتری میں ایک دوسرے بزرگ حضرت صوفی محمد جانؒ کی قبر مبارک اعظم گڑھ میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔لہٰذا یہ قرین قیاس ہے کہ حضرت میر محمد جان لاہوری جو حضرت مولانا شہباز محمد کے شاگرد مرید اور خلیفہ تھے ان کی قبر مبارک بھاگلپور میں واقع ہوگی جس کا علم راقم کو نہیں ہے۔

راقم اس بیان سے یہ واضح کرنا چاہتا ہے کہ حضرت میر محمد جانؒ کے نام سے ہندوستان میں کئی بزرگ کی قبریں موجود ہیں اور ان کو وہاں عوام

میں مقبولیت حاصل ہے جہاں وہ حضرت مدفون ہیں اور قبر مبارک ہے۔

بھاگلپور کے کہل گاؤں انچل کے اندر ایک محلّہ ''جان محمد پور'' اور دوسرا محلّہ ''جانی ڈیہہ'' بھی ہے شاہ کنڈا انچل کے اندر ایک محلّہ ''جانی پور'' واقع ہے جو حضرت میر جان محمدؒ لاہوری کے بھاگلپور سے گہرے تعلقات کو ظاہر کرتا ہے۔ واضح ہو کہ آپ کا مرتبہ روحانیت میں بلند و بالا ہوگا اور عوام اور حکومت وقت کی نگاہ میں آپ اہم شخصیت کے حامل رہے ہوں گے۔ اس لئے بھاگل پور میں آپ کے نام پر محلّہ اور موضع کو تشکیل دیا گیا ہوگا۔

حضرت منان محی الدین بھاگلپوری

حضرت منان محی الدین، حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے ایک چہیتے خلیفہ تھے۔ جنہوں نے مدرسہ شہبازیہ میں رہکر حضرت مولانا موصوف سے علمی سند حاصل کیا تھا۔

قصہ مشہور ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کو بھاگلپور کا حاکم مرزا ابراہیم حسین خاں جو شیعہ عقائد سے تعلق رکھتا تھا، دعوت مسنون پر بلا کر ذلیل کرنا چاہا چونکہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ سنّی عقائد کے پیشوا تھے۔ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ اپنے خلیفہ محی

الدین کو اپنے ساتھ لے کر حاکم وقت مرزا ابراہیم حسین خان حویلی بمقام خنجر پور گئے۔لیکن مرزا ابراہیم حسین خاں نے حضرت مولانا موصوف کہ یہ کہ کر ذلیل کیا کہ میں نے تو آپ کونہیں بلایا ہے۔ یہ سن کر حضرت مولانا موصوف فوراً ان کی حویلی سے باہر نکلے لیکن آپ کے شاگرد و مرید حضرت منان محی الدین جو حویلی کے باہر ایک بیری کے درخت کے نیچے ٹھہر گئے تھے۔ پیرومرشد کے چہرے کو متغیر دیکھ کر جلال میں آگئے اور بیری کے درخت کی ڈالیوں کو پکڑ کر زور زور سے ہلانے لگے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جیسے جیسے ڈالیاں، جھولتی تھیں ادھر حاکم شہر کے شکم میں درد کی موجیں تھپیڑے کھارہی تھیں۔ بالآخر یہ ہوا کہ حاکم شہر مرزا ابراہیم حسین خاں درد شکم کی تاب نہ لا کر فوت کر گیا۔ جن کا پختہ مقبرہ آج بھی محلّہ خنجر پور میں موجود ہے واضح ہو کہ بادشاہ جہانگیر نے مرزا ابراہیم حسین خاں کو اپنے دور سلطنت میں صوبہ بہار کے گورنر کے عہدہ پر فائز کیا تھا جو بھاگلپور کے محلّہ خنجر پور میں رہتے تھے اور وہیں ان کی حویلی تھی۔ مفتی شوکت علی فہمی نے بھی اپنی کتاب ''ہندوپاکستان کے اولیاء'' میں اس قصہ کو تحریر کیا ہے واضح ہو کہ مرزا ابراہیم حسین خاں کے نام پر بھاگل پور میں سبور کے نزدیک ''ابراہیم پور'' ایک گاؤں آباد ہے جس سے مرزا ابراہیم حسین خاں کی یاد تاریخ میں موجود ہے۔

حضرت منان محی الدین کے اس جلال کو دیکھکر حضرت مولانا شہباز محمد نے ان کو بھاگل پور کے جگدیش پورانچل میں قصبہ پورینی کی ولایت دی اور حضرت منان محی الدین قصبہ پورینی چلے گئے اور وہیں رہنے لگے بعدہٗ وہیں ان کا وصال ہوا آج ان کا پختہ مزار شریف پورینی میں مرجع وخلائق ہے۔

حضرت قاضی ابد شاہ دیوری

حضرت قاضی ابد شاہ دیوری کا آبائی وطن دیورہ قصبہ ارول سابق ضلع گیا حال جہان آباد تھا۔آپ کا نسب نامہ حضرت میر معیز الدین بخاری سے ملتا ہے۔واضح ہو کہ آپ ہی کے خاندان میں حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کا نکاح اول ہوا تھا۔

حضرت قاضی ابد شاہ دیوری ضلع گیا سے شہر بھاگل پور آئے اور مدرسہ شہبازیہ سے منسلک ہو کر حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے زیر سایہ علوم ظاہری اور باطنی کی تکمیل کی تھی۔ **آپ خلیفہ شہبازؒ ہیں۔**

حضرت شاہ محمد دیوری نے حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کی خدمت میں رہکر علم وعرفان حاصل کیا اور آپ روحانیت کے بلند مقام پر پہونچے تھے بعدہٗ آپ کا نکاح حضرت مولانا شہباز محمد کی صاحب زادی سے ملا چک میں ہوا۔آپ کی قبر قاضی چک بھاگلپور میں ہے۔

مختصر معرفی نامہ مصنف

نام۔ شیخ اسلام احمد المتخلص بہ شاہی

مقام ولادت۔ خیرالدین لین، ملا چک، شہر بھاگل پور (نانہال میں)

آبائی وطن۔ انگلش شہر المعروف بہ انگلش چچرون، اکبرنگر بھاگل پور (بہار)

۔والد محترم: شیخ بشارت علی (وفات: ۱۹۸۴ء) بن حاجی رحمت علی (وفات ۱۹۶۰ء بن شیخ محبوب علی بن شیخ پیر علی محمد بن شیخ ظہور علی بن شیخ علی محمد عرف بھوندو (سرکاری لشکر میں تھے۔انکو سرکار برطانیہ نے بہ سال ۱۸۰۷ء علاقہ اکبرنگر، ضلع بھاگل پور میں ایک جاگیر عطا کیا تھا)

والدہ محترمہ: بی بی محمودہ خاتون (وفات ۱۷/نومبر ۲۰۰۰ء) بنت سبحان علی خیرالدین لین، ملا چک شہر بھاگل پور۔

ازواج: (محل اول) بی بی عشرت اختر جہاں بانو (نکاح ۲۹/مئی ۱۹۷۸ء اور وفات: ۱۶/جون ۱۹۹۹ء) بنت شیخ نور عالم نور (وفات: ۱۴/نومبر ۱۹۹۴ء) بن شیخ قربان علی بن شیخ نبی بخش (ان کے اسلاف شیخ چاند علی سرکاری لشکر میں تھے جنہیں سرکار برطانیہ نے علاقہ راٹن قصبہ گوگری سابق ضلع مونگیر حال کھگڑیا میں ایک جاگیر عطا کیا تھا۔

(محل دوم) بی بی مہر النساء بنت ماسٹر حاجی محمد سعید ساکن حسن پور، دھوریا، بانکا

اولادیں: (محل اول سے) شیخ وقار احمد صدیقی ،غزالہ عشرت، غنچہ جبیں اجالا، شمع شاہی، اور دلکش جہاں بانو۔

تصانیف مطبوعہ: ☆ میخانۂ شہباز مطبوعہ ۱۹۸۳ء ☆ گنج آسمانی مطبوعہ ۱۹۹۱ء گلدستہ کلام خاندان شہبازی المعروف بہ نعت رسول حجازی مطبوعہ ۱۹۹۸ء ☆ مختصر تاریخ خاندان شہبازیہ مطبوعہ ۲۰۰۰ء ☆ شان مخدوم اشرف مطبوعہ ۲۰۰۴ء ☆ حضرت مخدوم شہباز محمد مطبوعہ ۲۰۰۵ء نغمات روحانی مطبوعہ ۲۰۰۵ء احوال زندگانی حضرت یٰسین سامانی الدھلویؒ مطبوعہ ۲۰۰۸ء ☆ ترانۂ رمضان مطبوعہ ۲۰۱۰ء ☆ شان شہبازی (منقبت کا مجموعہ) مطبوعہ ۲۰۱۲ء حضرت مولانا شہباز محمد (شخصیت ودعوت) مطبوعہ ۲۰۱۲ء

تصانیف غیر مطبوعہ: (مسودہ تیار ہے) حضرت مولانا شہباز محمد شطاری (حیات خدمات) ☆ تذکرہ اسلاف شہبازی ☆ شہبازی خلفاء کی مختصر تاریخ ☆ سوانح سید عاقل شہبازی مع داستان قدم رسولؐ ☆ احوال زندگانی نجیب اللہ شہبازؒ ☆ سید اشرف عالم شہبازیؒ (آثاروافکار) ☆ چند شہبازی شعراء اور اہل قلم ☆ ملاچک کے متبرک اور اہم مقامات ☆ بزرگان شہبازیہ کے نام پر بھاگل پور کے محلے اور مواضعات ☆ مخدوم سید اشرف جہانگیر ☆ سلطان السالکین حضرت اویس قرن سلطان گنجویؒ ☆ اثمار فکر (نظموں کا مجموعہ)

Hazrat Maulana Shahbaz Mohammed
By: Islam Ahmed Shahi,Bhagalpuri
نیو کتاب منزل کتابوں کا عظیم مرکز
اردو، ہندی، انگریزی میں اسکول و کالج، انگلش اسکول
، مدرسہ بورڈ کے نصابی کتابوں کے علاوہ مذہبی، درسیاتی
، ادبی معیاری کتابیں پرچے، اخبارات ہر طرح کے
قرآن مجید معریٰ مترجم، پنج سورہ، خرد وکلاں اور اسٹیشنری
کے سبھی سامان مناسب قیمت پر حاصل کریں۔
ملنے کا پتہ
نیو کتاب منزل، تاتار پور، بھاگلپور (بہار)